# دجالی دور اور مسلم خواتین

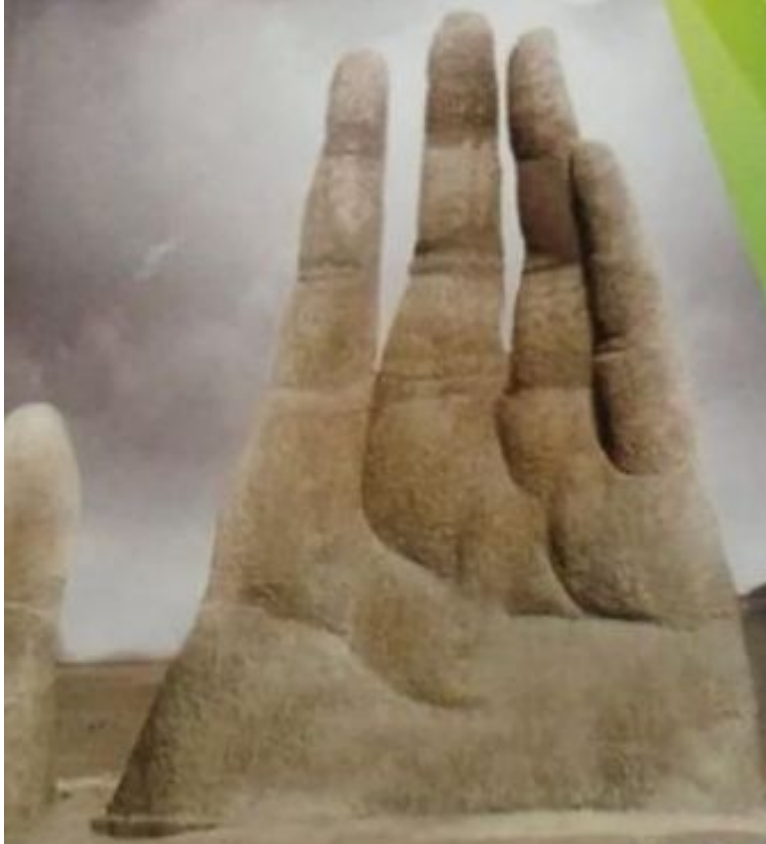

ڈاکٹر گوہر مشتاق

# دجالی دور
# اور
# مسلم خواتین

ڈاکٹر گوہر مشتاق

اذان سحر پبلی کیشنز
منصورہ، ملتان روڈ، لاہور فون 042-35435667

جملہ حقوق محفوظ ہیں!


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | دجالی دور اور مسلم خواتین |
| مصنف | : | ڈاکٹر گوہر مشتاق |
| ناشر | : | عباس اختر اعوان |
| | | اذان سحر پبلی کیشنز، منصورہ۔ملتان روڈ لاہور |
| اشاعت | : | ستمبر 2013ء |
| مطبع | : | رانا پرنٹرز، لاہور |
| قیمت | : | 70 روپے |

## ملنے کے پتے:

- .....ادارہ معارف اسلامی منصورہ ملتان روڈ لاہور۔5432419
- .....ادارہ مطبوعات طلبہ 11اے ذیلدار پارک، اچھرہ لاہور۔7553991
- .....دی بک ڈسٹری بیوٹرز، کراچی، 021-2787137
- .....مسٹر بکس، سپر مارکیٹ، اسلام آباد فون 051-2278843,2278845
- .....اسلامی کتاب گھر، خیابان سرسید، راولپنڈی 051-4830451
- .....ملک اولڈ بک ڈپو، کمیٹی چوک راولپنڈی
- .....احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک راولپنڈی
- .....مکتبہ تبلیغ اسلام، الاکرام بلڈنگ راولپنڈی 5962137
- .....النور اسلامک بکس۔سنگاپور پلازہ۔صدر۔راولپنڈی 5794605
- .....ادارہ تطہیر افکار، جی ٹی روڈ، پشاور۔091-262407
- .....ادارہ پاسبان خبر مرکز۔1 سرور روڈ، نزد سٹیٹ بینک بلڈنگ ملتان

# فہرست

☆..... تعارفِ مصنف 6

باب نمبر 1 9

## دجالی دور میں دجال کے ایجنٹ

☆.....فتنہ دجال میں وہ کون سی چیز تھی جس نے صحابہ کرامؓ کو ڈرا دیا تھا؟ 11

☆..... دجال کا دجل وفریب ہمہ جہت (Multi-Dimensional) ہوگا 13

☆..... دجال کا آخری وار عورتوں، بچوں اور نوجوانوں پر ہوگا 15

باب نمبر 2 21

## مسلم خواتین اور ایک آنکھ والے میڈیا کا معاشرتی زہر

☆..... الیکٹرانک میڈیا کا فتنہ 22

☆..... ٹیکنالوجی بیچنے کے معاملے میں مغربی ممالک کے دوہرے معیار 29

☆..... مسلمانوں میں سوشل نیٹ ورکنگ کا زہر 32

☆..... ایک دوسرے کے بارے میں تجسس کرنے سے کیا حاصل ہوجاتا ہے؟ 35

☆..... میڈیا اور نوجوانوں میں بڑھتا ہوا سگریٹ پینے کا رجحان 37

☆..... دجالی میڈیا، مسلم نوجوان اور کنفیوزڈاٹ کام (Confused.com) 47

باب نمبر 3 52

## فیس بک /انٹرنیٹ چیٹنگ کے خطرات اور آنکھیں کھول دینے والے واقعات


☆..... سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس اور آن لائن چیٹنگ کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے چند جرائم کے واقعات 58

☆..... فیس بک کا استعمال کرنے والی برطانیہ کی 17 سالہ لڑکی ایشلی ہال کی کہانی 59

☆..... فیس بک استعمال کرنے والی ایک انڈونیشین لڑکی کی کہانی خود اُس کی زبانی 65

☆..... امریکن لڑکی کی کہانی جس نے برطانیہ کے نوجوان سے سکائپ Skype پر دوستی کی 69

☆..... جرمنی کا 27 سالہ شخص جو chatrooms میں ''روزن بوائے'' کے نام سے خواتین میں مقبول تھا 71

☆..... دو بیٹیوں کے باپ، 46 سالہ مانٹگمری تھامس کی انٹرنیٹ کی دلدل میں پھنسنے کی کہانی 75

☆..... فیس بک، آن لائن چیٹنگ اور ''جوان عمر'' کا دھوکہ 82

☆..... مسلم خواتین، انٹرنیٹ گپ شپ اور فیس بک کے متعلق اسلامی حکم 91

☆..... مرد اور عورت اکیلے ہوں تو تیسرا شیطان ہوتا ہے 96

باب نمبر 4 99

ایک آنکھ والے میڈیا کے فتنوں سے کیسے بچا جائے ؟

☆..... سورہ الکہف کا پیغام اور فتنۂ دجال 99

☆..... اصحاب کہف کا قصہ 101

☆..... دو باغوں کے مالک کا قصہ 103

☆..... موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا قصہ 105

☆..... ذوالقرنین بادشاہ کا قصہ 107

☆..... سورہ الکھف اور فتنۂ دجال سے اُسکی مناسبت 108

☆..... دجالی دور میں سلامتی کا راستہ 110

وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

''اِس اُمت کی ابتدا میں عافیت ہے اور آخری زمانے میں مصیبتیں اور برائیاں۔ ایسا ہوگا کہ ایک فتنہ آئے گا اور مومن کہے گا کہ اِس میں میرے لیے ہلاکت ہے لیکن جب وہ دور ختم ہوجائے گا اور دوسرا فتنہ شروع ہوگا تو پچھلے فتنے کو بھلا دے گا اور مومن پکار اُٹھے گا کہ فتنہ تو یہ ہے، فتنہ تو یہ ہے۔''

باب نمبر 1

# دجالی دور میں دجال کے ایجنٹ

آج ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ جسے اگر ''دجالی دور'' کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ آخری زمانے میں دجال اِس دنیا میں انسانی صورت میں ظاہر ہوگا اور اُس کے پاس مافوق الفطرت قوتیں (Supernatural Powers) ہوں گی۔ بہت سی صحیح احادیث مبارکہ میں دجال کی آمد سے پہلے کی نشانیوں کا ذکر ہے جو حقیقت میں قربِ قیامت کی علاماتِ صغریٰ ہیں اور اُن میں سے اکثر نشانیاں اب تک ظاہر ہو چکی ہیں۔ بلکہ احادیث کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں آخری زمانے کی تقریباً تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے موجودہ زمانے کو ''دجالی دور'' کہنا غلط نہیں ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ

(صحیح مسلم)

''حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال کے ظہور سے زیادہ بڑا کوئی واقعہ نہیں۔''

اِس دنیا میں ہر بڑا واقعہ ہونے سے پہلے کچھ اسباب مہیا ہوتے ہیں، میدان ہموار کیا جاتا ہے، اُس بڑے واقعے کے وقوع پذیر ہونے کے لیے سٹیج تیار ہوتا ہے، تیاریاں کی جاتی ہیں۔ اب یہ کیسے ممکن ہے کہ دجال کی آمد سے پہلے دنیا میں اُس کی کوئی تیاری نہ ہو، آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یقیناً دجال کے ایجنٹ اُس کے آنے سے پہلے دنیا کا سٹیج تیار کر رہے ہیں۔ جس طرح ایک بادشاہ کی آمد کی خبر پہلے اُس کے ہرکارے اور ایجنٹ دیتے ہیں، اُسی طرح اِس دنیا میں عنقریب ایک کانے دجال کی آمد کا غلغلہ آج اُس کے ایجنٹ برپا کر رہے ہیں۔ اُس کے آنے کے لیے ایک دجالی سسٹم کا نیٹ ورک پھیلا رہے ہیں، دجال کے لیے فوجوں کو متحد کر رہے ہیں تا کہ دجال جب ظاہر ہو تو اُن کی قیادت کرے۔

آپ مثال کے طور پر امریکہ کی سب سے بڑی فلم کمپنی ٹائمز وارنر (Times warner) کا علامتی نشان (Logo) دیکھ لیں۔ ٹائمز وارنر (Times warner) کا علامتی نشان۔ایک آنکھ ہے۔ اسی طرح امریکہ کے مشہور ٹی وی سٹیشن C B S کا علامتی نشان بھی ایک آنکھ ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر ہم امریکہ کے ایک ڈالر کے نوٹ (One Dollar Bill) کی پچھلی طرف دیکھیں تو ہمیں ایک اہرام (pyramid) کی تصویر نظر آئے گی جس کے اوپر ایک آنکھ بنی ہوئی ہے جو اہرام پر ابھی پوری طرح رکھی نہیں گئی گویا کہ:

ع وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے

اِس اہرام (Pyramid) جس پر ایک آنکھ بنی ہوئی ہے، کے نیچے لکھا ہے (NOVUS ORDO SECLORUM) اِس لاطینی جملے کا مطلب ہے: ''دنیا کے لیے نیا سیکولر نظام''۔ ایک آنکھ کو دیکھ کر ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اُس سے مراد دنیا کے لئے نیا دجالی نظام ہے۔اور اِس نئے دجالی نظام کا علمبردار صرف امریکہ ہی نہیں ہے۔اقوامِ متحدہ میں شامل

تمام کفار ممالک ہی اِس نئے دجالی نظام کے نہ صرف علمبردار ہیں بلکہ اِس نئے دجالی نظام کو مسلم ممالک پر ٹھونسنا چاہتے ہیں۔

الغرضیکہ، دجال کے مشینی ایجنٹوں میں جو خصوصیت مشترکہ طور پر پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اپنے مستقبل میں نمودار ہونے والے آقا (یعنی دجال) کی طرح یہ ایجنٹ بھی ''ایک آنکھ'' رکھتے ہیں۔ میڈیا بذاتِ خود ایک آنکھ والے ایجنٹوں کا محتاج ہے۔ ٹی وی، کمپیوٹر (انٹرنیٹ)، سینما، سمارٹ فون سکرین، ویڈیو کیمرے، ڈش انٹینا، سیٹلائیٹ ٹی وی، کمپیوٹر کیمرہ، وغیرہ سب ہی کی ایک آنکھ ہے اور یہ ایک آنکھ والے ایجنٹ اپنے آقا کی آمد کے لیے دنیا میں بڑی تیزی سے معاشرتی زہر (social toxicity) پھیلا رہے ہیں۔

## فتنہ دجال میں وہ کون سی چیز تھی جس نے صحابہ کرامؓ کو ڈرا دیا تھا؟

جب کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے دجال کے فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔ ایک صحابی حضرت نواسؓ ابن سمعان صحابہ کرام کی اِس کیفیت کا احوال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''گویا ہم کو ایسا گمان ہوتا کہ دجال (یہیں قریبی کسی) کھجوروں کے باغ میں موجود ہو۔'' (صحیح مسلم، حدیث 2250)

آپ ذرا غور فرمائیں کہ فتنہ دجال میں آخر وہ کون سی چیز تھی جس نے صحابہ کرام

کوڈرادیا؟ کیاخوف ناک جنگ یاموت کے خوف نے؟ ہم جانتے ہیں کہ صحابہ کرام اِن چیزوں سے ڈرنے والے نہیں تھے۔صحابہ کرام جس چیز سے ڈرے وہ دجال کافریب اور دھوکہ تھا کہ وہ وقت اتناخطرناک ہوگا کہ صورتحال سمجھ نہیں آئے گی، اُس دور میں گمراہ کرنے والے مفکرین اور قائدین کی بہتات ہوجائیگی۔ پھر میڈیا پروپیگنڈے کا یہ عالم ہوگا کہ چندلمحوں میں سچ کوجھوٹ اور جھوٹ کوسچ بنا کردنیا کے کونے کونے میں پہنچادیا جائے گا۔انسانیت کے دشمنوں کونجات دہندہ اور نجات دہندہ کودہشت گرد ثابت کیا جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ دجال کوکھول کھول کربیان فرمایا۔اُس کاحلیہ، ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کامقام تک بیان فرمادیا لیکن آج امتِ مسلمہ کی اِس غفلت پرافسوس کہ عوام تو عوام، اہل علم حضرات نے بھی آج اِس فتنے کاتذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ جب دجال کاتذکرہ منبرومحراب سے نکل جائے تو سمجھ لیجئے کہ اُس کے خروج کاوقت قریب ہے جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔حضرت صعب بن جثامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا:

**لایخرج الدجال حتٰی یذھل الناس عن ذکرہ، و حتٰی تترک الائمۃ ذکرہ علی المنابر** (مسند احمد، ج4،صفحہ 71) **(1)**

''دجال اُس وقت ظاہر ہوگا جب لوگ اُس سے غافل نہ ہوجائیں گے اور جب مسجدوں کے امام اور علماء منبر پر اُس کا ذکر کرنا چھوڑ دیں گے۔''

---

1 )حافظ ابن حجر نے اِس حدیث کو تہذیب التھذیب میں ابن السکن کی سند سے روایت کیا ہے اور ابن السکن کی یہ رائے لکھی ہے: "ھذا حدیث صالح الاسناد" (اِس حدیث کے راویوں کی کڑی بالکل صحیح ہے۔) امام الزرقانی نے بھی شرح مؤطا امام مالک میں اِس حدیث کی سند کو راشد بن سعد کے حوالے سے صالح الاسناد کہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں یہ بات واضح طور پر بیان فرمادی ہے کہ تم اُس دجال کو بھول نہ جاؤ بلکہ اُس کو سمجھو، اُس کے فتنے کے بارے میں غور وفکر کرو اور اُس کے دجل سے دوسروں کو خبردار کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں یہ بھی فرمایا:

''میں اُس کو (یعنی دجال کے فتنے کو) اِس لئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اُس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو اور اُس پر عمل کرو اور اُس کو اُن لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں لہٰذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اِس لئے کہ اُس کا فتنہ سخت ترین ہے'' (الفتن :نعیم بن حماد)

## دجال کا دجل وفریب ہمہ جہت (Multi-Dimensional) ہوگا

احادیثِ مبارکہ کے مطالعے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ دجال کا دجل وفریب ہمہ جہت (Multi-Dimensional) ہوگا۔ جھوٹ، فریب، افواہیں اور پروپگینڈہ اتنا زیادہ ہوگا کہ بڑے بڑے لوگ اُس کے بارے میں شک وشبہ میں پڑ جائیں گے کہ یہ ہمارا مسیحا ہے یا دجال؟ عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا۔ اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ میڈیا کے زور پر اُس کے مکروہ چہرے کے باوجود اُس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کئے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام نہ کرتا۔ اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ دجال کے ایجنٹوں میں بھی یہی دجل وفریب کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ آج کا دجالی میڈیا ایسا ہے کہ وہ باطل پر سچ کی ملمع کاری کر کے پیش کرتا ہے اور انسان کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ سچ ہے لیکن حقیقت میں وہ جھوٹ ہوتا ہے۔ باطل پر حق ثابت کرنے کے لئے میڈیا نیوز کے پاس

ہروقت ماہرین (Experts)اور سیاسی تجزیہ نگار (Political Analysts)موجود ہوتے ہیں۔ آج کی ''مہذب دنیا'' کے میڈیا کے بیان کردہ جھوٹ کو اچھے خاصے پڑھے لکھے مسلمان بھی سچ سمجھ بیٹھتے ہیں ۔آج مسلمان مجاہدین اور اعلائے کلمۃ الحق کو بلند کرنے والے داعیوں کے خلاف مغرب کا ''انصاف پسند'' میڈیا اپنی لفاظی اور پُرفریب الزامات کی اتنی موٹی تہیں جما دیتا ہے کہ ہم ساری عمر بھی اُس کو صاف کرنا چاہیں تو نہ کرسکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث اِس دجالی میڈیا پر کس قدر صادق آتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے خروج سے پہلے چند سال دھوکہ وفریب کے ہوں گے۔ سچے کو جھوٹا بنایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا بنایا جائے گا۔خیانت کرنے والے کو امانتدار بنا دیا جائے گا اور امانت دار کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا اور اُن میں ''روبیضہ'' گفتگو کریں گے۔ پوچھا گیا روبیضہ کون لوگ ہیں؟ یہ گھٹیا (یعنی فاسق و فاجر) لوگ ہوں گے۔ یہ لوگوں کے اہم معاملات میں رائے زنی کریں گے۔''

**(مسند احمد، مسند ابو یعلی ، السنن الواردۃ فی الفتن) (1)**

چنانچہ دجالی میڈیا، انسانیت میں معاشرتی زہر پھیلا کر اور نفسانی خواہشات اور شہوات کے نشے میں غرق رکھ کر اُنھیں دجال کی آمد سے بےخبر رکھنا چاہتا ہے۔عظیم محدث ابنِ حجر عسقلانیؒ صحیح بخاری کی شرح ''فتح الباری'' میں اِس ضمن میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی ایک روایت نقل کرتے ہیں جنھوں نے فرمایا:

---

1) مسند احمد(1223) مسند ابو یعلی (3715)، السنن الواردۃ فی الفتن۔ مسند احمد کی اِس حدیث کی سند "حسن" ہے۔

''ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے خطبہ دیا اور یہ بیان فرمایا کہ اِس امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو رجم (سنگسار کی سزا) کا انکار کریں گے، عذابِ قبر کا انکار کریں گے، دجال کی آمد کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کریں گے اور اُن لوگوں (یعنی گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے''۔

(فتح الباری:جلد 11، صفحہ 426)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کی امداد پر چلنے والی این جی اوز اپنے آقاؤں کے اشاروں پر آئے دن اسلامی قوانین کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں اور اُن کو ختم کرنے کی باتیں کرتی ہیں۔ نیز ہمارے معاشرے میں چند نام نہاد روشن خیال اور اعتدال پسند دانشور مذکورہ بالا تمام چیزوں کو خاص طور پر رجم کی سزا کو غیر اسلامی اور دجال کی شخصی حیثیت کا انکار کرتے نظر آتے ہیں اور ٹی وی اسکرینز اور چینلز پر عوام میں شکوک و شبہات ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ یہ اسلام دشمن عناصر اُن تمام باتوں کے انکار کے لئے نیوز میڈیا اور سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس کا استعمال کرتے ہیں اور ایک ہی لمحے میں اسلامی تعلیمات کے خلاف زہر آلود مواد کو میڈیا کی طاقت سے پوری دنیا میں پھیلا دیتے ہیں۔

## دجال کا آخری وار عورتوں، بچوں اور نوجوانوں پر ہوگا

احادیثِ مبارکہ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ دجال کا آخری وار مسلمانوں کے فیملی سسٹم پر ہوگا۔ مرد حضرات اکیلے کبھی فیملی نہیں بنا سکتے۔ دراصل عورتوں اور بچوں سے ہی فیملی وجود میں آتی ہے۔ دجال اپنے عالمی جال (world wide web) (www) میں اپنے مکر و فریب کی وجہ سے عورتوں کی اکثریت کو پھانس لے گا۔ یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ

کی روایت کردہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال کا آخری حملہ مسلمان خواتین پر ہوگا:

يَـنْـزِلُ الدَّجَّالُ بِهَذِهِ السَّبَخَةِ بِمَرْقَنَاةَ فَيَكُوْنُ فِي آخِرِ مَنْ يَـخْرُجُ اِلَيْهِ النِّسَاءُ ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ اِلَى اُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَاُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ .

(مسند احمد) (1)

''دجال مرقناۃ نامی جگہ پر پڑاؤ ڈالیگا۔اُس کے آنے کی خبر سن کر جو سب سے آخر میں اُس کی طرف لپکیں گی وہ خواتین ہونگی حتیٰ کہ ایک شخص کو اپنے گھر جا کر اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی خالہ یا چچی کو مضبوطی سے باندھنا پڑے گا کہ کہیں یہ خواتین جا کر دجال کے ساتھ شامل نہ ہو جائیں (اور فتنے کا شکار ہو جائیں)۔''

اِس حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خواتین پر دجال کا سحر اتنا شدید ہوگا کہ ایک مومن کو اپنے گھر واپس جا کر اپنی والدہ، اپنی بہن، اپنی بیٹی اور اپنی خالہ کو زبردستی روکنا پڑے گا تا کہ وہ دجال کے فتنے کا شکار نہ ہو جائیں۔اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بہت سی مسلمان خواتین اِس ''عظیم دھوکہ باز'' سے دھوکہ کھا جائیں گی کیونکہ وہ دجال اور اُس کے ایجنٹ اُن مسلم خواتین کو دلکش نعروں (catchy slogans) کے ذریعے بہکا دیں گے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ تحریکِ نسواں کے علمبردار (Feminists) میڈیا اور فلموں کے

---

1) مسند احمد (2/67، حدیث 5353) کے علاوہ یہ حدیث طبرانی نے 12/307، حدیث 13197) اور امام الھیثمی نے (7/347) بھی روایت کی ہے۔ امام الھیثمی کے مطابق اِس حدیث کے ایک راوی ابن اسحاق کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

ذریعے نوجوان مُسلم خواتین کو اِس بات پر اُبھارتے ہیں کہ وہ شرم وحیا اور عفت وعصمت کو خیر آباد کہیں اور گھروں سے باہر نکل کر مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں۔ آج دجال کے ایجنٹ، میڈیا اور سوشل نیٹ ورکنگ کے رُوپ میں مسلمانوں کے گھروں میں گھس کر عورتوں کو اسلام اور اسلامی تعلیمات سے بغاوت سکھا رہے ہیں۔ حدیث میں اسی کے بارے میں پیشین گوئی کی گئی تھی:

**كَيْفَ بِكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا طَغٰى نِسَاؤُكُمْ وَفَسَقَ فِتْيَانُكُمْ ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنَّ هٰذَا لَكَائِنٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاَشَدُّ مِنْهُ ، كَيْفَ بِكُمْ اِذَا تَرَكْتُمُ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنَّ هٰذَا لَكَائِنٌ ؟ قَالَ: نَعَم وَاَشَدُّ مِنْهُ ، كَيْفَ بِكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمُنْكَرَ مَعْرُوْفاً وَالْمَعْرُوْفَ مُنْكَرًا؟**

**(مسند ابویعلیٰ، مجمع الزوائد للهیثمی 283/7)**

''کیا حال ہوگا تمہارا جب تمہاری لڑکیاں گناہ میں مبتلاء ہوں گی اور تمہاری عورتیں سرکش ہوجائیں گی؟ (یعنی جب کہ تمہارے گھر کے اندر کی زندگی بھی خراب ہوجائے اور عورتیں تک مبتلائے فسق وفجور ہوں)۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ بات بھی ہونے والی ہے؟ فرمایا: ''ہاں، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت۔ کیا حال ہوگا تمہارا جب تم بھلائی کا حکم نہ دو گے اور برائی سے نہ روکو گے؟'' عرض کیا گیا: کیا یہ بھی ہوگا؟ فرمایا! ''ہاں، بلکہ اِس سے بھی زیادہ۔ کیا حال ہوگا اُس وقت جب کہ تم نیک بات کو برا سمجھو گے اور برائی کو اچھا؟ عرض کیا: کیا یہ بھی ہوگا؟ فرمایا: ''ہاں!''

ہمیں احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ دجال بے اولاد ہوگا۔ ابوسعید خدریؓ کی روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا:

اِنَّهٗ [الدجال] لَایُوْلَدُ لَهٗ

(صحیح مسلم ،کتاب الفتن و اشراط الساعة، حدیث 5209)

''دجال کی کوئی اولاد نہیں ہوگی۔''

دجالی دور کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ دجال کے ایجنٹ اور دجالی میڈیا کا پہلا ٹارگٹ خواتین اور نوجوان ہوتے ہیں کیونکہ یہی فیملی کی بنیاد ہوتے ہیں۔ دجال خود بھی ایک جوان شخص ہوگا جیسا کہ نواس بن سمعانؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا:

اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ ، عَیْنُهٗ طَافِئَةٌ

(صحیح مسلم ،کتاب الفتن و اشراط الساعة، حدیث 5228)

''دجال ایک جوان شخص ہوگا، اُس کے بال گھنگھریالے ہوں گے اور وہ ایک آنکھ سے اندھا (کانا) ہوگا۔''

چونکہ دجال جوان ہوگا اِس لیے بھی وہ ''نوجوان پرستی کے کلچر'' (youth-worshipping culture) کو فروغ دیگا۔ جو دجال کی پیروی کریں گے اُن نوجوانوں کی اخلاقی حس مفلوج ہوجائیگی اور وہ جنسی بے راہ روی اور مادیت پرست زندگی کے عادی بن جائیں گے۔ آج ہمارے نوجوان بیٹے، بیٹیاں اور ہماری خواتین دجالی دور میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ آج مسلم والدین بڑی مہلک غلطی کا ارتکاب کریں گے اگر وہ اپنے بچوں کو ہر قسم کے میڈیا کے آلات مہیا کرنے کے بعد بھی یہ سمجھیں گے کہ اُن کے بچے اور نوجوان گناہوں سے پاک رہیں گے۔ عمرانی سائنسدانوں کی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ

نوجوانوں کی بڑی تعداد میڈیا کے سامنے اپنے وقت کا خاصا حصہ بڑوں کی غیر موجودگی میں گزارتے ہیں۔امریکہ کی ہنری کیسر فاؤنڈیشن (Henry Kaiser Foundation) نے بچوں اور میڈیا پر اپنی ایک رپورٹ میں یہ انکشاف کیا ہے:

"Parents frequently are not present when their children are engaged in media activities, so they may be unaware of how much of which media and what content their children consume under what conditions." **(1)**

''مشاہدے سے پتہ چلا ہے کہ والدین عام طور پر اُس وقت بچوں اور نوجوانوں کے سر پر موجود نہیں ہوتے جب بچے اور نوجوان میڈیا پر اپنی سرگرمیاں انجام دے رہے ہوتے ہیں۔چنانچہ والدین اور بڑوں کو عام طور پر اِس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اُن کے بچے میڈیا کا کتنی دیر استعمال کرتے ہیں اور میڈیا (ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ) پر کس قسم کے مواد کا مشاہدہ کرتے ہیں۔''

پیو ریسرچ سینٹر (Pew Research Center) واشنگٹن ڈی سی میں واقع امریکہ کا ایک تھنک ٹینک ادارہ ہے۔پوری دنیا میں مذہب کی وجہ سے ہونے والی تبدیلیاں اور اُن کے معاشروں پر اثرات کے حوالے سے تحقیقات کرنا اِس ادارے کا کام ہے۔اِس ادارے نے پوری دنیا میں مختلف عمروں (different age groups) کے مسلمانوں کی آبادیوں پر بھی تحقیقات کی ہیں جن کی رپورٹ جنوری 2011ء میں شائع ہوئی تھی۔اِس رپورٹ میں امریکی محققین لکھتے ہیں:

"In 1990, more than two thirds of the total population of Muslim-majority countries was under age 30. Today, people under 30 make up about 60% of the population of these countries.... The global Muslim population will remain comparatively youthful for

---

1) Roberts, D.F., Foehr, U.G., Rideout, V.J., and Brodie, M. (1999a). Kids and media @ the new millennium. Palo Alto, CA: Kaiser Family Foundation.

decades to come.... Indeed, by 2030, there will be more than 540 million Muslim youth and young adults (ages 15-29) around the world, representing nearly three-in-ten (29.1%) of the projected total of 1.9 billion people in that age group, up from 25.8% in 2010 and 20.0% in 1990."

''1990ء میں مسلمان آبادی کے ممالک کے دو تہائی مسلم عوام کی عمریں 30 سے کم تھیں۔ آج اُن ممالک کے 30 سال سے کم عمر کے لوگوں کی تعداد، اُن ممالک کی مجموعی آبادی کا ساٹھ فی صد (60%) ہے..... مسلمانوں کی عالمی آبادی اگلے آنے والے کئی سالوں تک نسبتاً جوان رہے گی..... بیشک 2030ء میں پوری دنیا میں 15 سے 29 سال تک کی عمر والے نوجوان اور جوان مسلمانوں کی تعداد 540 ملین ہوگی جو کہ پوری دنیا کے کل نوجوانوں کی آبادی کا 29.1 فی صد بنتا ہے جبکہ مسلم نوجوان کی تعداد 1990ء میں 20 فیصد تھی، 2010ء میں 25.8 فیصد ہوئی اور 2030ء میں یہ بڑھ کر 29.1 فیصد ہو جائے گی۔''

چنانچہ عصرِ حاضر میں اور آنے والے مستقبل میں مسلمانوں کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہوگی اور اِنہی مسلم نوجوانوں کو دجالی فتنوں کا سامنا کرنا ہے۔ اگر مسلم نوجوانوں نے اپنے آپ کو اُن دجالی فتنوں کے مقابلے کے لیے تیار نہ کیا تو اُمتِ مسلمہ کا مستقبل خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ اِس کتاب کو لکھنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ آج کا دجالی میڈیا اور اُس کے ایک آنکھ والے دجالی ایجنٹ جس طریقے سے مسلم عوام میں معاشرتی زہر پھیلا رہے ہیں، اُن کے اِس طریقۂ واردات (Modus Operandi) کو مسلم خواتین اور مردوں کے سامنے بے نقاب کیا جا سکے۔

---

1) Pew Research Center's Forum on Religion & Public Life (Jan 2011) "The Future of the Global Muslim Population" Projections for 2010 - 2030. Pg. 43

باب نمبر 2

# مسلم خواتین اور ایک آنکھ والے میڈیا کا معاشرتی زہر

''دجال''عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں''دھوکہ دینے والا''۔ عربی زبان میں ''دجل'' کے معنی ہوتے ہیں کسی کو دھوکہ یا فریب دینا۔ یہی وجہ ہے کہ دجال کے ایجنٹوں میں یہ صفت خاص طور پر پائی جاتی ہے کہ وہ عوام کے سامنے میڈیا اور الیکٹرونکس پر باطل اِس دلفریب انداز میں پیش کرتے ہیں کہ انسانوں کی اکثریت اُس سے دھوکہ کھا جاتی ہے اور اپنا قیمتی وقت، عزت، شرم و حیا اور ایمان کھو بیٹھتی ہے۔

دجال کے تمام ایجنٹوں میں ایک خصوصیت مشترک ہے کہ اُن سب کی ایک آنکھ ہے۔ ٹی وی، کمپیوٹر (انٹرنیٹ)، سینما، سمارٹ فون سکرین، ویڈیو کیمرے، ڈش انٹینا، سیٹلائیٹ ٹی وی، کمپیوٹر کیمرہ، وغیرہ سب ہی کی ایک آنکھ ہے اور یہ ''ایک آنکھ والے ایجنٹ'' عوام میں بڑی تیزی کے ساتھ اپنا معاشرتی زہر (social

(toxicity) پھیلا رہے ہیں ۔ بعض میڈیا کی کمپنیوں نے تو اِس حقیقت کے برملا اظہار کے لئے اپنی کمپنی کا علامتی نشان (Company Logo) ہی ''ایک آنکھ'' رکھا ہوا ہے۔ مثلاً سی بی ایس براڈ کاسٹنگ کمپنی (CBS Broadcasting Co.) امریکہ کی سب سے بڑی براڈ کاسٹنگ ٹی وی کمپنی ہے اور بی بی سی کے بعد یہ پوری دنیا کی دوسری بڑی نشریاتی ایجنسی (Broadcasting Company) ہے، CBS براڈ کاسٹنگ ٹی وی کمپنی کا علامتی نشان (Logo) ''ایک آنکھ'' ہے اور اسی وجہ سے بعض اوقات CBS میڈیا نیوز نیٹ ورک کو (Eye Network) یعنی ''ایک آنکھ والا نیٹ ورک'' بھی کہتے ہیں۔

اسی طرح ٹائمس وارنر کیبل (Times Warner Cable) امریکہ کی دوسری بڑی کیبل کمپنی ہے جو عوام کو کیبل کے ذریعے خبریں اور تفریحی پروگرام پہنچاتی ہے ۔ٹائم وارنر کیبل کا علامتی نشان (logo) بھی ''ایک آنکھ'' ہے۔ میڈیا ایجنسیوں کے ''ایک آنکھ'' کے علامتی نشان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اُن کا نیوز نیٹ ورک ''سب کچھ دیکھنے والی ایک آنکھ'' (All Seeing Eye) کی طرح ہے جسے ہر خبر کا علم ہوتا ہے۔

چنانچہ آج یہ دجال کے ایجنٹ، دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا میں سٹیج تیار کر رہے ہیں اور آخر میں جب لوگوں کے ذہنوں کی مکمل برین واشنگ ہو چکی ہوگی تو پھر ایک آنکھ والے دجال کی شخصیت بعض مافوق الفطرت طاقتوں کے ساتھ دنیا کے سامنے ظاہر ہوگی ۔ جو مسلمان، میڈیا کے پروپگینڈے کی وجہ سے متاثر ہو چکے ہوں گے وہ فوراً دجال کے ساتھ شامل ہو جائیں گے اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے ۔

## الیکٹرانک میڈیا کا فتنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے (یعنی ہمارے موجودہ زمانے) کے

فتنوں کے متعلق حدیث میں پیشین گوئی فرمائی تھی کہ:

وَاِنَّ اُمَّتَکُمْ ھٰذِہٖ جُعِلَ عَافِیَتُھَا فِیْ اَوَّلِھَا وَسَیُصِیْبُ آخِرَھَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَھَا وَتَجِیْءُ فِتْنَۃٌ فَیُرَقِّقُ بَعْضُھَا بَعْضًا وَتَجِیْءُ الْفِتْنَۃُ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ ھٰذِہٖ مُھْلِکَتِیْ ثُمَّ تَنْکَشِفُ وَتَجِیْءُ الْفِتْنَۃُ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ ھٰذِہٖ ھٰذِہٖ

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

''اِس اُمت کی ابتدا میں عافیت ہے اورآخری زمانے میں مصیبتیں اور برائیاں ۔ایسا ہوگا کہ ایک فتنہ آئے گا اورمومن کہے گا کہ اِس میں میرے لیے ہلاکت ہے لیکن جب وہ دور ختم ہوجائے گا اور دوسرا فتنہ شروع ہوگا تو پچھلے فتنے کو بھلا دے گا اورمومن پکار اٹھے گا کہ فتنہ تو یہ ہے، فتنہ تو یہ ہے۔''

یعنی پے در پے فتنے آئیں گے، ہر بعد میں آنے والا فتنہ پہلے سے سخت اور شدید تر ہوگا یہاں تک کہ اُن میں سے ہر نئے فتنے کو دیکھ کر اربابِ حق وایمان بول اُٹھیں گے کہ سب سے بڑا فتنہ یہی ہے حالانکہ پھر اُس کے بعد وہ فتنہ آئے گا جس کا شر اور فساد دیکھ کر پچھلے فتنے بھول جائیں گے۔

آج ہم اپنی آنکھوں سے حدیث میں بیان کیا گیا منظر دیکھ رہے ہیں ۔جب ریڈیو (Radio) ایجاد ہوا اور اُس پر موسیقی اور گانا بجانا نشر ہوتا تھا تو یہ سب سے بڑا فتنہ محسوس ہوتا تھا۔ پھر جب ٹی وی (T.V.) ایجاد ہوا اور بیس تیس سالوں کے دوران گھر گھر میں ٹی وی عام ہوگیا تو ایسا محسوس ہوا کہ ریڈیو کا فتنہ تو کچھ بھی نہ تھا، اصل فتنہ تو ٹی وی ہے کہ جب اُس پر ایک عورت کو موسیقی کی سُروں پر ناچتے اور اپنا جسم تھرکاتے دکھایا جاتا ہے

اور باپ بیٹی اور بہن بھائی ایک ہی کمرے میں بیٹھ کر شادی سے پہلے محبت کا درس دینے والی فلمیں اور میوزک پروگرام دیکھتے ہیں تو رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی سمجھ آتی ہے کہ قیامت کے قریب کے زمانے میں گھر گھر میں عورتیں ناچیں گی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ (Internet) ایجاد ہوا تو مومنین پچھلے فتنوں کو بھول گئے اور پکار اُٹھے کہ ''اصل فتنہ تو یہ انٹرنیٹ ہے، فتنہ تو یہ ہے''۔ اب ہر قسم کی حیاسوز تصاویر اور فحش مواد نوجوانوں بلکہ بچوں اور بوڑھوں کی انگلی سے بٹن دبانے (Just Click of a button) پر منحصر ہوگیا۔ پھر کمپیوٹر پر ویڈیو کیمرے (سکائپ، ویڈیو چیٹ) (Skype, VideoChat) میدان میں آئے تو مومنین پھر پکار اُٹھے کہ پہلے کم از کم ہمارے گھر کے اندر کے معاملات (Privacy) تو محفوظ تھے لیکن اب انٹرنیٹ پر لگے ویڈیو کیمرے کی وجہ سے ہماری لڑکیاں گھر سے باہر نکلے بغیر گھر میں بیٹھے بے پردگی کا شکار ہوسکتی ہیں۔ ''اُف، اصل فتنہ تو انٹرنیٹ پر لگا ویڈیو کیمرہ ہے، اصل فتنہ تو یہ ہے!''

پھر انٹرنیٹ لگے ہوئے سمارٹ فون (Smart phones with Internet) (مثلاً Android phones, iphones) میدان میں آئے تو دیکھا گیا کہ اب نوجوان لڑکیاں (اور لڑکے) گھر کے کسی بھی کونے میں بیٹھ کر حتیٰ کہ اپنے بستر کے لحاف کے اندر بیٹھ کر فیس بک، سکائپ، ٹوویٹر اور دیگر سوشل ورکنگ ویب سائٹس پر جس طرح کا گناہ چاہیں اُس کا ارتکاب نہایت آسانی کے ساتھ کرسکتے ہیں۔ نیز اُن کی ہتھیلی میں انٹرنیٹ سے لیس سمارٹ فون کی موجودگی کی وجہ سے نوجوانوں کو اُن ''بجلی سے چلنے والی منشیات'' کی ایسی لَت پڑ جاتی ہے کہ جونہی اُن کا سیل فون اُن سے دور ہوتا ہے تو اُن نوجوان لڑکوں یا لڑکیوں پر وہی نشہ ٹوٹنے والی کیفیت (Withdrawl symptoms) طاری ہوتی ہے جو کسی نشہ کرنے والے (drug addict) پر اُس وقت طاری ہوتی ہے جب اُسے منشیات نہیں ملتیں۔ اِس

صورت حال کو دیکھ کر ارباب حق وایمان اب کہتے ہیں کہ ''اُف، اصل فتنہ تو یہ ہے، اصل فتنہ تو یہ ہے'' اور وہ لوگ پچھلے فتنوں کو بھلا بیٹھے ہیں۔

بصری میڈیا (Visual Media) کے میدان میں ٹی وی پہلی ایجاد تھی۔ چنانچہ پوری دنیا کے بچوں اور نوجوانوں پر سب سے پہلے اِس ایجاد نے اپنے مہلک اثرات ڈالے۔ نیلسن میڈیا ریسرچ رپورٹ کے مطابق 2 سے 5 سال کے بچے ہفتے میں اوسطاً 21.8 گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہیں جبکہ 6 سے 11 سال کی عمر والے 18.3 گھنٹے ایک ہفتے میں ٹی وی دیکھتے ہیں۔ **(1)**

ٹی وی کو ناظرین یک طرفہ طور پر دیکھتے ہیں لیکن کمپیوٹر کی نوعیت ایسی ہے کہ اُس کی (interactive nature) کی وجہ سے اُس کے ساتھ انسان کا معاملہ دوطرفہ ہوتا ہے۔ اِس لیے کمپیوٹر کا سحر اپنے ناظرین پر ٹی وی کے سحر کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے۔ امریکہ کے ایسے نوجوان جن کی پیدائش ٹی وی کی ایجاد کے دور میں ہوئی (یعنی 1960ء کی دھائی اور 1970ء کی دھائی) (TV generation) اُن لوگوں نے اپنی زندگی کے مجموعی طور پر 7 سال ٹی وی کے سامنے گزارے لیکن 1990ء کی دھائی میں پیدا ہونے والی ''کمپیوٹر کے دور کی نسل'' (Computer Generation) کا معاملہ اُن سے بھی بدتر ثابت ہورہا ہے۔ امریکہ کی مشی گن سٹیٹ یونیورسٹی کی مائنڈ لیبارٹری (M.I.N.D. Labs) کے ڈائریکٹر پروفیسر فرینک بائیوکا (Prof Frank Biocca) اِس سلسلے میں رقمطراز ہیں:

"Based on time spent with these other media over a lifetime, we can make a rough estimate that members of the Internet generation may spend as much as 20 years of their lives in front

1) Nielsen Media Research (2000) "2000 Report on Television, The First Fifty Years". New York, Nielsen Media Research.

of, interacting with, and connected to this medium."

''کمپیوٹر اور اُس سے متعلقہ میڈیا پر اپنی زندگی کا وقت صرف کرنے کی بنیاد پر ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ 'انٹرنیٹ کے دور کی نسل' کے لوگ اپنی زندگی کے تقریباً 20 سال کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر یا اُس کے انٹرنیٹ پر کام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔'' **(1)**

اولین کمپیوٹر کی ایجاد کے بعد کے موجدوں میں سے ایک مشہور انٹرفیس کے خالق (Interface designer) ایلن کے (Alan Kay) نے کمپیوٹر کے لیے "Meta-Medium" کی اصطلاح استعمال کی ہے جس کا مطلب ہے ''مختلف قسم کے میڈیا کا سنگھم''۔ امریکہ کے مشہور سائنسی جریدے Scientific American کے 1984ء کے شمارے میں ایلن کے (Alan Kay) نے بیان کیا ہے کہ ''کمپیوٹر ایک ایسا "Meta-Medium" ہے کہ جس میں ٹی وی، کتاب، ٹائپ رائٹر، ریڈیو اور ویڈیو گیم سسٹم (video game console) کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔'' **(2)**

یہی وجہ ہے کہ مارکیٹنگ اور اشتہارات کی مشہور کمپنی Saatchi & Saatchi Interactive کے ڈائریکٹر کے الفاظ میں:

"There's probably no other product or service that we can think of that is like it [internet] in terms of capturing kids' interest." **(3)**

''ہمارے اندازے کے مطابق اِس وقت بچوں کی دلچسپی کو اپنی طرف کھینچنے میں

---

1) Biocca, Frank (2000). "New Media Technology and Youth: Trends in the Evolution of New Media." Journal of Adolescent Health. 27S: 22-29.

2) Kay, Alan (1984) "Computer software". Scientific American. 251:52-9.

3) Center for Media Education, (1996) "Web of Deception: Threats to Children from Online Marketing". World Wide Web: Center for Media Education.

انٹرنیٹ جیسی طاقتور اور کوئی چیز نہیں ہے۔''

گو کہ انٹرنیٹ، ٹی وی سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اب آنے والے وقت میں ٹی وی اور انٹرنیٹ کا گٹھ جوڑ بڑھتا جا رہا ہے۔ پوری دنیا کے نوجوانوں کو تفریحی پروگرام مہیا کرنے والی کمپنی MTV Networks International (MTVNI) کی ایک تحقیق جو 2009ء میں شائع ہوئی اُس میں اُن کے محققین لکھتے ہیں:

"Though TV is important to youth in and of itself, it also is one of the most dominant ways of directing youth online, with both TV and online media becoming increasingly interrelated."**(1)**

''نہ صرف ٹی وی بذاتِ خود نوجوانوں کے لئے اہم ہے بلکہ نوجوانوں کو انٹرنیٹ کے استعمال کا درس دینے کا ٹی وی ہی سب سے بڑا ذریعہ بھی ہے۔ چنانچہ ٹی وی اور آن لائن میڈیا کا آپس کا تعلق اور رابطہ بڑھتا جا رہا ہے۔''

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹی وی اور کمپیوٹر، انسان کے ذہن کو کسی خیالی دنیا (Virtual world) میں لے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ٹی وی اور کمپیوٹر کے سامنے زیادہ وقت گزارنے والے انسان کی معاشرے کے لوگوں سے میل ملاقات نہایت کم ہو جاتی ہے۔ ٹی وی کے بعد کی ایجادات یعنی دیگر الیکٹرونک میڈیا مثلاً انٹرنیٹ، آئی پاڈ، کمپیوٹر گیمز وغیرہ نے معاملے کو صرف بد سے بدتر بنایا ہے۔ اِس مسئلے کی وجوہات پر بحث کرتے ہوئے ہارورڈ یونیورسٹی کے سماجی مؤرخ رابرٹ پٹنم (Robert Putnam) نے اپنی محققانہ کتاب Bowling Alone:

---

1) MarketingCharts staff (May 5, 2009) "TV Still Most Effective for Brands Targeting Youth". http://www.marketingcharts.com/wp/television/tv-still-most-effective-for-brands-targeting-youth-8974/. Retrieved on: December 01, 2012.

The Collapse and Revival of American community میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ 1960ء کے اواخر اور 1970ء کے شروع میں لوگ اجتماعی ذہنیت کی بجائے انفرادی ذہنیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے تھے۔ چرچوں میں اُن کی شرکت کم ہونا شروع ہوگئی۔ سیاسیات میں شرکت بھی تیزی سے کم ہوئی۔ معاشرے میں لوگوں کی آپس کے میل ملاقات میں تیزی سے کمی واقع ہونا شروع ہوگئی اور یہ معاشرتی رجحان اگلے بیس سالوں میں تیزی سے بڑھا۔ ڈاکٹر پٹنم کے مطابق معاشرے میں تعلقات کا یہ زوال امریکہ کی پہلی ٹی وی دیکھنے والی نسل (T.V. Generation) کے ساتھ شروع ہوا۔ اُن کے الفاظ میں:

"More television watching means less of virtually every form of civic participation and social involvement." **(1)**

(زیادہ ٹی وی دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی سماجی شراکت میں کمی واقع ہوگی۔)

اسی طرح مغربی عمرانی سائنسدان جیمس ہاورڈ کنسٹلر (James Howard Kunstler) اپنی کتاب "The Geography of Nowhere" میں لکھتا ہے:

''ٹی وی بہت زیادہ دیکھنے والی فیملی کا باہر دنیا سے رابطے کا سب سے بڑا ذریعہ ٹی وی بن جاتا ہے۔ گھر کا اپنا وجود اُن لوگوں کی زندگیوں کو باہر کی دنیا سے کسی طرح منسلک نہیں کرتا بلکہ اُن کے لیے رکاوٹ بن جاتا ہے۔ اب باہر کی دنیا ایک قسم کا خیالی تصور (Abstraction) بن کر رہ جاتی ہے جسے ٹی وی کے فلٹر سے دیکھا جا رہا ہوتا ہے بالکل ویسے ہی جیسے ائیر کنڈیشنڈ کمرے میں بیٹھ کر باہر کے موسم کا حال ایک قسم کا خیالی تصور بن کر رہ جاتا ہے۔'' **(2)**

---

1) Putnam, Robert D (2000) Bowling Alone: The Collapse and Revival of American Community. Simon & Schuster, New York

2) Kuntsler, James Howard (1993) The Geography of Nowhere: The Rise and Decline of America's Man-Made Landscape. New York, Touchstone.

# ٹیکنالوجی بیچنے کے معاملے میں مغربی ممالک کے دوہرے معیار

اسلام ٹیکنالوجی کے خلاف نہیں ہے لیکن ٹیکنالوجی اور نئی ایجادات کو قبول کرنے کے معاملے میں اسلام کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اُس کے فوائد اور نقصانات کا موازنہ کیا جائے۔ اگر اُس کے فوائد زیادہ ہیں تو اُسے قبول کیا جائے اور اُس کے نقصانات سے اپنا دامن بچایا جائے۔ لیکن اگر اُس ایجاد کے نقصانات کی لسٹ اُس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہے تو پھر اُس ایجاد سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ مسلمان ہونے کے ناطے یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہر نئی ٹیکنالوجی کا ہم بغور تجزیہ کریں اور دیکھیں کہ اگر ہم اُسے اپنانے کا فیصلہ کرتے ہیں تو اُس ٹیکنالوجی کو اَپنانے کے کیا نتائج معاشرے پر ظاہر ہوں گے اور ہم اُس درآمد کی جانے والی ٹیکنالوجی سے کس طرح فائدہ بھی اٹھائیں لیکن اُس کے نقصانات کو حتی الامکان کم سے کم کردیں۔

تجربہ اور تاریخ کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ مغربی ممالک، کبھی بھی مسلمان ممالک کو ایسی ٹیکنالوجی دینا پسند نہیں کرتے جس کے نتیجے میں مسلم ممالک کی صنعت اور معیشت مضبوط ہو یا اُن کی دفاع کی صلاحیتیں (Defense Capabilities) مضبوط ہوں۔ مغربی ممالک صرف ایسی ٹیکنالوجی مسلم ممالک کو دینا پسند کرتے ہیں جو مسلم ممالک میں فحاشی، عریانی اور فساد پھیلائیں مثلاً میڈیا اور انٹرنیٹ ٹیکنالوجی، جدید ترین موسیقی کے آلات، نت نئے کیمرے، وغیرہ۔ بات کو سمجھانے کے لیے ماضی قریب سے ایک مثال پیش کی جاتی ہے: محمد علی پاشا نے مصر میں 1805ء سے 1848ء عیسوی تک حکومت کی۔ یہ شخص مغربی تہذیب سے اتنا متاثر تھا کہ وہ مغربی تہذیب سے غیر مسلموں سے بھی زیادہ محبت کرتا تھا۔ محمد علی پاشا نے مصر کو یورپ جیسا بنانے کا تہیہ کرلیا تھا۔ یہ محمد علی پاشا کی کاوشوں کا ہی نتیجہ تھا کہ عورتوں نے پردے اور نقاب کو خیرآباد کہا اور مردوں نے اپنی داڑھیاں شیو کردیں۔ اُسی

کی کوششوں سے مصر میں موسیقی سنائے جانے والے تھیٹر کھولے گئے۔محمد علی پاشا کے جانشین خدیوا سماعیل (جس نے مصر پر 1863ء سے 1879ء تک حکومت کی) کی مغرب پرستی تو اِس حد تک پہنچ گئی کہ اُس نے برملا یہ اعلان کر دیا:

''میرا ملک اب براعظم افریقہ کا حصہ نہیں ہے بلکہ اب یورپ کا حصہ ہے۔''

گو کہ مصر تو یورپ کا حصہ نہ بن سکا البتہ بہت جلد یورپ، مصر میں داخل ہو کر ملک پر قابض ہو گیا۔ بہر حال مغربی تہذیب سے محمد علی پاشا کی اتنی محبت کے باوجود جب محمد علی پاشا نے مصر کی معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے کپڑا بنانے کی صنعت (Textile Industry) اور اسی طرح کی فائدہ مند ٹیکنالوجی اور صنعتوں کو مغرب سے درآمد کرنا شروع کیا تو مغربی طاقتوں نے جتھہ بندی کر کے محمد علی پاشا کی مصر کو سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کرنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ مسلم سماجی مصلح خالد بیگ مغربی ممالک کے مسلم ممالک کے خلاف دوغلے رویّے کے متعلق لکھتے ہیں:

"There was a clear message: There is technology you can have and technology you cannot touch. Genuine defense capabilities are not allowed. Genuine industrial capability that will make you independent and contribute to real economic power is not allowed. The latest musical instruments and color televisions? No problem." (Baig, Khalid (2008). Slippery Stone, California)

''اس واقعے میں پیغام بالکل واضح تھا۔ٹیکنالوجی کی ایک قسم وہ ہے جسے تم مسلمان ممالک مغرب سے لے سکتے ہو اور ٹیکنالوجی کی ایک قسم وہ ہے جسے تم ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ اصلی صنعتی صلاحیت اور ٹیکنالوجی جو تمہیں خود مختار بنا دے اور تمہاری معیشت کو مضبوط کر دے وہ ٹیکنالوجی تمہارے لیے نہیں ہے۔جہاں تک جدید ترین آلاتِ موسیقی (Latest Musical Instruments) اور جدید سکرین کے ٹی وی کا تعلق ہے تو کوئی مسئلہ نہیں، یہ ہمارے سے ضرور لو۔''

درج ذیل ٹیبل میں ٹی وی اور انٹرنیٹ استعمال کے متعلق اعداد و شمار دئے گئے ہیں:

## 1۔ ٹی وی دیکھنے میں کتنا وقت صرف کیا جاتا ہے؟

| | ٹوٹل کتنا وقت خرچ ہوتا ہے۔ |
|---|---|
| امریکی نوجوان ٹی وی کے سامنے جتنا وقت گزارتے ہیں۔ | 7 سال |
| امریکی نوجوان انٹرنیٹ پر جتنا وقت گزارتے ہیں۔ | 20 سال |
| 20 سے 25 برس کے بچے ٹی وی کے سامنے جتنا وقت گزارتے ہیں۔ | 21.8 گھنٹے فی ہفتہ |
| 6 سے 11 برس کے بچے ٹی وی کے سامنے جتنا وقت صرف کرتے ہیں۔ | 18.3 گھنٹے فی ہفتہ |

## 2۔ ٹی وی دیکھنے کی شرح

| | فیصد شرح (Percentage) |
|---|---|
| ایسے گھر جن میں ٹی وی ہر وقت آن رہتا ہے چاہے کوئی بھی ٹی وی نہ دیکھ رہا ہو | 40% |
| ایسے خاندان جو کھانا کھانے کے دوران ٹی وی دیکھتے ہیں۔ | 60% |
| ایسے گھر والے جو ٹی وی دیکھنے کے دوران آپس میں کسی قسم کی گفتگو نہیں کرتے۔ | 78% |
| ایسے نوجوانوں کی شرح جن کا کوئی نہ کوئی پسندیدہ ٹی وی پروگرام ہوتا ہے جسے وہ باقاعدگی سے دیکھتے ہیں۔ | امریکہ میں 80%<br>برطانیہ میں 73%<br>جرمنی میں 70%<br>انڈیا میں 88%<br>جاپان میں 38% |

# مسلمانوں میں سوشل نیٹ ورکنگ کا زہر

انٹرنیٹ کے بہت سے استعمال ہیں، بعض فائدہ مند ہیں جبکہ بعض نقصان دہ۔ انٹرنیٹ میں وہ کیا چیز ہے جو لوگوں کو اُس کی طرف مقناطیس کی طرح کھینچتی ہے؟ مشی گن یونیورسٹی کی M.I.N.D. Labs کے ڈائیریکٹر پروفیسر ڈاکٹر فرینک بائیوکا (Dr. Frank Biocca) انٹرنیٹ کی سب سے زیادہ استعمال ہونے کی وجہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''انٹرنیٹ کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جو چیز لوگوں کو انٹرنیٹ کی طرف سب سے زیادہ کھینچتی ہے وہ انٹرنیٹ پر پائی جانے والی معلومات نہیں ہوتیں بلکہ انٹرنیٹ پر دوسرے لوگوں کی موجودگی ہوتی ہے۔ ایسی انٹرنیٹ سروسز جو ہم خیال ذہن کے لوگوں کو نیٹ پر جمع کرتی ہیں اور ان میں باہم رابطے پیدا کرتی ہیں وہ دن بدن پھل پھول رہی ہیں۔انٹرنیٹ کے سوشل نیٹ ورکس کو استعمال کرنے والوں کی اکثریت نوجوانوں کی ہے۔انٹرنیٹ کی ایجاد کے ابتداء سے ہی ایسی بہت سی ویب سائٹس تخلیق کی گئی تھیں جو لوگوں کے آپس میں رابطے پیدا کرسکیں۔'' **(1)**

یہی وجہ ہے کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ پوری دنیا کے نوجوان لڑکیوں لڑکوں کا سب سے بڑا جنون سوشل نیٹ ورکنگ (social networking) اور چیٹنگ (chatting) ویب سائٹس کا استعمال ہے۔نوجوانوں کے آپس کے آن لائن سماجی رابطوں کے کچھ فوائد تو ہیں لیکن بعض بڑے بھیانک نقصانات بھی ہیں جن کا آگے ذکر ہوگا۔

---

1) Biocca, Frank (2000). "New Media Technology and Youth: Trends in the Evolution of New Media." Journal of Adolescent Health 27S: 22-29.

یہ انگریزی کا پرانا محاورہ ہے: "Curiosity killed the cat" یعنی "تجسس نے بلی کو مار دیا"۔ لیکن کیا کریں کہ تجسس صرف بلی کی ہی نہیں بلکہ انسانی نفسیات کی بھی بنیادی کمزوری ہے۔ اسلامی تعلیمات اِس انسانی کمزوری پر بند باندھتی ہیں۔ یہ اسی انسانی کمزوری کا نتیجہ ہے کہ فیس بک (Facebook)، ٹوئٹر (Twitter)، پیک یو (PeekYou)، بیبو (Bebo)، اورکٹ (Orkut)، میٹ می (Meetme) وغیرہ جیسی سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس کو عوام میں اتنی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اِن سب میں فیس بک سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی ویب سائٹ ہے۔ 2011ء میں فیس بک اور پنگ ڈوم (Pingdom.com) کی طرف سے مہیا کی جانے والے اعداد و شمار کے مطابق فیس بک استعمال کرنے والے مرد یا عورتیں ہر مہینے اوسطاً 15 گھنٹے اور 33 منٹ فیس بک کے سامنے بیٹھ کر گزار دیتے ہیں اور یہ لوگ ہر استعمال (visit) پر فیس بک کی سائٹ پر اوسطاً 23 منٹ صرف کرتے ہیں۔ اگر پوری دنیا کے فیس بک استعمال کرنے والوں پر نظر ڈالی جائے تو اُن میں سے 20 فیصد کی عمریں 13 سے 17 برس کے درمیان ہیں، 26 فیصد کی عمریں 18 سے 25 سال کے درمیان ہیں اور 27 فیصد کی عمریں 26 سے 34 سال کے درمیان ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ فیس بک استعمال کرنے والوں میں سے تین چوتھائی 72.5% لوگ 13 سال سے لیکر 34 سال تک کے جوان مرد اور عورتیں ہیں۔ مسلمان مرد اور عورتیں، لڑکے اور لڑکیاں بھی فیس بک کے استعمال اور ایسی ہر میڈیا ٹیکنالوجی کو گلے لگانے میں پیش پیش ہیں جسے عیسائیوں اور یہودیوں نے گلے لگایا ہے کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں یہی پیشین گوئی فرمائی تھی کہ مسلمان ہر اُس بل یا سوراخ میں اپنا سر ڈالیں گے جس میں یہود و نصاریٰ گھسے۔ درج ذیل ٹیبل میں مسلمان ممالک میں فیس بک کے استعمال کی شرح پیش کی جا رہی ہے جسے دیکھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بیان کی گئی پیشین گوئی کی صداقت پتہ چلتی ہے کہ کس طرح آج مسلمان ہر اُس بل یا سوراخ میں اپنا سر ڈال رہے ہیں جس

میں یہود و نصاریٰ گھسے ہوئے ہیں۔

چند مسلم ممالک میں 2012ء میں فیس بک استعمال کرنے والوں کے اعداد و شمار

| ملک کا نام | فیس بک استعمال کرنے والوں کی تعداد | فیس بک استعمال کرنے والوں کی شرح کل آبادی کے مقابلے میں |
|---|---|---|
| **Country** | **Population of FB Users** | **(Percent FacebookUsers)** |
| ترکی | 30,963,100 | 39.3% |
| متحدہ عرب امارات | 3,190,660 | 38.6% |
| اُردن | 2,481,940 | 38.1% |
| لبنان | 1,571,900 | 38.0% |
| کویت | 824,880 | 31.2% |
| بحرین | 375,000 | 30.0% |
| تیونس | 3,103,500 | 28.9% |
| سعودی عرب | 5,536,280 | 20.9% |
| انڈونیشیا | 47,539,220 | 19.1% |
| مراکش | 4,576,280 | 14.2% |
| مصر | 11,764,880 | 14.1% |
| لیبیا | 560,080 | 10.0% |
| سوڈان | 4,200,000 | 9.3% |
| پاکستان | 7,227,780 | 3.8% |
| یمن | 633,060 | 2.6% |
| بنگلہ دیش | 2,987,820 | 1.9% |

# ایک دوسرے کے بارے میں تجسس کرنے سے کیا حاصل ہو جاتا ہے؟

2007ء میں امریکی ادارے کاکس کمیونیکیشن نے ایک دوسرے ادارے "National Center For Missing & Exploited Children" یعنی ''گمشدہ بچوں کی تلاش کا قومی ادارہ'' کے ساتھ مل کر اپنا تیسرا سالانہ سروے کیا تا کہ والدین کو انٹرنیٹ کے پوشیدہ خطرات کا علم ہو سکے۔ اِس تحقیق سے پتہ چلا کہ تقریباً دو تہائی نوجوان (Teenagers) لڑکیاں اور لڑکے اپنی تصاویر یا اپنی ویڈیوز بنا کر انٹرنیٹ پر (مثلاً فیس بک پر یا یوٹیوب (Youtube) پر) پوسٹ کرتے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ 58 فیصد نوجوان لڑکیاں اور لڑکے یہ سمجھتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر اپنی تصاویر پوسٹ کرنے میں کوئی خطرہ پوشیدہ نہیں (مثلاً فیس بک، ٹووِٹر، مائی سپیس (MySpace.com)، فرینڈ سٹر (Friendster.com) وغیرہ) مزید برآں، رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا کہ لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیاں زیادہ تعداد میں انٹرنیٹ پر اپنی ذاتی تصاویر یا ویڈیوز پوسٹ کرتی ہیں۔ لڑکیوں کو انٹرنیٹ پر چھیڑ چھاڑ کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ رپورٹ سے یہ بھی پتہ چلا کہ کئی نوجوان لڑکے لڑکیاں انٹرنیٹ پر ملنے والے اجنبیوں پر یہاں تک بھروسہ کر لیتے ہیں کہ کبھی اُن سے تنہائی میں ملاقات بھی کر لیتے ہیں۔ (1)

کاکس کمیونیکیشن کے نوجوانوں کے انٹرنیٹ استعمال کے بارے میں سروے کے نتائج کو اگلے صفحے پر ایک ٹیبل کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے:

---

1) Thomas, Kim. (March 2007) "Teen Internet Safety Survey, Wave II - in Partnership with the National Center for Missing & Exploited Children (NCMEC) and John Walsh". Research Findings, Cox Communications, Inc. Atlanta, Georgia.

کاکس کمیونیکیشن کا نوجوان کے انٹرنیٹ استعمال کے بارے میں سروے

**Table: Survey by Cox Communications about Use of Internet by Teenagers**

| فیصد شرح (Percentage) | نوجوانوں کا رجحان اور رویہ (Youth Trend & Behavior) |
|---|---|
| 58.0% | ایسے نوجوان لڑکے لڑکیاں جو یہ سمجھتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر اپنی تصویریں پوسٹ کرنے میں کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ |
| 70.0% | ایسی لڑکیوں کی شرح جو انٹرنیٹ پر (مثلاً فیس بک) اپنی ذاتی تصاویر یا ویڈیوز پوسٹ کرتی ہیں۔ |
| 58.0% | ایسے لڑکوں کی شرح جو انٹرنیٹ پر (مثلاً فیس بک) اپنی ذاتی تصاویر یا ویڈیوز پوسٹ کرتے ہیں |
| 21.0% | ایسی لڑکیوں کی شرح جنھیں نیٹ پر لڑکوں کی طرف سے چھیڑا جاتا ہے یا تنگ کیا جاتا ہے۔ |
| 17.0% | ایسے لڑکوں کی شرح جنھیں نیٹ پر تنگ کیا جاتا ہے یا دھمکایا جاتا ہے۔ |
| 16.0% | ایسے لڑکے اور لڑکیاں جنھوں نے کسی اجنبی سے آن لائن ملاقات کے بعد آمنے سامنے ملاقات کا ارادہ کیا۔ |
| 8.0% | ایسے لڑکے اور لڑکیاں جنھوں نے کسی اجنبی مرد سے آن لائن ملاقات کرنے کے بعد حقیقت میں آمنے سامنے ملاقات کی۔ |

Summarized from: Thomas, Kim. (March 2007) "Teen Internet Safety Survey, Wave II". Research Findings, Cox Communications, Inc. Atlanta, Georgia.

## میڈیا اور نوجوانوں میں بڑھتا ہوا سگریٹ پینے کا رجحان

موجودہ زمانے کا دجالی میڈیا ایک اور طریقے سے بھی اپنا زہر معاشرے میں گھول رہا ہے اور وہ ہے تمباکو نوشی کو اشتہارات، موسیقی اور ٹی وی فلموں کے ذریعے مسلم نوجوانوں میں عام کرنے کی مہم۔ آج تمباکو نوشی (سگریٹ) کا رجحان پاکستان میں ایسی وبا کی طرح پھیل رہا ہے کہ اُس کی لپیٹ میں سکول و کالج کے لڑکوں کے علاوہ لڑکیاں بھی آ گئی ہیں۔ آج کے میڈیا کی وجہ سے یہ فتنہ صرف مردوں تک محدود نہیں رہا بلکہ قرآن کے الفاظ میں:

﴿ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ﴾

(سورہ الانفال:25)

''اور بچو اُس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف اُنہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنھوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو (بلکہ عام لوگوں میں پھیل جائے گی)۔''

آج سگریٹ بنانے اور بیچنے والی کمپنیاں اپنی آمدنی کا بہت بڑا حصہ ایسے اشتہارات (advertisements) پر صرف کرتی ہیں جو میڈیا پر دکھائے جاتے ہیں اور اُن کا ٹارگٹ مسلم نوجوان لڑکے لڑکیاں ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک میں سیاسی بدامنی، سیاست دانوں کی ہوس اور آمریت کی وجہ سے سگریٹ نوشی کے اشتہارات اور مارکیٹنگ کو مسلم ممالک کے میڈیا کی بھرپور سرپرستی حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِن ممالک میں چھوٹے بڑے، بچے بوڑھے ہر کوئی سگریٹ نوشی کی عادت میں مبتلا ہے۔

سگریٹ نوشی آج پوری دنیا میں پائی جانے والی بیماریوں میں سے ایک بہت بڑی بیماری ہے۔ امریکہ کے ادارے Center for Disease Control کے مطابق روزانہ پوری دنیا میں ایک لاکھ نوجوان سگریٹ نوشی کی لت میں گرفتار ہوتے ہیں اور اُن میں سے اکثریت کی

عمریں 18 سال سے کم کی ہوتی ہیں۔ CDC کی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ طلباء و طالبات میں سے 10 فیصد سگریٹ نوشی کرتے ہیں اور مزید 10 فیصد دوسرے ذرائع سے تمباکو کا استعمال کرتے ہیں (مثلاً پائپ پینا، تمباکو چبانا، بیڑی پینا وغیرہ)۔ **(1)**

تمباکو اور سگریٹ کا استعمال پوری دنیا کے نوجوانوں میں آخر کیوں اتنا مقبول ہے؟ اِس سوال کا جواب یہ ہے کہ تمباکو بیچنے والی کمپنیاں نوجوانوں میں سگریٹ نوشی کو عام کرنے کے لیے میڈیا پر بے شمار اشتہارات دیتی ہیں۔ 1981ء میں تمباکو بیچنے والی عالمی کمپنی فلپ مورس (Philip Morris) کے ایک محقق مائرن جانسٹن (Myron E. Johnston) نے بیان کیا تھا:

"Today's teenager is tomorrow's potential regular customer, and the overwhelming majority of smokers first begin to smoke while in their teens…It is during the teenage years that the initial brand choice is made." **(2)**

''آج کا نوجوان ہمارے لیے مستقبل کا یکا گاہک ہے اور تمباکو نوشی کرنے والوں کی اکثریت سگریٹ پینے کی ابتداء اپنی نوجوانی (Teen years) میں کرتی ہے.....اپنی پسند کے برانڈ کا انتخاب بھی عام طور پر نوجوانی میں ہی کرلیا جاتا ہے۔''

مارکیٹنگ اور عمرانی سائنسی تحقیقات دونوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات کے ذریعے نوجوانوں کو سگریٹ نوشی کا عادی بنایا جاتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ

---

1) Warren CW, Jones NR, Peruga A, Chauvin J, Baptiste JP, et al. (2008) "Global Youth Tobacco Surveillance, 2000-2007". CDC Morbidity and Mortality Weekly Report. 57 (SS-1).

2) "Curbing the Epidemic: Governments and the Economics of Tobacco Control." (1999) The World Bank Report. Washington, DC: World Bank Publications. Also available on: http://www1.worldbank.org/tobacco/book/html/cover2a.html.

اُن نوجوانوں کا حال یہ ہوجاتا ہے کہ ''چھٹی نہیں ہے یہ کافر منہ کو لگی ہوئی''۔

آج کے میڈیا پر پیش کی جانے والی موسیقی بھی تمباکو نوشی پر اُبھارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مثلاً ٹیکس ولیمز (Tex Williams) کا ایک گانا جس کا عنوان تھا "Smoke! That Cigarette (Smoke! Smoke! کو کہ اکثر گانوں میں تمباکو نوشی کا ذکر ضمنی طور پر ہی ہوتا ہے لیکن اُس کے نوجوانوں کی شخصیت پر گہرے اثرات کے بارے میں کوئی شک نہیں۔ مثلاً راک میوزیکل گروپ Sublime کا مشہور گانا جس کا ٹائٹل تھا "What I got" (1996) جس کے چند بول یہ تھے:

"Early in the morning
Rising to the street
Light me up that cigarette
And strap shoes on my feet." **(1)**

تاہم تمباکو نوشی کا زیادہ اثر اُس وقت ہوتا ہے جب اُس کی تشہیر میوزک ویڈیوز میں کی جاتی ہے بہ نسبت صرف گانوں کے اشعار میں کیونکہ دیکھا جانے والا میڈیا، صرف سنے جانے والے میڈیا کے مقابلے میں کہیں زیادہ طاقت رکھتا ہے۔ محقق ڈیورنٹ نے تمباکو نوشی کے میوزک میں استعمال کے متعلق ایک تحقیق کی جو 1997ء میں American Journal of Public Health میں چھپی۔ ڈیورنٹ نے اِس تحقیق کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

"This positive portrayal of tobacco and alcohol use in music videos is likely to have a considerable impact on adolescent's normative expectations and subsequent behaviors." **(2)**

''میوزک وڈیوز میں تمباکو نوشی اور شراب خوری کے مثبت انداز میں اظہار کے

---

1) Warner, Kenneth E. (1986) Selling Smoke: Cigarette Advertising and Public Health. Washington, DC: American Public Health Association.

2) DuRant, R.H., Rome, E.S., Rich, M., Allred, E., Emans, S.J., &Woods, E.R. (1997). "Tobacco and alcohol use behaviors portrayed in music videos: A content analysis". American Journal of Public Health, 87,1131-35

نوجوانوں کے اخلاق اور افعال پر خاصے دُور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔''

اسی طرح سگریٹ نوشی کے متعلق میڈیا پر پیش کی جانے والی میوزک ویڈیوز پر امریکی حکومت کے محققین نے ریسرچ کی اور 1996ء سے 1997ء کے درمیان 1000 مشہور ترین میوزیکل ویڈیوز کا تجزیہ کیا۔ اُن محققین کی ریسرچ کا خلاصہ درج ذیل ٹیبل میں پیش کیا جاتا ہے:

ٹیبل: موسیقی اور میوزیکل ٹی وی ویڈیوز میں سگریٹ نوشی کے متعلق حوالے اور حوصلہ افزائی

**Table :References to smoking in Music / MTV**

| فیصد شرح (Prevalance Percentage) | موسیقی کی قسم (Type of Music) |
|---|---|
| 64% | پاپ (ہپ ہاپ) میوزک کے گانوں میں تمباکو نوشی کے متعلق اشارات (Rap/Hip-hop Songs containing References to smoking) |
| 30% | پاپ میوزک ویڈیوز میں ایسے گلوکار جو تمباکو نوشی کرتے دکھائے جاتے ہیں (Singers in Rap Music Videos shown smoking) |
| 10% | کلاسیکل موسیقی کے گلوکار جو تمباکو نوشی کرتے دکھائے جاتے ہیں |
| 22% | راک میوزک اور بالغوں کے میوزک ویڈیوز میں گلوکاروں کی شرح جو تمباکو نوشی کرتے دکھائے جاتے ہیں۔ (Singers in Rock & Adult Contemporary Musich Videos shown Smoking) |

Summarized from:

Roberts, D.F., Henriksen, L., & Christenson, P.G. (1999). Substance use in popular movies and music. Washington, DC: Office of National Drug Control Policy.

DuRant, R.H., Rome, E.S., Rich, M., Allred, E., Emans, S.J., and Woods, E.R. (1997). American Journal of Public Health, 87, 1131-1135.

سگریٹ نوشی کے نقصانات بے شمار ہیں اور جدید میڈیکل تحقیقات سے ثابت ہو چکے ہیں۔ میڈیکل شواہد واضح طور پر یہ بتاتے ہیں کہ طویل عرصہ تک تمباکو نوشی (Smoking) کرنے کی وجہ سے پھیپھڑوں کا کینسر، معدے کا کینسر اور دل کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ (بحوالہ: WHO Report) امریکہ کے سرجن جنرل کی 2004ء کی رپورٹ نے میڈیکل تحقیقات کی روشنی میں ثابت کردیا ہے کہ سگریٹ پینے یا تمباکو کے استعمال کی وجہ سے طویل المعیاد بیماریاں لگ جاتی ہیں مثلاً آنکھوں سے اندھا ہو جانا (blindness)، موتیا (cataracts)، نمونیا، بانجھ پن (عورتوں میں) اور دمہ (Asthma)۔ **(1)**

مزید برآں، اگر حاملہ (Pregnant) خواتین خود سگریٹ نوشی کریں یا اُن کے قریب کوئی روزانہ سگریٹ نوشی کرتا ہو اور اُس کا دھواں اُن حاملہ خواتین کے اندر بھی سانس کے ذریعے جاتا ہو (Exposure to second hand smoke)، تو اُس کے نتیجے میں سگریٹ کے دُھویں کی وجہ سے اسقاطِ حمل (Tobacco Induced Miscarriage)، مردہ بچے کی پیدائش (Still-born birth)، نارمل سے کم وزن کے بچوں کی پیدائش اور زچگی کے وقت دیگر مشکلات (Delivery problems) کا اُن خواتین کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امریکہ کی یونیورسٹی آف ٹیکساس کے OB/GYN ڈپارٹمنٹ کے ڈاکٹر رابرٹ آنڈریس (Dr. Robert Andres) نے حاملہ خواتین اور نومولود بچوں پر سگریٹ نوشی کے اثرات کے حوالے سے ایک تحقیق کی۔ اپنی تحقیق کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر رابرٹ آنڈریس لکھتے ہیں:

---

1) Centers for Disease Control and Prevention (2004) The health consequences of smoking: a report of the Surgeon General. U.S. Department of Health and Human Services, Centers for Disease Control and Prevention, National Center for Chronic Disease Prevention and Health Promotion, Office on Smoking and Health: Atlanta

It has been suggested that smoking is responsible for 15% of all preterm births, 20-30% of all infants of low birth weight, and a [sudden infant death 150% increase in overall perinatal mortality syndrome].

''یہ ثابت ہو چکا ہے کہ سگریٹ نوشی 15 فیصد قبل از وقت پیدائشوں کا موجب ہوتی ہے اور 20 سے 30 فیصد ایسے بچوں کی ولادت کا جن کا پیدائش کے وقت وزن نہایت کم ہوتا ہے۔ اِس کے علاوہ سگریٹ نوشی کرنے والی خواتین کے نومولود بچوں میں اچانک مرنے کی شرح سگریٹ نوشی نہ کرنے والی خواتین کے بچوں کے مقابلے میں 150 فیصد زیادہ دیکھی گئی ہے۔'' **(1)**

معاملے کا افسوس ناک اور سنگین پہلو یہ ہے کہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ حاملہ ماں بذاتِ خود سگریٹ نہیں پیتی لیکن پھر بھی وہ ثانوی سگریٹ کے دھوئیں کا شکار ہو جاتی ہے کیونکہ اُس کا خاوند سگریٹ پیتا ہے۔ سائنسی تجربات اور تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ پوری دنیا میں 20 سے 50 فیصد حاملہ خواتین یا تو خود سگریٹ پیتی ہیں یا پھر کسی اور کے سگریٹ پینے کی وجہ سے سگریٹ کا دُھواں اُن تک پہنچتا ہے۔ **(2)**

چنانچہ مسلمان مرد حضرات کے لئے یہ لازم ہے کہ چاہے میڈیا پر سگریٹ نوشی کو کتنا ہی خوبصورت بنا کر دکھایا جائے لیکن اگر وہ اپنے آپ پر رحم نہیں کرتے تو کم از کم اپنے پیدا ہونے والے بچے پر رحم ضرور کریں اور سگریٹ نوشی کی بیماری سے کسی طرح چھٹکارا حاصل کریں۔

---

1) Andres, Robert L. and Day, Mary-Clare. (2000) "Perinatal Complications Associated with Maternal Tobacco Use". Seminars in Neonatology. 5 (3): 231-241

2) Jauniaux, Eric, Greenough, Anne. (2007)"Short and long term outcomes of smoking during pregnancy". Early Human Development. 83 (11): 697-698.

سگریٹ نوشی اور تمبا کو کے استعمال کے متعلق اسلامی احکامات بالکل واضح ہیں، بالخصوص اب جبکہ میڈیکل تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ سگریٹ اور تمبا کو نوشی انسان کو ہلاک کرتی ہے۔اس وقت سگریٹ پینے اور تمبا کو نوشی کی وجہ سے لگنے والی بیماریوں سے ہر سال 5.4 ملین لوگ پوری دنیا میں مرتے ہیں۔اسلام نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہر اُس کام سے منع کیا ہے جس سے اُن کی اپنی ذات کو یا کسی کی ذات کو نقصان پہنچے۔قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْما ٥

(سورہ النساء: 29)

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔یقین مان لو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے:

﴿ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ (سورہ البقرہ: 195)

''اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

اسی طرح رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (ابن ماجه، مسند احمد)

شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کا درجہ دیا ہے۔

''نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ اپنے آپ کو۔''

مندرجہ بالا حدیث تمبا کو نوشی کو اِس لیے بھی حرام بناتی ہے کہ سگریٹ پینا نہ صرف پینے والے کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ اُس کا دھواں (Second hand Smoke) قریب

بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے جیسا کہ ابھی ثابت کیا گیا ہے کہ سگریٹ کے دھوئیں سے نہ صرف حاملہ عورتوں کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ اُن کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی اُس کے زہریلے اثرات، ماں کے کے خون کے ذریعے پہنچتے ہیں۔تمباکو نوشی کے حرام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میڈیکل ریسرچ سے سگریٹ نوشی اور مہلک بیماریوں کا براہ راست تعلق ثابت ہوجانے کے بعد یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ تمباکو نوشی اور سگریٹ نوشی سُست رفتار خودکشی (slow suicide) کرنے کے برابر ہے اور ہم جانتے ہیں کہ خودکشی کے متعلق حدیث میں آتا ہے:

**مَنْ تَحَسَّی سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِی یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِی نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا** (بخاری مسلم)

''جوشخص زہر کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرتا ہے تو (سزا کے طور پر) اُسے جہنم میں زہر دیا جائے گا جس سے وہ اپنے آپ کو بار بار ہلاک کرے گا اور وہ وہاں پر ہمیشہ رہے گا۔''

اِس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح خودکشی کرنا ''مکروہ'' عمل نہیں بلکہ ''حرام'' کام ہے جس کا کرنے والا ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتا رہے گا بالکل اُسی طرح تمباکو نوشی اور سگریٹ پینا بھی ''مکروہ'' عمل نہیں بلکہ ''حرام'' کام ہے۔

اپنی جان کو نقصان پہنچانے کے علاوہ سگریٹ نوشی مال کو ضائع کرنے اور فضول خرچی کا باعث بھی بنتی ہے جس سے اسلام نے منع کیا ہے۔جوشخص سگریٹ کی ڈبی خریدتا ہے اور پھر سگریٹ پیتا ہے وہ ایک طرح سے سگریٹوں کو نہیں بلکہ کاغذ کے نوٹوں کو آگ لگا رہا ہوتا ہے۔ قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا o اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا o (سورہ الاسراء: 26, 27)

''فضول خرچی نہ کرو۔فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

اِس سلسلے میں سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا درج ذیل فتویٰ بھی اہم ہے جو اُنھوں نے ایک سوال کرنے والے کے جواب میں دیا۔اُن سے بعض احباب نے سوال کیا ہے کہ اسلام میں سگریٹ نوشی کا کیا حکم ہے؟

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا جواب درج ذیل تھا:

''ایسے بے شمار شرعی دلائل قرآن اور حدیث میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سگریٹ نوشی شرعاً حرام ہے کیونکہ سگریٹ میں تمباکو ہے جو ناپاک اور سخت نقصان دہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے نقصان دینے والی اشیاء کو جائز قرار نہیں دیا۔اسی طرح ہر نقصان دہ چیز اور عقل پر پردہ ڈالنے والی چیز کو حرام قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔وہ بڑا حکمت والا اور علیم وخبیر ہے۔وہ کبھی بھی ایسی چیز کو حلال قرار نہیں دیتا جو لوگوں کے دین اور دنیا کے لیے نقصان دہ ہو۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:''لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) نے پاک چیز کو حلال اور ناپاک کو حرام قرار دیا ہے۔''(سورہ بقرہ) اور سورہ اعراف میں فرمایا ہے کہ:''اللہ تعالیٰ نے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک کو حرام قرار دیا ہے۔''

ان آیات میں واضح حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے صرف پاک اور صاف چیز کو حلال قرار دیا ہے۔ہر وہ کھانا اور مشروب جو ناپاک ہو،صحت کے

لئے نقصان دہ ہو جیسے کہ منشیات، شراب، ہیروئن، چرس اور سگریٹ وغیرہ یہ سب ممنوع ہیں کیونکہ یہ عقل، جسم اور صحت کے لئے زہر قاتل ہیں۔ تمام ڈاکٹر حضرات اِس بات پر متفق ہیں کہ تمبا کو نوشی کرنے سے جسم کو بیماریاں لاحق ہوتی ہین۔ کینسر اور ہارٹ اٹیک کا سبب یہی دشمنِ جان ہے۔ پھر بھی سگریٹ پینے والے اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہوئے اُس سے چمٹے رہتے ہیں۔''

مسلم نوجوانوں کو اِس سلسلے میں خاص طور پر اپنے ہم عمروں کے دباؤ یعنی "Peer Pressure" سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ اس بارے میں امریکہ کی ساؤتھرن کیلیفورنیا یونیورسٹی (Southern California University) کے دو محققین ایس ایم اسلام (S.M.Islam) اور سی ایم جانسن (C.M.Johnson) نے امریکہ میں پروان چڑھنے والے 480 عرب امریکی مسلم نوجوانوں پر تحقیق کی تو اُنھوں نے دریافت کیا کہ سگریٹ نوشی کا تجربہ کرنے اور سگریٹ نوشی کی ابتداء کرنے میں دوستوں کا اثر (Peer Pressure) سب سے اہم چیز تھی۔ مزید برآں، اپنے ہم عمروں کے اثر سے سگریٹ نوشی کی ابتداء کرنے والوں میں مسلم لڑکے لڑکیاں دونوں ہی شامل تھے۔ اِس تحقیق میں انھوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ جن نوجوانوں میں مذہب سے لگاؤ زیادہ تھا، اُن میں سگریٹ نوشی کم پائی جاتی تھی۔ چنانچہ محقق جانسن نے امریکہ کے مقامی مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ اگر وہ اپنے نوجوانوں کو سگریٹ نوشی کی بیماری سے بچانا چاہتے ہیں تو اُنھیں اپنے پیغام میں سگریٹ نوشی کے خلاف اسلامی احکامات کو ضرور شامل کرنا چاہیے۔ **(1)**

اِس تحقیق کو مزید تقویت ایک حالیہ ریسرچ سے ملتی ہے جو کہ دراصل ایبٹ آباد کے فرنٹیر میڈیکل کالج (Frontier Medical College) کے ڈاکٹروں نے کی اور یہ

---

1) Islam, S.M., Johnson., C.A. (Nov. 2003) "Correlates of smoking behavior among Muslim Arab-American adolescents". Ethnicity & Health. 8 (4): 319-337.

تحقیق "Journal of Ayub Med College" کے جنوری 2002ء کے شمارے میں چھپی۔ یہ تحقیق 1000 لوگوں پر کی گئی اور اِس میں یہ جانچا گیا کہ تمبا کو نوشی سے روکنے میں اسلام کے اثرات کا کتنا دخل ہے۔ اِس تحقیق میں یہ دریافت ہوا کہ وہاں کے 32.5 فیصد دنیا دار قسم کے مسلمان لوگ کسی نہ کسی قسم کی تمبا کو نوشی کرتے ہیں جبکہ مذہبی اور اسلام پر مکمل عمل کرنے والے لوگ عام طور پر تمبا کو نوشی نہیں کرتے۔ محققین نے آخر میں یہ نتیجہ نکالا:

"Islam has a positive effect on smoking prevention." (1)

''لوگوں کو سگریٹ نوشی سے روکنے میں اسلام ایک مثبت کردار ادا کر رہا ہے۔''

## دجالی میڈیا، مسلم نوجوان اور کنفیوز ڈاٹ کام

## (Confused. com)

ایسے مسلم نوجوان جو انٹرنیٹ کے ذریعے اسلامی علم حاصل کرنا چاہتے ہیں اُنھیں یہ جان لینا چاہیے کہ انٹرنیٹ کی حیثیت دو دھاری تلوار کی طرح ہے۔ اسکے فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی البتہ اِس کے نقصانات کی لسٹ بڑی لمبی ہے۔ اگر مسلم نوجوانوں کی اسلامی علم کی بنیادیں مضبوط نہ ہوں یا انھوں نے ایک مدت تک مستند اسلامی علم (یعنی قرآن اور صحیح احادیث پر مبنی علم) کو اسلامی ممالک کے روایتی علماء سے حاصل نہ کیا ہو تو بہت ممکن ہے کہ ایسے نوجوانوں کو انٹرنیٹ پر اسلام کے خلاف موجود مواد حیران و ششدر "Confused .com" بنا ڈالے۔

---

1) Hameed, A., Jalil, M.A., Noreen, R., Mughal, I., Rauf, S. (Jan-Mar 2002) "Role of Islam in prevention of smoking". Journal of Ayub Medical College (Abbottabad 14 (1): 23-25.

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح قرآن اور صحیح احادیث پر مبنی اسلامی علوم پھیلانے والی ویب سائٹس انٹرنیٹ پر موجود ہیں تو اُن سے زیادہ تعداد میں مسلم عوام کو دھوکہ دینے کے لیے اور گمراہ کرنے کے لیے ''اسلامی علوم کی دعویدار'' ویب سائٹس بھی انٹرنیٹ پر بڑی تیزی سے کام کر رہی ہیں۔ اُن ویب سائٹس پر اسلامی علم پھیلانے کے دعویدار ماڈرنسٹ اسلامی علماء (Scholars for dollars) آیاتِ قرآنی کو اپنے اصل محل (Context) سے ہٹا کر اور گھڑی ہوئی جھوٹی احادیث کا سہارا لے کر اسلام کا ''مسخ شدہ ایڈیشن'' یا ''اسلام کا ماڈرن ایڈیشن'' عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ روشن خیال مذہبی مفکرین اور یہ ماڈرنسٹ اسلامی علماء وہ کام کرتے ہیں جس کی طرف قرآن نے اِن الفاظ میں اشارہ کیا ہے:

﴿ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ﴾ (سورہ النساء:46)

(یعنی یہ لوگ الفاظ کو اُن کے محل (Context) سے پھیر دیتے ہیں۔)

ایسے ہی روشن خیال اور ماڈرنسٹ اسلامی علماء کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں پیشین گوئی کی تھی:

وَاِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّةَ الْمُضَلِّیْنَ .

(سنن ابی داؤد. کتاب الفتن والملاحم)

''مجھ کو بڑا خوف گمراہ کرنے والے پیشواؤں سے ہے۔''

یُو ٹیوب (Youtube) پر ایسے ماڈرنسٹ علماء اور روشن خیال مفکروں کی اسلامی موضوعات پر تقاریر بعض اوقات نوجوانوں کو بڑی دلفریب لگتی ہیں لیکن حقیقت میں یہ لوگ اسلام کا ایسا ایڈیشن عوام کے سامنے پیش کر رہے ہوتے ہیں جس سے صحابہ کرام اور تابعین یکسر ناواقف تھے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق سورہ المنافقون کی آیت 4 میں بیان ہوا ہے:

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ

**خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ○ (سورہ المنافقون: 4)**

''انہیں دیکھو تو اُن کے جثے (bodies) تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں۔ بولیں تو تم اُن کی باتیں سنتے رہ جاؤ۔ مگر اصل میں یہ گویا لکڑی کے کندے ہیں جو دیوار کے ساتھ چن کر رکھ دیے گئے ہوں۔ ہر زور کی آواز کو یہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہ پکے دشمن ہیں اِن سے بچ کر رہو، اللہ کی مار اِن پر، کدھر اُلٹے پھرائے جا رہے ہیں۔''

جو مسلم خواتین اور حضرات اِس طرح کی ویب سائٹس پر اکثر جاتے رہتے ہیں وہ بہت جلد "Munafiq.com" بن جاتے ہیں اور اُن کے دلوں کو نفاق کا مرض لگ جاتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ نفاق کا مرض ایک وبائی مرض ہے۔ (Hypocrisy is contagious) حدیث میں اِس کی بڑی خوبصورت مثال پیش کی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر اُس سے پوچھتا ہے کہ فلاں کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ وہ یہ بھی پوچھ ڈالتا ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ چنانچہ اگر کسی کو اِس طرح کے سوال کا وسوسہ آئے تو اُسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم پڑھنا چاہیے اور ایسے خیالات کو چھوڑ دینا چاہیے۔''

(بخاری۔ مسلم)

علم کی یہ خاصیت ہے کہ یہ انسانوں سے حاصل ہوتا ہے، یہ کام مشینیں کرنے سے قاصر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کمپیوٹر کو اِس کام کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ انسانی اساتذہ سے جو علم حاصل ہوتا ہے، ہم اُس کے ساتھ استاد کی صداقت، علمیت اور کیریکٹر کو بھی جانچتے ہیں۔ یہ چیز کمپیوٹر سے حاصل شدہ علم کی صورت میں ممکن نہیں۔ انٹرنیٹ کی علمی شاہراہ

(Information Highway) پر یہ معلوم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ یہ علم کس حد تک مُستند (authentic) ہے۔ امام شافعیؒ کا ایک قول ہے:

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا فَلْيُدَقِّقْ لِكَيْلَا يَضِيْعُ دَقِيْقَ الْعِلْم

(بحوالہ: الانساب المفقہ: ابن طاہر المقدسی، صفحہ 3)

''تم جو بھی علم سیکھنا چاہو تو اس کو اچھی طرح چھان پھٹک کر حاصل کرو تا کہ علم کی روح (خلاصہ) ضائع نہ ہو۔''

یہ علم کی خاصیت ہے کہ اگر اُسے چھان پھٹک کر نہ حاصل کیا جائے اور اگر اُسے انسانی استاد سے نہ حاصل کیا جائے تو شاید علم تو حاصل ہو جائے لیکن اُس علم کی روح ضائع ہو جاتی ہے۔ کمپیوٹر جیسی مشینیں کثرتِ معلومات تو مہیا کر سکتی ہیں لیکن وہ اخلاقیات، آداب اور انسانیت نہیں سکھا تیں جو صرف علم کے نور سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالکؒ نے اپنے شاگرد ابن وھب سے فرمایا تھا:

لَيْسَ الْعِلْمُ بِكَثْرَةِ الرِّوَايَةِ وَإِنَّمَا هُوَ نُوْرٌ يَضَعُهُ اللّٰهُ فِي قَلْبِ مَنْ يَشَاءُ

(احکام القرآن: ابوبکر الجصاص، تفسیر سورۃ الانعام)

''علم صرف معلومات کی کثرت نہیں بلکہ علم ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ڈالتا ہے۔''

چنانچہ مسلم مردوں اور عورتوں کو چاہیے کہ اِس دجالی میڈیا کے دور میں ہر بات کے معاملے میں قرآن اور حدیث کی طرف رجوع کریں۔ سنتِ رسول دجال کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ اِس کے بعد انسان کے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ نے جو حق و باطل کا پیمانہ نصب کر دیا ہے اُس پر بھی اپنی توجہ رکھیں یعنی اپنا دل کسی نیکی اور گناہ کے بارے میں کیا فیصلہ کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ وَاسْتَفْتِ نَفْسَکَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَیْهِ النَّفْسُ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ وَاَفْتُوْکَ** (مسند احمد، سنن دارمی)

''اپنے دل سے فتویٰ طلب کرو۔ نیکی وہ ہے جس کے متعلق روح مطمئن ہو اور دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو روح میں بے چینی پیدا کرے اور دل میں کھٹکے چاہے لوگ تجھے بار بار اُس گناہ کے حق میں دلیل دیں۔''

دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِی صَدْرِکَ وَکَرِهْتَ اَنْ یَطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسِ**

**(صحیح مسلم بروایت نواس بن سمعانؓ، کتاب البر والصلة والآداب باب تفسیر البر والاثم)**

''نیکی اچھے اخلاق و اعمال ہیں اور گناہ کا کام وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم یہ پسند نہ کرو کہ دوسرے لوگ اُسے دیکھیں۔''

---

1) مسند احمد بن حنبل حدیث 17545۔ امام النووی، امام منذری اور امام شوکانی نے اسے حسن کا درجہ دیا ہے جبکہ شیخ البانی نے اپنی کتاب ''صحیح الترغیب'' میں اس حدیث کو حسن لغیرہ (حدیث نمبر 1734) کا درجہ دیا ہے۔

باب نمبر 3

# فیس بُک/انٹرنیٹ چیٹنگ کے خطرات اور آنکھیں کھول دینے والے واقعات

آج سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس پوری دنیا کے نوجوانوں کی سب سے دل پسند چیز ہیں۔ نوجوان اُن کے بغیر زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بعض نوجوان تو شاید ایک یا دو دن تک بھوکا رہنا گوارا کر لیں لیکن فیس بک پر اگر وہ ایک دن نہ جا سکیں تو ہو سکتا ہے کہ اُن کا اعصابی بگاڑ (Nervous Breakdown) ہو جائے۔ بعض نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنے اوپر یہ بات لازم سمجھتے ہیں کہ وہ روزمرہ کا ہر کام جو کریں اُس کو اپنی فیس بک یا ٹویٹر نیٹ ورک پر فائل میں درج ضرور کریں۔ امریکہ کی NBC News کا قانونی نامہ نگار پیٹ ولیم (Pete Williams) اس بارے میں لکھتے ہیں۔

"Their postings on social networking websites are part diary, part photo album, with gossip, favorite music, pet peeves - sometimes even phone numbers and home addresses.

And occasionally, revealing pictures."

''اُن (نوجوان لڑکوں لڑکیوں) کی سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس پر پوسٹنگز جن چیزوں پر مشتمل ہوتی ہیں اُن میں سے کچھ حصہ ذاتی ڈائری ہوتی ہیں، کچھ تصاویر کی البم ہوتی ہیں، کچھ غیبت ہوتی ہے (دوسروں کی خامیوں کا ذکر ہوتا ہے جو اس پوسٹ کرنے والی والے کو ناپسند ہوتی ہیں)، اپنے پسندیدہ گانے ہوتے ہیں، کبھی کبھار اپنے فون نمبر اور گھر کے ایڈریس بھی ہوتے ہیں اور بعض اوقات اپنے جسم کو ظاہر کرنے والی تصاویر۔'' **(1)**

کیلیفورنیا ہائی سکول کی ایک طالبہ اولی ویا والکر (Olivia Walker) باقاعدگی سے "MySpace.com" میں سائن اِن کرتی ہے۔ اُس نے پیٹ ولیمز کو ایک انٹرویو میں بتایا:

یہ نوجوانوں کے لیے ایک ذریعہ ہے کہ وہ آپس میں فوری پیغام (Instant Message) بھیج سکیں یا کسی کے متعلق ایسی بات جان سکیں جو اُنھیں پہلے سے معلوم نہ تھی۔ آپ MySpace.com پر نئے تعلقات بنا سکتے ہیں یا آپ نئی دوستیاں (Friendships) پیدا کر سکتے ہیں۔'' **(1)**

اسی طرح امریکی شہر باسٹن کے نیوٹاؤن نارتھ ہائی سکول کے طالب علم اینڈریو کریڈ نے NBC News کے نامہ نگار کو ایک انٹرویو میں بتایا:

"Pretty much most of the kids in my school use MySpace. You put pictures up, you meet girls. You meet guys." **(1)**

---

1) Williams, Pete (Feb. 3rd, 2006) "MySpace, Facebook attract online predators: Experts say be careful what you post online - somebody is always watching" NBC News. http://www.msnbc.msn.com/id/11165576/

''میرے سکول کے زیادہ تر بچے "My Space" سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹ استعمال کرتے ہیں۔آپ اِس سائٹ پر اپنی تصاویر پوسٹ کر سکتے ہیں، نئی لڑکیوں سے رابطے قائم کر سکتے ہیں، نئے لڑکوں سے روشناس ہو سکتے ہیں۔'' (1)

NBC News کے نامہ نگار پیٹ ولیمز کے مطابق مسئلہ یہ ہے کہ اِن مشہور ویب سائٹس پر بچوں اور نوجوان لڑکوں لڑکیوں کے علاوہ مجرم ذہنیت والے مرد بھی جاتے ہیں تا کہ کوئی ''شکار'' تلاش کر سکیں۔مثال کے طور پر حال ہی میں امریکی ریاست کنکٹی کٹ میں 21 سالہ شخص کو گرفتار کیا گیا جس نے MySpace.com سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹ پر 14 سالہ لڑکی سے دوستی کی اور پھر بعد میں اُس لڑکی سے آمنے سامنے ملاقات کے لیے کہا۔ جب اس لڑکی نے اُس شخص سے ملاقات کی تو اُس شخص نے اُس لڑکی کی عزت لوٹ لی۔اسی طرح لانگ آئی لینڈ (نیویارک) میں پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا جس نے ایک سولہ سال کی لڑکی کی تصاویر کسی سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹ پر دیکھیں تو کوشش کر کے کسی طریقے سے اُس لڑکی کی جاب کا ایڈریس ڈھونڈ نکالا۔ایک دن جب وہ لڑکی اپنی جاب سے چھٹی کر کے پارکنگ گراؤنڈ میں اپنی گاڑی کی طرف گئی تو اُس شخص نے اُس لڑکی سے جنسی زیادتی کر ڈالی۔بعد میں پولیس نے اُس شخص کو گرفتار کر لیا۔ (1)

اگر یہ حال امریکہ میں ہے جہاں پولیس انصاف پسند ہے تو پھر پاکستان میں کیا حال ہوگا جہاں اکثر اوقات پولیس، مجرموں کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔پاکستان میں تو سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس سے لڑکیوں کو امریکہ کی لڑکیوں سے بھی زیادہ ہوشیار رہنا چاہیے۔

بہر حال یہ انٹرنیٹ کے جرائم پوری دنیا میں ہو رہے ہیں۔دنیا کے ہر ملک میں دجالی

---

1) Williams, Pete (Feb. 3rd, 2006) "MySpace, Facebook attract online predators: Experts say be careful what you post online - somebody is always watching" NBC News. http://www.msnbc.msn.com/id/11165576/

ایجنٹوں نے داخل ہوکر بنی نوع انسان تک اپنا زہر پہنچادیا ہے۔پوری دنیا کے قانون نافذ کرنے والے ادارے اِن جرائم سے تنگ ہیں۔ فلپائن میں بچوں اور بچیوں کا آن لائن جنسی استحصال بہت عام ہے۔ لیونارڈاکلنگ (Leonarda Kling) جوکہ اِس خطے میں بچوں کے استحصال اوراغواء کے خلاف ایک آرگنائزیشن (Terra des Hommes Netherland) کے لیے کام کرتی ہیں، اُن کا بیان ہے:

"In the Philippines, this is the tip of the iceberg. It's not only Facebook and social media, but it's also through text messages ... especially young, vulnerable people are being targeted. It's all about promises. Better jobs or maybe even a nice telephone or whatever. Young people now, you see all the glamour and glitter around you and they want to have the latest BlackBerry, the latest fashion, and it's also a way to get these things." **(1)**

''فلپائن میں یہ اُس مسئلے کی چھوٹی سی جھلک ہے۔ یہ صرف فیس بک اور سوشل میڈیا ہی نہیں بلکہ ٹیکسٹ میسج کے ذریعے بھی ہورہا ہے۔ خاص طورسادہ لوح نوجوان لڑکیاں لڑکے اِس کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ سب وعدوں کے متعلق ہے۔اچھی نوکری کا وعدہ یا ہوسکتا ہے کہ ایک اچھا سیل فون یا کچھ اور لالچ۔آج کے نوجوان جب اپنے اردگرد چکاچوند دیکھتے ہیں تو وہ بھی جدیدترین بلیک بیری (سمارٹ فون) یا جدیدترین فیشن حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ اِس طریقے سے (جنسی بھیڑیوں کی جنسی بھوک مٹا کر) حاصل کیے جاسکتے ہیں۔''

---

1) Mason, Margie (Oct. 29th, 2012) "Dozens of Indonesian girls 'friended' on Facebook by men who kidnap, use them as sex slaves" The Associated Press. http://news.yahoo.com/dozens-indonesian-girls-friended-facebook-men-kidnap-them-161635006.html Retrieved: Oct. 30, 2012.

بڑی دلچسپ بات ہے کہ خاتون انسپکٹر لیونا رڈاکنگ، مجرموں کی وارداتوں اور مظلوموں کے میڈیا الیکٹرونکس کے حصول کے لئے استحصال کے کیس دیکھ دیکھ کر اِس نتیجے پر پہنچی ہے کہ "It is all about promises" ''یہ سب (جھوٹے) وعدوں کے متعلق ہے۔'' یعنی نوجوان لڑکیاں لڑکے، انٹرنیٹ کے شیطانوں اور مجرموں کے ہاتھوں اپنی عزت، اپنی جان، اپنا سب کچھ صرف انکے جھوٹے وعدوں کے پیچھے گنوا بیٹھتے ہیں۔ شیطان کے اسی طریقہ واردات کا ذکر قرآن نے کیا ہے:

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُوراً ٥

(سورہ النساء: 120)

''شیطان اِن لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور اُنھیں امیدیں دلاتا ہے۔
مگر شیطان کے سارے وعدہ سوائے دھوکے کے اور کچھ نہیں ہیں۔''

پوری دنیا میں نوجوانوں کے الیکٹرانکس، میڈیا اور سوشل نیٹ ورکنگ کے جنون کے کڑوے نتائج آج غیر مسلم اور مسلم ممالک میں ظاہر ہورہے ہیں۔ ایک ایجنسی جو سوشل میڈیا کے استعمال پر نظر رکھتی ہے اُس کے مطابق 2012ء میں انڈونیشیا میں فیس بک کے صارفین کی تعداد 50 ملین ہے جو امریکہ کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ فی الواقع حال ہی میں سوشل میڈیا کو مانیٹر کرنے والی پیرس کی ایک کمپنی "Semiocast" نے انڈونیشیا کے دارالخلافہ جکارتہ (Jakarta) کو پوری دنیا میں ٹوویٹر (Twitter) کا سب سے زیادہ استعمال کرنے والا شہر قرار دیا ہے۔ یقیناً مسلم نوجوان بھی ہو بہو غیر مسلم نوجوانوں کے نقش قدم پر ہی چل رہے ہیں اور رہرِ اُس سوراخ میں اپنا سر ڈال رہے ہیں جس میں غیر مسلم نوجوان اپنا سر داخل کرتے ہیں۔ اِس سے ہمیں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی گئی حدیث یاد آتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْد اَلْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ شِبْرًا بِشِبرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْدَخَلُوْا فِیْ حُجْرِضَبٍّ لَّاتَّبَعْتُمُوْھُمْ قُلْنَایَارَسُوْلَ اللّٰہِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ. (صحیح مسلم)

''یقیناً تم لوگ بھی اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرتے ہوئے ہُوبہُو وہی کام کروگے جو اُن پہلے لوگوں نے کئے تھے۔حتیٰ کہ اگر وہ کسی نیولے کی کوہ یا سوراخ (lizard's hole) میں گھسے ہوں گے تو تم بھی اُس سوراخ میں گھسنے سے دریغ نہ کروگے۔ تو صحابہ کرامؓ پوچھنے لگے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کی پہلے لوگوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے۔''

انڈونیشیا کے بچوں کی حفاظت کے کمیشن (National Commission for Child Protection) کی رپورٹ کے مطابق 2012ء کے صرف ایک سال میں 129 اغواء کیے جانے والی لڑکیوں اور بچوں میں سے ایک چوتھائی نے اجنبی مردوں یا لڑکوں سے پہلے فیس بک پر ملاقات کی تھی اور پھر وہاں سے ہی تعلقات آگے بڑھے اور معاملہ اُن لڑکیوں کے اغواء پر منتج ہوا۔اُن میں سے ایک لڑکی کی عزت لوٹ کر اُسے قتل کردیا گیا اور اُس کی لاش سڑک کے کنارے پائی گئی۔

انڈونیشیا کے بچوں کی حفاظت کے کمیشن "NCCA" کے چیئر مین آرسٹ سرائیٹ (Arist Sirait) نے مسلم نوجوانوں کے الیکٹرونک میڈیا کے جنون پر ماتم

کرتے ہوئے بیان دیا:

"We are racing against time, and the technology frenzy over Facebook is a trend among teenagers here. Police should move faster, or many more girls will become victims."

''ہمارے ہاں وقت کے ساتھ دوڑ لگی ہوئی ہے اور یہاں کے نوجوانوں میں فیس بک اور اُس کو استعمال کرنے والی ٹیکنالوجی حاصل کرنے کا جنون کی حد تک شوق پایا جاتا ہے۔ پولیس کو بہت تیز رفتاری کے ساتھ مجرموں کو پکڑنا ہوگا ورنہ مزید بہت سی لڑکیاں اغواء ہو جائیں گی۔''

## سوشل نیٹ ورکنگ اور آن لائن چیٹنگ کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے چند جرائم کے واقعات

اگلے صفحات پر سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس مثلاً فیس بک کے استعمال اور آن لائن چیٹنگ کے نتیجے میں ہونے والے چند جرائم کے کیسز Internet Crime (Cases اور واقعات کو بطور مثال اور عبرت کے پیش کیا جاتا ہے۔ قرآن پاک ہمیں تلقین کرتا ہے کہ واقعات سے سبق سیکھیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (سورۃ الاعراف:176)

''تم یہ حکایات و واقعات اُن کو سناتے رہو، شاید کہ اس سے کچھ نصیحت حاصل کریں۔''

---

1) Mason, Margie (Oct. 29th, 2012) "Dozens of Indonesian girls 'friended' on Facebook by men who kidnap, use them as sex slaves" The Associated Press. http://news.yahoo.com/dozens-indonesian-girls-friended-facebook-men-kidnap-them-161635006.html Retrieved: Oct. 30, 2012.

# فیس بک کا استعمال کرنے والی برطانیہ کی 17 سالہ لڑکی ایشلی ہال کی کہانی

ایشلی ہال (Ashleigh Hall) برطانیہ کے شہر ڈارلنگٹن کی رہنے والی تھی۔ وہ 17 برس کی کالج جانے والی ایک ذہین طالبہ تھی۔ اپنے فارغ وقت میں ایشلی کا مشغلہ انٹرنیٹ پر فیس بک کا استعمال تھا۔ فیس بک پر اُس کی بہت سی سہیلیاں اور دوست تھے۔ زندگی معمول پر جاتی نظر آرہی تھی کہ اچانک 25 اکتوبر 2009ء کو ایک 33 سالہ شخص (جس سے ایشلی کی انٹرنیٹ پر ملاقات ہوئی تھی) نے ایشلی کی عصمت دری کر کے اُس کو قتل کر دیا۔ ایشلی کے قاتل کا نام پیٹر چیپ مین (Peter Chapmen) تھا جو اب ''فیس بک کا قاتل'' (Facebook Killer) کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ اُس کا تعلق بھی برطانیہ سے ہے۔ پیٹر چیپ مین نے اپنے آپ کو فیس بک پر ایک 19 سالہ نوجوان بتایا تھا اور اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر اُس نے ایک 19 سالہ خوبصورت جوان جس کا سینہ کھلا ہوا تھا کی تصویر اپنی تصویر کے طور پر پوسٹ کی تھی۔ فیس بک پر ہی ایشلی ہال کی پیٹر چیپ مین سے پہلی آن لائن ملاقات ہوئی اور ایشلی اُس 19 سالہ خوبصورت نوجوان کی تصویر سے بہت متاثر ہوئی۔ 17 سالہ ایشلی کو کیا خبر تھی کہ فیس بک پر 19 سالہ نوجوان کی تصویر کے پیچھے ایک بھیڑیا موجود ہے جس نے دادی امی کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح لٹل ریڈ رائڈنگ ہڈ Little Red Riding Hood کی کہانی میں بھیڑیئے نے کیا تھا۔

فیس بک پر چند روز پیغامات کے تبادلے کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے سیل فون نمبر دیئے۔ پیٹر چیپ مین کے خوشامدانہ ٹیکسٹ میسج پڑھ کر ایشلی کی بہت جلد اُس سے دوستی ہوگئی۔ اِس آن لائن رابطے کے ایک مہینے کے اندر اندر پیٹر چیپ مین نے ایشلی کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ اب دونوں عاشقوں کی رُوبرو ملاقات بھی ہوجانی

چاہیے۔چونکہ پیٹر چیپ مین درحقیقت 33برس کا تھا، اور فیس بک پر اُس نے نقلی تصویر دی ہوئی تھی (جو کہ اکثر لڑکے اور لڑکیاں فیس بک پر کرتے ہیں) اِس لئے ایشلی کو اپنے جال میں پھانسنے کے لئے پیٹر چیپ مین نے اُسے ٹیکسٹ میسج بھیجا کہ پیٹر کا باپ گاڑی پر ایشلی کو پک اَپ کرنے آرہا ہے۔پیٹر چیپ مین نے ایشلی کو Text کیا:

"My Dad's on his way, babe."

(میرا باپ راستے میں ہے، میری پیاری)

جواب میں ایشلی نے اُسے یہ Text لکھا:

"He's here, bebe"

(وہ پہنچ گیا ہے، میرے پیارے)

ایشلی گاڑی میں بیٹھ گئی اور یہ سمجھی کہ گاڑی چلانے والا جس کے منہ میں تمام دانتوں کو کیڑا لگا ہوا ہے وہ پیٹر چیپ مین کا باپ ہے لیکن اُسے علم نہ تھا کہ وہی اصل میں پیٹر چیپ مین ہے جو فیس بک پر اور Texting میں اُس سے محبت کے دعوے کر رہا تھا۔گاڑی سنسان علاقے میں لیجا کر پیٹر نے ایشلی پر حملہ کیا، اُس کی عزت لوٹی اور دو روز کے بعد سوموار کے روز ایشلی کی لاش ایک گڑھے میں پائی گئی۔ نیوز رپورٹ کے مطابق:

"Ashleigh's body was found dumped in a farmer's field near Sedgefield County, Durham, in October. Her arms were bound and tape was put over her face, suffocating her to death."

''ایشلی کی لاش شہر ڈرہم کے ایک کھیت میں ایک گڑھے میں پائی گئی۔اُس لڑکی کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور اُس کے منہ پر ٹیپ باندھی گئی تھی جس کی وجہ سے وہ سانس گھٹنے سے مر گئی تھی۔''

برطانیہ کے عدالتی بیان کے مطابق 25 اکتوبر 2009ء کو پیٹر چیپ مین نے ایشلی سے ملاقات کی، اُس کو اغواء کیا، اُس کی عصمت دری کی اور پھر اُس کو قتل کر دیا۔ ڈرہم پولیس کے سراغ رساں انسپکٹر مِک کالن (Mick Callen) نے اِس دردناک واقعے کے متعلق درج ذیل بیان دیا:

"The truth is he [Peter Chapman] is a predatory sex offender who, through the tentacles of the internet, could reach out to the young and the vulnerable. He knows full well that using his real name and picture would not grab the attention of any young woman for a moment. But by using the picture of a good-looking young man as a cover he has woven a web of attraction and deceit that has sadly had a murderous ending." **(1)**

''سچی بات یہ ہے کہ پیٹر چیپ مین ایک جنسی بھیڑیا ہے جو انٹرنیٹ کے پنجوں کے ذریعے جوان اور سادہ لوح لڑکیوں تک پہنچنا جانتا تھا۔ وہ اِس بات سے بخوبی واقف تھا کہ اگر وہ اپنا اصلی نام اور تصویر (فیس بک پر) پوسٹ کریگا تو کوئی جوان عورت اُس کی طرف متوجہ نہ ہوگی۔ لیکن ایک خوبصورت جوان مرد کی تصویر کے بہروپ میں اُس نے دلکشی اور دھوکے کا جال بُنا جس کا انجام قتل پر ہوا۔''

اِس بیان میں انسپکٹر مِک کالن نے بہت ہی معنی خیز بات کہی ہے کہ پیٹر چیپ مین نے ''دلکشی اور دھوکے کا جال'' (Web of Alteraction and Deceit) بُنا تا کہ وہ اُس میں نوجوان لڑکیوں کو پھانس سکے۔ اصل میں یہی تو انٹرنیٹ کی دجالی صفت ہے جس کی

1) Carter, Helen (March 8th, 2010). "Facebook murderer who posed as teenager to lure victim jailed for life". The Guardian (London). . http://www.guardian.co.uk/uk/2010/mar/08/peter-chapman-facebook-ashleigh-hall. Retrieved October 30th, 2012.

وجہ سے اُسے ورلڈ وائڈ ویب (World Wide Web)(www) کہتے ہیں کہ یہ پوری دنیا پر پھیلا ہوا مکڑی کا ایسا جال ہے کہ جس کی بنیاد ہی دلکشی اور دھوکہ ہے اور اِسی چیز کو عربی زبان میں ''دجل'' کہتے ہیں۔ یہی ''دجل'' دراصل ''دجال'' کے ایجنٹوں کا بنیادی وصف ہے اور اِسی ''دجل'' سے بڑی تعداد میں خواتین اور نوجوان دھوکہ کھا جائیں گے۔

پیٹر چیپ مین کو برطانیہ کی عدالت نے جُرم ثابت ہونے کی وجہ سے 35 سال قید کی سزا سنائی۔ لیکن ایشلی کے گھرانے کو جو نقصان پہنچا اُس کی اب کبھی تلافی نہیں ہو سکتی۔ ایشلی کی ماں اینڈریا (Andrea) اپنے والد کے ساتھ عدالت میں موجود تھی جب جج نے پیٹر چیپ مین کو سزا سنائی۔ اینڈریا کے لیے یہ بات بہت تکلیف دہ تھی کہ اُس کی شوخ اور چنچل بیٹی کے قاتل کو صرف عمر قید کی سزا سنائی گئی، سزائے موت نہیں دی گئی۔

برطانیہ کے اخبار ڈیلی میل روزنامہ کے کالم نگار فرانسس ہارڈی (Frances Hardy) کو انٹرویو دیتے ہوئے ایشلی کی ماں اینڈریا (Andrea) نے فرانسس کو بتایا کہ اِس واقعے سے پہلے اُس کی بیٹی نے اُس سے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اینڈریا نے بتایا:

''ہمیں ہمیشہ پتہ ہوتا تھا کہ ایشلی کہاں پر ہے۔ وہ بہت قابلِ اعتبار تھی۔ وہ گھر میں رہنا عام طور پر پسند کرتی تھی۔ ہفتے کے روز ہمارے گھر میں ایشلی کی سہلیوں کا شور شرابا ہوتا تھا جو پیزا (pizza) کھا رہی ہوتی تھیں اور ٹی وی دیکھ رہی ہوتی تھیں۔ یہ اُس کی نیچر کے خلاف تھا کہ وہ مجھ سے جھوٹ بولے۔'' **(1)**

---

1) Hardy, Frances (Nov. 1st, 2010) "Failed by the police. Failed by Facebook. A family torn apart by the cunning of an online predator" Dailymail.co.uk http://www.dailymail.co.uk/femail/article-1323439/Failed-Facebook-police-Ashleigh-Halls-family-torn-apart-online-predator.html#ixzz2AjcNt0Av Retrieved: Oct. 29, 2012.

تاہم ایشلی نے اپنی ماں سے جھوٹ بولا اور اُس کے اجازت مانگی کہ وہ اپنی سہیلی کرسٹی ( کالج کی سابقہ سہیلی ) کے گھر ایک رات گزارنا چاہتی ہے۔ ایشلی کی ماں نے اُسے اِس شرط پر اجازت دیدی کہ اگلے روز وہ صبح ساڑھے دس سے پہلے گھر واپس آجائے لیکن اگلی صبح کو ایشلی واپس نہیں آئی۔ اُس وقت تک پیٹر چیپ مین ایشلی کی عصمت دری کر کے اور اُس کا دم گھونٹ کے اُسے قتل کر چکا تھا اور اُس کی لاش کو ایک گمنام علاقے کے گڑھے میں پھینک چکا تھا۔

آخر کیا وجہ ہے کہ ایشلی نے پیٹر چیپ مین کے بارے میں اپنی ماں سے جھوٹ بولا؟ دراصل پیٹر چیپ مین نے ایشلی کے اوپر وہی حربہ استعمال کیا جو انٹرنیٹ پر کوئی بھی مرد، کسی لڑکی یا عورت کا شکار کرنے کے لیے کرتا ہے اور وہ ہے ''خوشامد کا حربہ''۔ لڑکی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملانا اور لڑکی کو یہ احساس دلانا کہ پوری دنیا میں اُس مرد کے لیے وہ لڑکی ہی سب کچھ ہے۔ یہی کام پیٹر چیپ مین نے ایشلی کے ساتھ کیا۔ جب اُس کی ایشلی سے آن لائن ملاقات ہوئی تو اُس نے چاپلوسی، خوشامد اور چکنی چپڑی آن لائن باتوں (Online Sweet Talk) کے ذریعے ایشلی کا دل جیت لیا بلکہ اُسے بیوقوف بنالیا۔ ایشلی کی ماں کے الفاظ تھے:

"Peter Gromed her. He told her she was lovely, funny and pretty."

''پیٹر چیپ مین نے ایشلی کو ذہنی طور پر تیار کیا۔ اُس نے ایشلی کو کہا کہ وہ خوبصورت، دلچسپ اور پیاری ہے۔''

منگل کی رات کو اینڈریا کا باپ (ایشلی کا نانا)، ایشلی کی لاش کی شناخت کرنے کے لیے پولیس والوں کے ساتھ گیا کیونکہ اینڈریا کا صدمے سے بُرا حال تھا اور اُس کی

ٹانگوں میں جان نہ تھی۔اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اُس کی زندگی ختم ہوگئی ہے۔اینڈ ریا نے بعد میں اُن جاں گسل لمحات کو یاد کرتے ہوئے برطانیہ کے ڈیلی میل کے رپورٹر فرانس ہارڈی کو بتایا:

''ہر کسی کی زندگی رواں دواں تھی لیکن میری زندگی ساکت وجامد ہوگئی تھی۔مجھے وہ گڑھا دیکھنے کے لیے جانا پڑا جہاں ایشلی کی لاش کو پیٹر نے پھینکا تھا۔وہ جگہ خطرناک اور اندھیری تھی۔میرا جسم اُسے دیکھ کر سکتے میں آ گیا۔میری ٹانگیں حرکت نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔بس میں یہ تمنا کرتی ہوں کہ خدا کرے اُس گڑھے میں پھینکے جانے سے پہلے میری بیٹی مر چکی ہو۔مجھے اپنے چشمِ تصور میں میری بیٹی چیختی ہوئی نظر آتی ہے۔وہ اُس اندھیرے والے گڑھے کو دیکھ کر بہت خوفزدہ ہو جاتی۔ گو کہ وہ 17 سال کی ہو چکی تھی لیکن میرے لیے آخر وہ میری بچی ہی تھی۔''(1)

آج بھی ایشلی کی موت کے ڈراؤنے خواب اس کی ماں کا پیچھا کر رہے ہیں۔اکثر اوقات جب ایشلی کی ماں اینڈ ریا نیند میں جاتی ہے تو اپنی بیٹی کے قتل کے بھیانک خواب اُسے جگا دیتے ہیں۔ایشلی کی ماں کے الفاظ میں:

"As soon as I shut my eyes I see Ashleigh's body in that ditch. I hear her scream. I see her struggle. And I see Chapman, too."

''جونہی میں سونے کے لیے آنکھیں بند کرتی ہوں تو میں اپنی بیٹی ایشلی کی لاش کو اُس گڑھے میں دیکھتی ہوں۔میں اُسے اپنی جان بچانے کے لیے چیختے ہوئے اور ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے دیکھتی ہو۔اور میں پیٹر چیپ مین کو بھی دیکھتی ہوں۔''

---

1) Hardy, Frances (Nov. 1st, 2010) "Failed by the police. Failed by Facebook. A family torn apart by the cunning of an online predator" Dailymail.co.uk

# فیس بک استعمال کرنے والی ایک انڈونیشین لڑکی کی کہانی، خود اُس کی زبانی

انڈونیشیا کے شہر دیپوک کی 14 سالہ سائرہ (فرضی نام) اپنے سکول کی بہت اچھی طالبہ تھی۔ سائرہ فیس بک استعمال کرنے کی بہت شوقین تھی اور وہ اپنے ہم عمر لوگوں کی دوستی کرنے کی درخواستوں (Facebook Friendship Requests) کو بخوشی (Accept) کا بٹن کلِک کر کے قبول کر لیا کرتی تھی۔ سائرہ اپنی تصاویر کو فیس بک پر لوڈ کیا کرتی تھی اور انھیں اپنے فیس بک کے دوستوں کے ساتھ "Share" کرنا پسند کرتی تھی۔ وہ اپنی بہت سی آئن لائن سہیلیوں کے ساتھ پرائیویٹ میسیجنگ (PM) سے بھی رابطے میں رہتی تھی اور اِس دجالی نعرے پر یقین رکھتی تھی کہ ''آن لائن رابطہ ہی زندگی ہے۔'' اکتوبر 29، 2012ء کو دیپوک کی رہنے والی سائرہ نے ایسوسی ایٹڈ پریس نیوز (AP News) کے نامہ نگاروں کو اپنے حالیہ اغواء اور مسلسل کئی روز تک عزت لٹنے کے متعلق بتایا جو اُس کے ساتھ ایک ایسے لڑکے نے کیا تھا جس سے سائرہ کی فیس بک پر ملاقات ہوئی تھی۔ انٹرویو دیتے ہوئے سائرہ نے نیوز رپورٹرز کو بتایا کہ اُسے ایک اجنبی نوجوان نے فیس بک پر دوستی کرنے کی درخواست بھیجی جسے سائرہ نے تجسس کی خاطر قبول کر لیا کہ ''میں صرف دیکھنا چاہتی ہوں کہ یہ لڑکا ہے کون''۔ یہ فیس بک پر ایک کمپیوٹر کے بٹن کا دبانا (Click of a button) تھا جو سائرہ کے لیے ساری عمر کا پچھتاوا بن گیا:

؎ اِک قدم غلط اُٹھا تھا راہِ شوق میں
منزل تمام عمر ہمیں ڈھونڈتی رہی

سائرہ جو کہ ہائی سکول کی طالبہ ہے اور بڑی ذہین بھی ہے، وہ بہت جلد اُس شخص کی چکنی چپڑی اور خوشامدانہ باتوں کی وجہ سے اُس کی محبت سے گرفتار ہو گئی اور پھر گناہ کی دجالی

دلدل میں پھنستی چلی گئی۔فیس بک پر رابطے کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے سیل فون نمبر دیئے جس کے بعد اُن کے آپس میں ٹیکسٹ میسج (SMS Text Messages) کا تبادلہ شروع ہوگیا۔ اُس شخص نے سائرہ سے درخواست کی کہ دونوں کی ایک شاپنگ مال میں ملاقات کرنی چاہیے۔سائرہ نے اپنی ماں سے جھوٹ بالا اور اُسے بتایا کہ وہ اپنی ایک بیمار سہیلی کی تیمارداری کے لیے جارہی ہے۔سائرہ نے شاپنگ مال میں اُس نوجوان سے ملاقات کی جس نے اپنا نام یوگی (Yogi) بتایا تھا۔ سائرہ نے یوگی کو جیسا فیس بک کی تصاویر میں دیکھا تھا۔حقیقت میں بھی 24 سالہ یوگی ویسا ہی دلکش اور خوش شکل نظر آتا تھا۔یوگی نے سائرہ کو شاپنگ مال سے نئے کپڑے خرید کر اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لیے تحفے کے طور پر دیئے۔ دونوں نے ایک ریسٹورانٹ میں بیٹھ کر کھانا کھایا اور خوب آپس میں محبت کے دعوے کئے۔ سائرہ کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ تھی کیونکہ وہ یہ گمان کررہی تھی کہ اُسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل گئی ہے۔17 سالہ سائرہ اور 24 سالہ یوگی نے چند دنوں کے بعد پھر ملاقات کا وقت مقرر کیا۔سائرہ کے دل میں آتشِ محبت اتنی تیز تھی کہ دونوں ایک دوسرے کو دن میں کئی کئی مرتبہ محبت کے دعووں کے Text Messages بھیجتے اور فیس بک پر پیغامات کا تبادلہ کرتے۔ چند دنوں کے بعد مقررہ وقت پر سارہ نے یوگی سے ملاقات کی اور وہ یوگی کی گاڑی پر سوار ہوگئی۔ یوگی اُسے ایک گھنٹے کی سفر کے بعد مغربی جاوا کے شہر بوگور (Bogor) میں پکنک کے بہانے لے گیا اور وہاں جا کر اپنے گھر کے ایک چھوٹے سے کمرے میں قید کردیا جہاں 14 سے 17 سال کی مزید پانچ لڑکیاں بھی پہلے سے قید تھیں۔سائرہ کی حیریت کی کوئی انتہاء نہ رہی تھی کہ یہ شخص جو فیس بک پر اتنا سماجی (Sociable) نظر آتا تھا، سیل فون کے ٹیکسٹ میسجز میں اتنا محبت کا دم بھرنے والا (Loving) محسوس ہوتا تھا، فون پر گفتگو میں اتنا دوستانہ (Friendly) نظر آتا تھا اُسی شخص نے مسلسل سات دنوں تک سائرہ کی آبروریزی کی۔

با لآخر ایک ہفتہ تک مسلسل اذیت دینے کے بعد یوگی نے سائرہ کو بتایا کہ وہ اُسے فروخت کر کے باتم (Batam) کے جزیرے میں بھیج دیگا۔ تم (Batam) کا جزیرہ ایک ایسی جگہ ہے جو طوائفوں کے کلبوں کی وجہ سے مشہور ہے اور یہاں سنگاپور سے مرد حضرات کشتیوں پر سوار ہو کر یہاں پر موجود طوائفوں سے اپنی جنسی خواہشات کی تسکین کے لئے آتے ہیں۔ گھر کی کال کوٹھری میں یوگی زبردستی سائرہ کو نیند کی گولیاں دیتا جس کی وجہ سے سائرہ اپنی قید کے دوران زیادہ وقت نیم بیہوشی کے عالم میں رہی۔ خوش قسمتی سے یوگی کے پاس اتنے پیسے نہ تھے کہ وہ سائرہ کو باتم کے جزیرے میں بھیجنے کے لیے ہوائی جہاز کا ٹکٹ خرید سکے۔ پھر اُس کو یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ سائرہ کے گھر والے نہایت غصے کی حالت میں اپنی بیٹی کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ چنانچہ ایک دن یوگی نے سائرہ کو ایک بس سٹاپ کے قریب پھینکا اور وہاں سے خود فرار ہو گیا۔ اُس بس سٹاپ سے سائرہ اپنے گھر والوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔

دبلی، پتلی، دراز قد اور کاندھوں تک لمبے بالوں والی سائرہ نے AP News کے رپورٹرز کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنے چہرے پر ماسک پہنا ہوا تھا تا کہ نیوز رپورٹروں سے اُس کی شناخت پوشیدہ رہے۔ سائرہ نے نیوز رپورٹروں کو بتایا:

"He wanted to buy new clothes for me, and help with school payments. He was different ... I have a lot of contacts through Facebook, and I've also exchanged phone numbers. But everything has always gone fine. We were just friends.... I am angry and cannot accept what he did to me.... I was raped and beaten!" **(1)**

---

1) Mason, Margie (Oct. 29th, 2012) "Facebook Used to Kidnap, Traffic Indonesian Girls." Abc News. http://abcnews.go.com/Technology/wireStory/facebook-kidnap-traffic-indonesian-girls-17586248 Retrieved: Oct. 30, 2012.

''اُس شخص نے مجھے نئے کپڑے خرید کر دیے اور میرے سکول کے اخراجات دینے کا مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ وہ پہلے بہت مختلف تھا..... میرے فیس بک کے ذریعے بہت سے رابطے (Contacts) ہیں اور میں نے لوگوں سے اپنے فون نمبر کا تبادلہ بھی کیا ہے لیکن ہمیشہ سب کچھ صحیح رہا۔ ہم صرف دوست ہوتے ہیں ..... مجھے بہت غصہ ہے اور میں اِس کو قبول نہیں کر سکتی جو اُس شخص نے میرے ساتھ کیا ہے ..... اُس نے میری آبروریزی کی اور میری پٹائی کی۔''

اصل مسئلہ یہ ہے کہ فیس بک اور اسی طرح کی دوسری سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس پر اپنے رابطے (Contact List) بڑھا کر نوجوان لڑکیاں لڑکے خوش تو بہت ہوتے ہیں لیکن یہ چیز اُن کے انٹرنیٹ پر موجود مجرموں کے ہتھے چڑھنے کے امکانات کو بھی بڑھا دیتی ہے۔ کمپیوٹر ایجوکیشن کی ماہر لوری گیٹز (Loir Getz) اِس بارے میں رقمطراز ہیں:

"Our kids are enamored with being "famo," or Internet-famous. The more friends they have online, the more popular they seem to think they are. But this just isn't so. The truth is, the more online friends they have, the bigger the target on their back." **(1)**

ہمارے بچے انٹرنیٹ پر مشہور (Famo) ہونے کے تصور سے مسحور ہو جاتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر ہمارے جتنے دوست احباب ہونگے ہم اتنے ہی مشہور رہوں گے لیکن بات ایسی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے جتنے آن لائن رابطے ہونگے، ہم اتنے ہی خطرے کا نشانہ بنیں گے۔''

---

1) Getz, Lori (March 10, 2010) "The Dangers of Facebook Are Real" http://www.hotindienews.com/2010/03/10/1020385. Retrieved: Oct. 30, 2012.

یوگی نامی شخص جس نے سائرہ کواغوا کیا تھا پولیس ابھی تک اُس کو پکڑنے میں کامیاب نہیں ہوئی اور باقی پانچ لڑکیاں جواُس کی قید میں تھیں نہ جانے اُن کا اُس شخص نے کیا حال کیا ہے۔انڈونیشیا کے شہر دیپوک کی رہنے والی سائرہ نے اپنے تکلیف دہ ماضی کویاد کرتے ہوئے بتایا:

''میں نے دیکھا تھا کہ مجھے اغواء کرنے والے شخص نے میرے ساتھ قید بقیہ پانچ لڑکیوں کومیری آنکھوں کے سامنے کئی مردوں کے آگے (جنسی زیدتی کے لئے) ''پیش'' کیا تھا۔ مجھے نہیں پتہ اُن لڑکیوں کا کیا بنا۔ میں اب اُس کو یاد نہیں کرنا چاہتی۔''

## امریکی لڑکی کی کہانی جس نے برطانیہ کے نوجوان سے سکائپ (Skype) پر دوستی کی

ڈیوڈرسل (David Russel) ایک 22 سالہ برطانوی نوجوان تھا جو برطانیہ میں میکڈونلڈ کے فاسٹ فوڈ ریسٹورانٹ میں ملازمت کرتا تھا۔لیکن انٹرنیٹ کی دنیا میں اُس نے اپنی بالکل مختلف شناخت رکھی ہوئی تھی۔اپنے فیس بک اکاؤنٹ میں ڈیوڈ نے اپنے آپ کو مشہور پاپ گلوکار آلیور سائیکس (Oliver Sykes) کے طور پر پیش کیا تھا۔ڈیوڈ رسل کے پُرکشش فیس بک تصویری تعارف (Facebook Profile Picture) سے کیلیفورنیا کی 19 سالہ میری کاربنی ڈکٹو (Maricar Bendeicto) ایسی متاثر ہوئی کہ اُس نے ڈیوڈ سے فوراً فیس بک پر دوستی کرلی۔فیس بک پر ملاقات کے بعد مس بنی ڈکٹو نے ڈیوڈ رسل سے آن لائن چیٹنگ شروع کردی اور پھر جب جذبات کی تسکین نہ ہوئی تو دونوں نے سکائپ ویڈیو (Skype video) پر ایک دوسرے سے آن لائن ملاقاتیں شروع کردیں۔

مس بنی ڈکٹو، ڈیوڈ کی محبت کے دام میں ایسی پھنسی کہ وہ کیلفورنیا سے ہوائی جہاز پر سفر کر کے برطانیہ آئی۔ جب مس بنی ڈکٹو برطانیہ کے مقامی ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں پر ڈیوڈ نے اُس کا بڑا محبت بھرا اِستقبال کیا۔ پھر ڈیوڈ نے اُسے کہا کہ وہ قریب ایک گھنے باغ میں چہل قدمی کے لیے چلتے ہیں۔ باغ میں جا کر ڈیوڈ نے اپنی محبوبہ مس بنی ڈکٹو کو ایک درخت کے گرے ہوئے تنے پر بیٹھنے کو کہا اور اُسے بتایا کہ وہ اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگا ہے کیونکہ وہ اُسے ایک خاص تحفہ دینا چاہتا ہے جو کہ ایک ''سرپرائز'' ہے۔ اگلے ہی لمحے مس بنی ڈکٹو (جس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی) نے محسوس کیا کہ کوئی اُس کا گلا کاٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مقدمہ چلانے والے وکیل ڈونیلن (Attorney Donnellan) کے عدالت میں دیئے گئے بیان کے مطابق جب ڈیوڈ رسل، مس بنی ڈکٹو کے گلے کو کاٹنے کی کوشش کر رہا تھا تو اُس نے چیخ کر مس بنی ڈکٹو کو کہا:

"Why won't you die? You've ruined my life. It's all your fault." **(1)**

''تم مر کیوں نہیں جاتی۔ تم نے میری زندگی کو تباہ کر دیا ہے، یہ سب تمہارا قصور ہے۔''

عین اُس موقع پر مس بنی ڈکٹو کی آنکھوں پر سے بندھی ہوئی پٹی گر گئی اور اُس نے بھاگنا شروع کر دیا لیکن ڈیوڈ نے تیز رفتاری سے بھاگ کر اُسے پکڑ لیا اور ڈبل روٹی کاٹنے والی چھری سے مس بنی ڈکٹو کی کمر پر وار کیا۔ اتنے میں مس بنی ڈکٹو نے ڈیوڈ کو چیخ کر بتایا کہ اُس نے ایئر پورٹ پر برطانوی امیگریشن آفیسرز کو ڈیوڈ کا نام پتہ برطانیہ پہنچنے پر دیا تھا۔

---

1) Dolan, Andy (Oct. 5th, 2011) "McDonald's worker posed as rock star on Facebook to lure American teen to British forest where he cut her throat." The Daily Mail UK. http://www.dailymail.co.uk/news/article-2045454/McDonalds-worker-David-Russell-used-Facebook-lure-Maricar-Benedicto-cut-throat.html#ixzz2B0ACoUUj Retrieved:Nov.2012.

یہ سُن کر ڈیوڈ فوراً وہاں سے فرار ہو کر اپنے گھر میں چھپ گیا۔ مقدمہ چلانے والے وکیل کرسٹوفر دوئیلن (Christopher Donnellan) نے عدالت میں جج کو بتایا کہ مس بنی ڈکٹو کے کیلیفورنیا سے برطانیہ آنے سے ایک دن پہلے ڈیوڈ رسل نے اپنے کمپیوٹر کے انٹرنیٹ پر اِس بات کی تلاش (Search) کی تھی کہ ''کسی کو بغیر ہتھیار کے خالی ہاتھوں سے کیسے قتل کیا جا سکتا ہے اور قتل کرنے کے لیے سب سے بہترین چھری کون سی ہے۔''

ڈیوڈ رسل کو برطانیہ کی عدالت نے ایک امریکی لڑکی کے اغواء اور ارادہ قتل کے جرم کی پاداش میں عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ مس بنی ڈکٹو اِس واقعے میں گہرے زخموں کے ساتھ زندہ بچ گئی ہے لیکن اِس واقعے کے نفسیاتی زخموں سے شاید اُسے کبھی نجات نہ ملے۔ اِس تمام حادثے کی شروعات کمپیوٹر پر ایک بٹن کلک کرنے سے ہوئیں:

''چھوٹی سی غلطی، پچھتاوے عمر بھر کے''

## جرمنی کا 27 سالہ شخص جو چیٹ رُومز (chatrooms) میں ''روزن بوائے'' کے نام سے خواتین میں مقبول تھا

جرمنی کے 27 سالہ کرسچن گروتھیر (Christian Grotheer) نے انٹرنیٹ کی دنیا میں اپنے آپ کو ایک نفاست پسند اور شعر و شاعری پسند کرنے والے حساس مرد کے طور پر پیش کیا تھا۔ 2009ء میں جرمنی کے کرسچن گروتھیر نے اِس بات کا اقبال جرم کیا کہ اُس نے کچھ عورتوں کو قتل کیا ہے جن سے اُس نے آن لائن گپ شپ کے کمروں (Online Chat Rooms) میں ملاقاتیں کی تھیں۔ جرمنی کے پریس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے کرسچن گروتھیر کو جرمنی کی تاریخ کا پہلا انٹرنیٹ کا قاتل

(Germeny's First Internet Killer) کا لقب دیا تھا۔

آن لائن چیٹ رومز میں کرسچن نے اپنا سکرین نام (Screen Name) روزن بوائے (Rosenboy) رکھا ہوا تھا جس کا مطلب ہے: ''گلاب کے پھولوں والا لڑکا''۔ اِس نام کے اندر بذات خود کتنا بڑا ''دجل'' یعنی دھوکہ پوشیدہ ہے جیسا کہ قارئین اگلی سطور میں مشاہدہ کریں گے کہ حقیقت میں وہ شخص کیسا تھا اور کمپیوٹر کی سکرین اور انٹرنیٹ پر اس نے اپنے آپ کو کیسا پیش کیا تھا۔ 27 سالہ کرسچن گروتھیئر نے عورتوں سے آن لائن چیٹنگ کرنے میں کئی برس صرف کیے تھے تا کہ وہ عورتوں کو پھانس سکے اور وہ اِس امید پر تھا کہ اُن عورتوں سے ''بے تکلف جنسی خواہشات کی تسکین'' کر سکے (جیسا کہ اُس کے عدالتی بیان سے پتہ چلا ہے)۔ کرسچن گروتھیئر نے عدالت میں اِس بات کا اعتراف کیا کہ اُس نے 300 سے زائد لڑکیوں اور عورتوں سے آن لائن ظاہری عشق بازی اور تفریحاً محبت (Flirting) کی اور اُن میں سے کئی سے آمنے سامنے ملاقاتیں بھی کیں اور اُن خواتین میں سے دو عورتوں کو اُس نے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ قتل ہونے والی ایک عورت پر کرسچن گروتھیئر نے چُھری کے 26 وار کیے تھے جیسا کہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹوں سے دریافت ہوا ہے۔ کرسچن گروتھیئر کو عورتوں سے آن لائن ڈیٹنگ کرنے اور بعد میں اُنھیں قتل کر دینے کے جرم میں عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ **(1)**

کرسچن گروتھیئر نے مقدمہ دائر کرنے والے وکیلوں کو اپنے ایک بیان میں بتایا کہ اُس نے 26 سالہ جسیکا کے (Jessica K.) نامی لڑکی سے آن لائن چیٹنگ میں

---

1) "Internet murderer' Christian Grotheer jailed for life after killing women he met on online dating". AFP. April 01, 2009. http://www.news.com.au/breaking-news/online-dating-killer-jailed-for-life/story-e6frfku0-1225697265483 Retrieved: Nov. 01, 2012.

بات چیت شروع کی۔ دونوں میں محبت ہوگئی۔ جون 2008ء میں دونوں نے ملاقات کا فیصلہ کیا۔ کرسچن گروتھیئر نے ہیمبرگ کے قریب سٹیڈ (Stade) نامی شہر میں جسیکا کے گھر میں اُس سے ملاقات کی۔ اپنی خواہشات کی تسکین کے بعد دونوں کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوگیا۔ کرسچن نے چھری لے کر اُس سے جسیکا کو قتل کر ڈالا۔ مقدمہ دائر کرنے والے وکیلوں نے جج کو یہ بھی بتایا کہ طبِ قانونی (Forensic Medicine) کے ماہرین نے جسیکا (Jessica) کے خون کے قطرے کرسچن گروتھیئر کے جوتوں پر بعد میں دریافت کیے۔ 26 سالہ جسیکا کی لاش پولیس کو قتل ہونے کے 2 ہفتوں کے بعد ملی جبکہ وہ کافی حد تک گل سڑ چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اُس قتل کے بعد کرسچن کامیابی کے ساتھ فرار ہوگیا۔

کرسچن گروتھیئر کا دوسرا قتل ریجینا بی (Regina B) کا تھا جو کہ ایک 39 سالہ خاتون تھی اور پہلے خاوند سے اُس عورت کے 3 بچے بھی تھے۔ گروتھیئر نے ریجینا سے چیٹ روم (chatroom) میں ملاقات کی اور اُسے بتایا کہ وہ اُس سے محبت کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ دونوں میں الیکٹرانک رابطے بڑھتے گئے۔ پھر دونوں نے آمنے سامنے کی ملاقات کا فیصلہ کیا۔ چند دن تک کرسچن گروتھیئر ریجینا کے ساتھ ہم بستری کرتا رہا اور نہایت اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتا رہا۔ کچھ دنوں کے بعد اُس عورت نے، جو کہ تین بچوں کی ماں بھی تھی، کرسچن سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے 500 پونڈ نان نفقے کے دے۔ جب کرسچن گروتھیئر نے انکار کیا تو ریجینا نے کرسچن گروتھیئر کو تلخ کلامی کے دوران زانی (Rapist) کہا اور اُس سے کہا کہ وہ اُس کے خلاف زنا بالجبر کا کیس فائل کرے گی۔ کرسچن گروتھیئر اُس کا غصہ ٹھنڈا کر کے اُسے کہنے لگا کہ آؤ کھیتوں میں چہل قدمی کے لیے چلتے ہیں۔ کھیتوں میں جا کر کرسچن گروتھیئر نے چھری سے ریجینا پر 26 وار کر کے اُسے قتل کر دیا اور اُس کی لاش کو ایک سنسان جگہ پر جا کر پھینک دیا۔

ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے کرسچن گروتھیئر نے عدالت کے جج کے نام تحریری بیان میں بتایا کہ پچھلے کئی سالوں سے وہ اپنا فارغ وقت آن لائن چیٹ رومز میں گزارتا تھا۔ اُس نے مزید کہا:

"Over the years, I built up at least 300 contacts through these chat rooms. I met at least a hundred, if not a hundred and fifty, of these women personally. I spent the whole night in these forums…." **(1)**

''پچھلے سالوں میں مَیں نے گپ شپ کے کمروں (Chat Rooms) کے ذریعے 300 سے زائد خواتین کے ساتھ رابطے (Contacts) قائم کیے تھے۔ اُن میں سے میں نے ڈیڑھ سو نہیں تو کم از کم ایک سو خواتین سے ذاتی طور پر ملاقاتیں بھی کیں۔ میں اُن فورمز میں پوری پوری راتیں گزار دیتا تھا.....''

کرسچن گروتھیئر انٹرنیٹ کی دنیا (Online World) میں میٹھی اور خوشامدانہ زبان استعمال کر کے جس طرح سے اپنے آپ کو پیش کرتا تھا وہ اُن لڑکیوں اور عورتوں کو بہت دلکش لگتی تھی جو اُس سے آن لائن ملاقات کرتی تھیں۔ لیکن یہی کرسچن گروتھیئر جس کا آن لائن سکرین نام ''گلاب کے پھولوں والا لڑکا'' (Rosenboy) تھا وہ ''چہرہ روشن لیکن اندروں چنگیز سے تاریک تر'' تھا۔ وہ اُس بھیڑیئے کی طرح تھا جس نے دادی اماں کے کپڑے پہن کر لٹل ریڈ رائڈنگ ہڈ (Little Red Riding Hood) والی کہانی میں اپنا روپ بدلا ہوا تھا اور انٹرنیٹ پر ایسے بہت سے بھیڑیئے

---

1) "'Germany's First Internet Killer,' Christian G, Admits Murdering Women He Met Online". Huffington Post. January 15, 2009. http://www.huffingtonpost.com/2009/01/15/germanys-first-internet-k_n_158102.html. Retrieved: Nov. 01, 2012.

نہایت خوبصورت لباس، دلکش سکرین نیم اور حسین پروفائل کے ساتھ پائے جاتے ہیں جن کا واحد مقصد معصوم لڑکیوں اور عورتوں کی معصومیت کو ختم کرنا ہوتا ہے۔

کمپیوٹر کی آن لائن اور خیالی دنیا میں لڑکیوں اور عورتوں کے سامنے اپنے آپ کو گلاب کے پھولوں کی طرح عاشق مزاج شخص کے طور پر پیش کرنے والا کرسچن گروتھیئر حقیقی زندگی میں اتنا ظالم تھا کہ اُس نے 39 سالہ ریجینا کو قتل کرتے ہوئے یہ بھی نہ سوچا کہ اُس عورت کے تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو باپ کے پیار سے تو پہلے ہی محروم تھے، اب وہ ماں کے پیار سے بھی ہمیشہ کے لیے محروم ہو جائیں گے۔

## دو بیٹیوں کے باپ، 46 سالہ منٹگمری تھامس کی انٹرنیٹ کی دلدل میں پھنسنے کی کہانی

تھامس منٹگمری (Thomas Montgomery) ایک 46 سالہ شادی شدہ شخص تھا جس کا تعلق ریاست نیویارک سے تھا۔ اُس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ اپنی بیوی سنڈی (Cindy) اور دو بیٹیوں کے ساتھ وہ بڑی خوش وخرم زندگی گزار رہا تھا۔ زندگی معمول پر جا رہی تھی۔ ایک روز منٹگمری نے اپنے گھر کے لیے ایک کمپیوٹر خریدا اور اُس پر انٹرنیٹ نصب کیا۔ شروع شروع میں منٹگمری اور اُس کی بیٹیاں تھوڑا تھوڑا وقت انٹرنیٹ پر صرف کرتے تھے۔ منٹگمری عموماً پوگو (Pogo.com)، مائی سپیس (MySpace.com) اور یاہو (Yahoo.com) پر آن لائن چیٹنگ میں کچھ وقت صرف کرتا تھا۔ چیٹ رومز (Chat Rooms) میں منٹگمری نے اپنی شناخت کے لیے جو آئی ڈی (Profile I.D.) بنائی تھی اُس میں اُس نے اپنے آپ کو فوجی وردی میں ملبوس ایک اٹھارہ سالہ خوش شکل نوجوان امریکن فوجی بتایا تھا جس کی حال ہی میں عراق میں پوسٹنگ ہوئی تھی۔ مئی 2005ء

کی ایک رات کو منگمری نوجوانوں کے ایک چیٹ روم (Teen Chat Room) میں داخل ہوا تو وہاں پر اُس کی ملاقات "Jessi" نامی ایک 18 سالہ لڑکی سے ہوئی۔ دونوں میں گفتگو بڑھی تو "Jessi" نے منگمری کو فوری میسجنگ (Instant-Messaging) شروع کردی۔ بات کا آغاز "Jessi" کی طرف سے ناز و نخرے (flirtation) کی وجہ سے ہوا جیسا کہ منگمری نے بعد میں اِس عشق کی داستان کی ابتداء کے متعلق بتایا:

"I kept thinking, well, we're never going to meet. ... I'll just play the game with her." **(1)**

''میں نے اُس لڑکی کے بارے میں سوچا کہ چلو کوئی بات نہیں، ہم نے کون سی ملاقات کرنی ہے۔۔۔ میں تو اُس لڑکی سے صرف شغل میں محبت کا اظہار کرونگا۔''

لیکن بہت جلد معاملہ حقیقی محبت میں بدل گیا اور منگمری کے لئے پیچھے ہٹنا محال ہوگیا۔ "Jessi" نے منگمری کو اپنی چند تصاویر بھجوائیں جو یقیناً سنہرے بالوں والی ایک نوجوان (Teenager) لڑکی کی تصاویر تھیں۔ "Jessi" کو بھی تجسس تھا کہ منگمری کیسا دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ منگمری نے "Jessi" کو اپنی فوجی بوٹ کیمپ کی 30 سال پرانی تصاویر بھجوادیں۔ دونوں ہی پوگو (Pogo)، مائی سپیس (MySpace) اور یاہو (Yahoo) پر روزانہ بڑی بڑی دیر تک ایک دوسرے سے چیٹنگ کرتے رہتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں ہی ایک دوسرے سے جھوٹ بول رہے تھے۔ "Jessi" کی اصل شخصیت کیا تھی یہ قارئین کو اِس کہانی کے آخر میں پتہ چل جائے گا۔

---

1) Avila, Jim, Martz, Geoff and Napolitano, Joanne (Aug 27, 2011) "Online Love Triangle, Deception End in Murder" abc News - abc 2020. http://abcnews.go.com/US/online-love-triangle-deception-end-murder/story?id=14371076 Retrieved on: Nov. 01, 2012

پھر کیا تھا کہ منگمری نے روزانہ شام کو جاب سے واپس آ کر کئی کئی گھنٹے انٹرنیٹ کے سامنے گزارنے شروع کر دیئے جس کی وجہ سے اُس کی بیوی سنڈی (Cindy) فکرمند ہونا شروع ہوگئی۔ کبھی تو ایسا ہوتا کہ اُن کی 12 سال یا 14 سال کی بیٹیوں میں سے کوئی بیٹی کمپیوٹر پر بیٹھی ہوئی ہوتی تو منگمری زبردستی اپنی بیٹی کو یہ کہہ کر ہٹا دیتا کہ اُس نے کمپیوٹر پر کوئی گیم کھیلنی ہے۔ ایک دن منگمری کی ایک بیٹی نے باپ کی غیر موجودگی میں یہ دریافت کیا کہ اُس کے باپ کا کسی "Jessi" نامی لڑکی سے کمپیوٹر پر معاشقہ "Online Relationship" چل رہا ہے۔ جب بچیوں کی ماں سنڈی نے منگمری کے کمپیوٹر کے فولڈرز چیک کئے تو اُس کی حیرت کوئی انتہاء نہ رہی جب اُس نے "Jessi" کی سینکڑوں آن لائن تصاویر، عشقیہ خطوط اور فوری پیغامات (Instant Messages) منگمری کے نام دریافت کیے۔ سنڈی شدید غصے میں آ گئی جب اُس نے دیکھا کہ "Jessi" تو سنڈی کی اپنی بیٹیوں کی عمر کی ہے۔ پھر اگلے روز سنڈی نے اپنے خاوند منگمری کے نام "Jessi" کی طرف سے ڈاک میں ایک پارسل موصول کیا۔ جب سنڈی نے اُس پارسل کو کھولا تو سنڈی پر صدمے کا ایک اور پہاڑ ٹوٹا کیونکہ اُس پارسل میں "Jessi" نے منگمری کے لیے بھڑکانے والے زنانہ کپڑے مثلاً انڈرویئر وغیرہ بھیجے ہوئے تھے۔ سنڈی ایک سمجھدار اور معاملہ فہم خاتون تھی۔ اُس نے "Jessi" کو ایک خط لکھا اور اُس میں اپنی پوری فیملی کی ایک گروپ فوٹو ارسال کی۔ سنڈی نے "Jessi" کے نام خط میں لکھا:

''میں ذرا اِس فیملی فوٹو میں موجود لوگوں سے تمہارا تعارف کرواتی چلوں۔ تصویر کے درمیان میں جو شخص ہے یہ ٹھامس منگمری ہے جو 1989ء سے میرا خاوند ہے.... اب اُس کی عمر 46 سال ہے۔ ہمارے گھر میں 18 سال کا کوئی نوجوان موجود نہیں ہے۔''

ایک دانشمند خاتون کی طرح سنڈی نے "Jessi" کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا:

''میں نے تمہارے خطوط سے تمہاری عمر کا جو اندازہ لگایا ہے اُس کے مطابق تمہاری عمر تو میری بیٹیوں جتنی ہے نہ کہ میرے جتنی یا ننگمری کی عمر جتنی۔ کیا تمہاری عمر 18 سال سے کم تو نہیں ہے؟ اگر یہ بات ہے تو ننگمری پر عدالت میں اِس بات پر کیس ہوسکتا ہے کہ وہ کسی 18 سال سے کم عمر لڑکی کو ورغلا رہا ہے۔''

اپنے خط کے اختتام میں سنڈی نے "Jessi" کو وہ معرکۃ الآراء نصیحت کی جو سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے:

"Do not trust words on a computer" (1)

کمپیوٹر پر کسی کے لفظوں کا اعتبار مت کرنا۔''

شام کو جب ننگمری گھر واپس آیا تو سنڈی کی اپنے خاوند سے شدید تلخ کلامی ہوئی۔ سنڈی نے اُسے کہا کہ اب دونوں کو اپنے بستر الگ کر لینے چاہیں۔ چنانچہ ننگمری اپنے گھر کے تہ خانے (Basement) میں اپنا کچھ سامان اور کمپیوٹر لیکر چلا گیا۔ اپنے دفتر میں ننگمری نے اپنے جاب کے ساتھیوں (Coworkers) سے اپنے آن لائن معاشقے کا اول روز سے تذکرہ کیا ہوا تھا۔ اب اُس نے اپنے ہم پیشہ ساتھیوں کو بتایا کہ بہت جلد وہ اپنی بیوی کو چھوڑ کر ریاست مغربی ورجینیا (West Virginia) اپنی زندگی کی محبت کے پاس چلا جائے گا۔ اپنے ہی ایک نوٹ میں اُس نے 2006ء کی ابتداء پر نئے سال کے عہد (New Year's

1) Labi, Nadya (21 August 2007). "An IM Infatuation Turned to Romance. Then the Truth Came Out". Wired. Magazine, Issue 15.09 http://www.wired.com/politics/law/magazine/15-09/ff_internetlies. Retrieved on: Nov. 01, 2012.

(Resolution کے طور پر یہ لکھا ہوا تھا:

"On January 2, 2006 Tom Montgomery (46 years old) ceases to exist and is replaced by an 18-year old battle-scarred marine ... He is moving to West Virginia to be with the love of his life." **(1)**

جنوری 2، 2006ء کو تھامس منٹگمری (عمر 46 سال) کا وجود ختم ہو جائے گا اور اُس کی جگہ 18 سال کا زخموں کے نشان والا فوجی نوجوان لے لیگا..... وہ مغربی ورجینیا نقل مکانی کر رہا ہے تا کہ اپنی زندگی کی محبت کے پاس چلا جائے۔''

جب منٹگمری کی بیوی کے ذریعے "Jessi" کو منٹگمری کی دھوکہ بازی کا علم ہوا تو اُس نے یہ تعلق توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اُس کے بعد "Jessi" نے منٹگمری سے انتقام لینے کی خاطر یہ کیا کہ "Pogo.com" جہاں یہ دونوں کبھی آن لائن گیمز کھیلا کرتے تھے وہاں پر جا کر منٹگمری کے دوستوں کی لسٹ (Friends List) کو ڈھونڈا اور اُن لوگوں سے رابطے کر کے "Jessi" نے منٹگمری سے اپنے تعلقات ٹوٹنے اور اُس کی دھوکہ بازی کا خوب رونا رویا۔ وہاں پر "Jessi" کی نظر 22 سالہ برائن باریٹ (Brian Barrett) کی پروفائل پر پڑی جو کہ منٹگمری کے ساتھ آفس میں کام کرتا تھا۔ برائن کو منٹگمری کے "Jessi" کے ساتھ معاشقے کا پہلے سے علم تھا کیونکہ منٹگمری اکثر اُن سب کے سامنے اپنے اِس معاشقے کے متعلق شیخی مارتا رہتا تھا۔ برائن (Brian) نے "Jessi" کو منٹگمری کی دھوکہ بازی کے واقعے کے ضمن میں تسلی دی۔ اِس طرح سے برائن اور "Jessi" کے درمیان ایک نیا آن لائن معاشقہ (Online Affair) شروع ہو گیا اور اُنھوں نے اپنے چیٹ روم میں ہر کسی کو بتانا شروع کر دیا کہ منٹگمری جھوٹا اور دغاباز ہے۔ جب منٹگمری کو اِس بات کا علم ہوا کہ "Jessi" نے

1) Avila, Jim, Martz, Geoff and Napolitano, Joanne (Aug 27, 2011) "Online Love Triangle, Deception End in Murder" abc News - abc 2020. http://abcnews.go.com/US/online-love-triangle-deception-end-murder/story?id=14371076 Retrieved on: Nov. 01, 2012.

منگمری کے ہم پیشہ رفیق کے ساتھ معاشقہ شروع کر دیا ہے تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ بالآخر ایک دن جب رات کو دس بجے برائن نے بفلو، نیویارک میں اپنی فیکٹری کی جاب سے چھٹی کی اور وہ چلتا ہوا اپنے پارکنگ لاٹ میں جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھا تو منگمری اُس کا مسلسل پیچھا کر رہا ہے۔ ابھی برائن نے اپنی گاڑی سٹارٹ کرنی تھی کہ اچانک منگمری 0.30 کیلبر کی رائفل کے ساتھ نمودار ہوا۔ منگمری نے برائن پر دو فائر کیے جن میں سے ایک برائن کے بازو پر اور دوسرا اُس کی گردن پر لگا جس سے وہ جگہ پر ہلاک ہو گیا۔ منگمری جائے وقوع سے فرار ہو گیا۔ یہ 15 ستمبر 2006ء میں جمعہ کی رات تھی۔ دو روز کے بعد پارکنگ لاٹ کے ایک راہ گیر نے برائن کی لاش پر نظر پڑنے پر پولیس کو اطلاع دی۔ منگمری نے تفتیشی افسروں کے سامنے برائن کے قتل سے لاتعلقی کا اظہار کیا لیکن جب اُنھوں نے برائن کے گھر جا کر تلاشی لی اور اُس کے کمپیوٹر کا معائنہ کیا تو اُنھیں بہت سا مشکوک مواد ملا مثلاً منگمری کے "Jessi" کے نام فوری پیغامات، بعد میں دونوں کے آپس کے جھگڑے جن میں برائن کا بھی ذکر تھا وغیرہ۔ چنانچہ منگمری کو حراست میں لے لیا گیا۔ نیویارک کی عدالت کے جج وولف گینگ (Judge Wolfgang) نے منگمری کو 20 سال قید کی سزا سنائی اور رہائی کے بعد مزید 5 سال کی کڑی نگرانی کا بھی آرڈر دیا۔ جیل میں قید کی سزا شروع ہونے کے بعد منگمری کو اُس کی بیٹیوں نے ایک خط لکھا جس میں انھوں نے اُسے بتایا کہ وہ اُس سے جیل میں ملاقات کے لیے نہیں آنا چاہتیں اور اُس کی بیوی نے بھی اُس سے طلاق حاصل کر کے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ یہ سن کر منگمری نے جیل میں خودکشی کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔

کیس کی تفتیش کے دوران یہ راز بھی افشا ہو گیا کہ "Jessi" ایک 18 سالہ نوجوان لڑکی نہیں تھی جیسا کہ آن لائن پروفائل فوٹوز میں اُس نے دکھایا تھا۔ تفتیشی پولیس افسر لفٹیننٹ ران کینیون (Lieutenant Ron Kenyon) کو قتل ہونے والے نوجوان برائن کے سیل فون سے "Jessi" کا فون نمبر ملا۔ ران کینیون نے "Jessi" کو کال کی اور بتایا کہ وہ اُس قتل

کے کیس میں تفتیش کے لیے تیار رہے۔ بے شک "Jessi" فون پر اپنی آواز سے ایک 18 سال کی لڑکی ہی لگتی تھی۔ لیکن تفتیشی افسر ران کینین کئی گھنٹے کا گاڑی کا سفر کر کے مغربی ورجینیا "Jessi" کے گھر پہنچا تو اُسے پتہ چلا کہ کمپیوٹر کی سکرین پر 18 سالہ سنہرے بالوں والی "Jessi" نامی لڑکی جو کہ برائن اور منگمری دونوں کی محبت کا مرکز بنی ہوئی تھی وہ دراصل ایک بھاری جسم کی (Plump) 45 سالہ عورت تھی جو دو بچوں کی ماں بھی تھی۔ اُس کے سر پر چھوٹے کٹے ہوئے گاڑے براؤن رنگ کے بال تھے۔ اُس عورت کا اصل نام میری شائلر (Mary Shieler) تھا۔ یہ عورت 23 سال سے شادی شدہ تھی اور اپنے خاوند اور دو بیٹیوں کے ساتھ رہتی تھی۔ اپنی آن لائن پروفائل میں میری شائلر نے "Jessi" نامی 18 سالہ لڑکی کا روپ دھارا ہوا تھا اور دراصل اپنی 18 سالہ بیٹی کی تصاویر کو منگمری اور برائن کو بھیجنے کے لیے استعمال کرتی تھی۔ اُس عورت نے اپنی بیٹی کو بتائے بغیر تیراکی کے لباس تک میں اپنی بیٹی کی تصاویر منگمری کو ورغلانے کے لیے بھیجیں اور بتایا کہ یہ اُس کی اپنی تصاویر ہیں۔ **(1)**

نیویارک کے وکیل اِس عورت کو بھی سزا دلوانا چاہتے تھے کہ اُس نے کئی زندگیوں کو تباہ کر ڈالا، اُس نے منگمری کی بیوی اور دو بیٹیوں کا گھر اُجاڑ دیا، منگمری سے قتل کروا ڈالا، برائن بیرٹ جو کہ 22 سالہ نوجوان تھا اور نیویارک میں پڑھنے کے لیے آیا ہوا تھا اُس کا قتل کروا دیا اور اُس لڑکے کے والدین اور بہن بھائیوں کی امیدوں کا خون کر دیا۔ تاہم نیویارک کی عدالت نے دجالی نظام نے ''ایک آنکھ والے ایجنٹوں'' یعنی کمپیوٹر، چیٹنگ، کیمرہ وغیرہ پر کوئی الزام نہ آنے دیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ میری شائلر ("Jessi") نے گو کہ اِس تمام واقعے میں اخلاقی حدود کو تو پار کر ڈالا لیکن کوئی چیز ''قانون'' کے خلاف نہیں کی۔

---

1) Labi, Nadya (21 August 2007). "An IM Infatuation Turned to Romance. Then the Truth Came Out". Wired. Magazine, Issue 15.09 http://www.wired.com/politics/law/magazine/15-09/ff_internetlies. Retrieved on: Nov. 01, 2012.

میری شائلر ("Jessi") قانون کی گرفت سے تو بچ گئی لیکن اپنے جرم کے گھناؤنے اثرات سے اپنی زندگی کو نہ بچا سکی۔ جب کیس کھلنے پر میری شائلر (Jessi) کے خاوند کو اُس کی خیانت اور منگمری کے ساتھ انٹرنیٹ پر ناجائز تعلقات کا علم ہوا تو اُس نے میری شائلر کو طلاق دیدی کیونکہ وہ ایسی غلیظ عورت کے ساتھ کیسے رہ سکتا تھا۔ میری شائلر کی بیٹی کا نام Jessica تھا لیکن اسی کا نام اور تصاویر میری شائلر اپنی شناخت کے طور پر آن لائن استعمال کرتی تھی۔ اُس لڑکی نے اپنی ماں کے مکروہ کردار کو دیکھ کر اُس سے اپنے تعلقات توڑ دیئے اور ریاست ورجینیا نقل مکانی کر کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ رہنا شروع کر دیا۔ یہ انٹرنیٹ کیس ریاست نیویارک کے قانون دانوں کے لیے اتنا پیچیدہ تھا کہ انھوں نے اسے ''عجیب محبت کا تکون'' (Bizarre Love Triangle) کا نام دیا۔ اِس کیس پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مورخ خاتون کرسٹل ہاکنز (Kristal Hawkins) رقمطراز ہیں:

> ''اِس کہانی کا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ 22 سالہ برائن بیرٹ اس عجیب محبت کے تکون کا شکار ہوگیا۔ اُسے ایک ایسے آدمی نے قتل کیا جو کہ وہ نہیں تھا جو وہ انٹرنیٹ پر بتا رہا تھا (یعنی منگمری)، جو کہ ایک ایسی عورت کی محبت میں گرفتار تھا جو کہ اصل میں وہ نہیں تھی جو وہ انٹرنیٹ پر اپنے آپ کو بتا رہی تھی (یعنی Jessi)۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اِس آن لائن محبت کے تکون میں ہر کوئی دوسرے کو دھوکہ دے رہا تھا۔

## فیس بک، آن لائن چیٹنگ اور ''جوان عمر'' کا دھوکہ

موجودہ دور کے نوجوانوں میں سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس (مثلاً فیس بک، ٹوویٹر وغیرہ) بہت مقبول ہیں۔ وہ اپنے فارغ اوقات میں سے ہر ہر لمحہ انہی آن لائن سائٹس پر گزارنا پسند کرتے ہیں لیکن ایسا کرنے کے دوران کئی نوجوان لڑکیاں لڑکے اپنی عزت، اپنے

اخلاق اپنا پیسہ، اپنی پاک دامنی حتیٰ کہ اپنی زندگی بھی انٹرنیٹ پر موجود شکاری مردوں (Scammers Predators) کے ہاتھوں ضائع کر بیٹھتے ہیں۔

کمپیوٹر کے مجرم افراد (Cyber Criminals)، آن لائن بھیڑیے (Online Wolves)، بچوں سے جنسی رغبت رکھنے والے (Paedophiles)، فیس بک قاتل (Facebook Killers)، انٹرنیٹ قاتل اور چیٹ روم قاتل (Chat Room Killers) اِن سب میں ایک بات مشترک ہے کہ یہ سب لوگ اپنے انسانی شکار پکڑنے کے لئے ''ایک آنکھ والے دجال کے ایجنٹوں'' کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ انٹرنیٹ کے مجرم اوپر بیان کی گئی سائٹس کے علاوہ آن لائن ڈیٹنگ سائٹس (Online dating Servies)، انٹرنیٹ گیمز (Online role playing games)، یاہو گروپس (Yahoo Groups) کو بھی اپنے شکار پکڑنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص انٹرنیٹ پر اپنی نقلی شناخت (Fake online identity) بنائے تو اس کی اصلیت جانچنے کے معاملے میں یہ تمام ویب سائٹس بے بس ہیں۔ مثلاً بیلجیئم سے شروع ہونے والی مشہور سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹ نیٹ لاگ (Netlog) کے پورے یورپ میں 56 ملین سے زیادہ استعمال کرنے والے ہیں اور نیٹ لاگ نے اِس معاملے میں برملا اپنی بے بسی کا اعتراف کیا ہے:

"There is currently no 100 per cent failsafe way of confirming someone's identity online." **(1)**

''اِس وقت کسی کی آن لائن شناخت کی تصدیق کرنے کے لیے کوئی بھی 100 فیصد کامیاب حفاظتی آگاہی کا نظام موجود نہیں ہے۔''

---

1) Stokes, Paul (March 8th, 2010). "Peter Chapman targeted thousands of young girls". The Telegraph (London). http://www.telegraph.co.uk/news/uknews/crime/7397894/Peter-Chapman-targeted-thousands-of-young-girls.html.

ڈاکٹر ماریس گاڈوِن(Dr. Maurice Goodwin) امریکہ کے عدالتی سائنس (Forensic Science) کے ایک ماہر قانون ہیں۔ جن خاندانوں کے افراد قتل یا لاپتہ ہوجاتے ہیں، ڈاکٹر ماریس اُن خاندانوں کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے بطور مشیر (Law Enforcement Consultant) کے بھی کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ماریس بتاتے ہیں کہ جو لوگ انٹرنیٹ پر دوسروں کا استحصال کرنے کا پلان بناتے ہیں وہ ''مارڈی گراس اثر''(Mardi Gras Effect) پر انحصار کرتے ہیں۔ ماہرینِ نفسیات کے مطابق Mardi Gras Effect کا مطلب ہے انٹرنیٹ پر اپنی شناخت کو چھپانے کی صلاحیت یعنی (Ability to hide one's identity on the Internet)۔ ایسے لوگ انٹرنیٹ کو استعمال کر کے معصوم لڑکیوں کو پھانستے ہیں، اُن کی آبروریزی کرتے ہیں اور بعض اوقات پھر اُن کے قتل بھی کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ماریس بیان کرتے ہیں:

> ''انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کی تاریک اور پُراسرار دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو عجیب وغریب قسم کے تجربات اور مہمات کرتے ہیں۔ اپنے آن لائن سکرین نام (Online Screen Name) کے لبادے میں چھپے ہوئے بعض لوگ اپنے استعمال شدہ انڈرویئر بیچتے ہیں تو بعض لوگ ایسے انسانی شکار کی تلاش میں ہوتے ہیں جنھیں وہ چھپ کر قتل کر ڈالیں..... کسی کے لیے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ انٹرنیٹ پر اپنا اصلی نام بتائیں اور اکثر لوگ اپنی اصلی شناخت بتاتے بھی نہیں ہیں۔ اُس کے برعکس، انٹرنیٹ کی سائٹس استعمال کرنے والے حضرات ایک یا ایک سے زیادہ ہینڈل (Handle) استعمال کرتے ہیں (یعنی انٹرنیٹ پر استعمال ہونے والا آدمی کا عرف یا Internet Nickname) یہی ''ہینڈل'' اُس کی شناخت کو چھپانے کا لبادہ ہوتا ہے۔
>
> چیٹنگ کمرے (Chat Rooms) اور (Internet Relay Chat)

IRC حقیقی ٹائم فریم میں کام کر رہے ہوتے ہیں اور اُن میں شامل تمام لوگوں کے پیغامات (Messages) فوری طور پر پوسٹ ہوتے ہیں اور اُن کے جوابات لکھے جاتے ہیں اور ہر کوئی اُن کو پڑھ رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح پرائیویٹ چیٹ رومز کا بندوبست بھی کیا جاسکتا ہے۔ "Private chat rooms" میں بھی ہینڈل (Handles) ہی استعمال ہوتے ہیں۔ اِس گمنامی کی حالت (Anonymity) کی وجہ سے چیٹ رُومز اور نیوز گروپس کے ملاقاتیوں (Visitors) کے لیے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ جس کسی کی چاہیں اُس کی شخصیت (Persona) کا رُوپ دھار لیں۔ یہ چیز دھوکہ دینے کے لیے بہترین راستہ مہیا کر دیتی ہے۔'' **(1)**

''ہینڈل'' انٹرنیٹ پر استعمال ہونے والا عرف ہوتا ہے جیسا کہ Instant messaging اور سکائپ (Skype) میں کسی شخص کو اُس کے سکرین کے نام یا ''ہینڈل'' سے رابطہ کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی ریسرچ کے امریکی ادارے گارٹنر (Gartner) کے ایک تجزیہ نگار ادیب غُبریل نے 2012ء اور اُس کے بعد کی موبائل صنعت کے متعلق رپورٹ میں کہا تھا:

''عنقریب لوگ آپس میں آن لائن تعلقات قائم کرنے کے لیے ایک دوسرے سے فون نمبر یا اِی میل نہیں مانگیں گے بلکہ کہا کریں گے:

"What is your handle?"

''آپ کا ہینڈل (Internet Nickname) کیا ہے؟''

اِس کتاب کے پہلے حصے میں بیان کی گئی کہانیوں اور واقعات میں ہم نے دیکھا ہوگا کہ سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس اور انٹرنیٹ چیٹنگ کرنے والی لڑکیاں اور لڑکے اسی ''مارڈی

1) Godwin, Maurice (Summer 2005). "CyberMurder.com: Bound for Death - Part 1". Web Mystery Magazine. Vol. III, Issue 1. http://lifeloom.com/III1Godwin.htm. Retrieved 2012-10-30.

گراس اثر'' (Mardi Gras Effect) کا شکار ہوئے تھے جس کے نتیجے میں بھیانک جرائم اور اندوہ ناک وارداتیں ہوئیں۔ انٹرنیٹ چیٹ رومز، فوری میسجنگ اور سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس (مثلاً فیس بک، ٹووٹر، مائی سپیس، فرینڈ سنٹر، وغیرہ) اپنے استعمال کرنے والوں کو ''نظر کا دھوکہ'' دینے کے علاوہ ''عمر کا دھوکہ'' بھی دیتی ہیں۔ جو لوگ چیٹ رومز یا سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس پر جاتے ہیں اُن پر اِن دجالی ایجنٹوں کا ایسا جادو ہو جاتا ہے کہ ہمیشہ انٹرنیٹ پر ملاقات کرنے والے شخص کی عمر کا اندازہ لگانے میں غلطی کرتے ہیں اور ہمیشہ آن لائن ملاقات کرنے والے شخص کے متعلق یہی سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی نوجوان لڑکا یا لڑکی ہے۔ شاید اُن کا اِس میں کوئی قصور بھی نہیں کیونکہ یہ ''جوان ہونے کا تاثر'' دجال کی ایک صفت بھی ہے جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے:

اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ (صحیح مسلم)

(صحیح مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة، حدیث 5228)

''دجال ایک جوان شخص ہوگا، اُس کے بال گھنگھریالے ہوں گے اور وہ ایک آنکھ سے اندھا (کانا) ہوگا۔''

چنانچہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دجال کے ایجنٹوں میں بھی یہ صفات موجود ہیں یعنی ''جوانی کا جھانسہ'' اور ''ایک آنکھ''۔ پچھلے صفحات میں بیان کیے گئے واقعات اور کہانیوں پر سرسری نگاہ ڈالنے سے بات مزید واضح ہو جائیگی:

☆ ..... برطانیہ کی 17 سالہ لڑکی ایشلی ہال (Ashley Hall) کے واقعے میں ملوث اُس کا قاتل پیٹر چیپ مین (Peter Chapman) کی حقیقی عمر 33 سال تھی، کیڑا لگنے کی وجہ سے اُس کے منہ سے تقریباً تمام دانت گر چکے تھے، وہ اپنے جسم کی صفائی نہیں رکھتا تھا اور پچھلے چند مہینوں سے اپنی گاڑی میں زندگی بسر کر رہا تھا لیکن یہی شخص انٹرنیٹ پر اپنے

آپ کو ایک 19 سالہ خوبصورت جسم والا نوجوان بتانے میں کامیاب رہا۔ **(1)**

اُس نے صرف اتنا کیا کہ مختلف سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس پر اپنے تعارف (Online profile Photo) میں ایک 19 سالہ کھلے ہوئے سینے والے نوجوان (bare-chested youth) کی تصویر پوسٹ کردی اور ایک پُرکشش نام "DJ Pete" رکھ لیا۔ صرف ایک خوبصورت نوجوان کی فرضی تصویر اپنی پروفائل کے طور پر آن لائن پوسٹ کرنے کے نتیجے میں 14,600 لوگوں (Online Visitors) نے پیٹر چیپ مین کو انٹرنیٹ پر "Visit" کیا اور اُن میں سے 3,000 آن لائن لوگ (Online visitors) ڈی جے پیٹ "DJ Pete" کے آن لائن دوست (Online Friends) بن گئے۔ مزید یہ کہ اُن میں تقریباً سب کی سب 13 سال سے 31 سال کی خواتین تھی۔ اُن لڑکیوں اور عورتوں سے دوستی کرنے کے بعد پیٹر چیپ مین اُن کو پرائیویٹ چیٹ رُومز میں آنے کی دعوت دیتا تھا۔ پھر پرائیویٹ چیٹ رُومز میں آکر وہ اُن لڑکیوں اور عورتوں سے نہایت بے تکلف اور جنسی معاملات کے متعلق گفتگو شروع کر دیتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض لڑکیوں نے پیٹر کی خوشامدانہ گفتگو سے متاثر ہو کر اُس کو نیم عریاں لباس میں اپنی تصاویر تک بھیج دی تھیں۔

پیٹر چیپ مین نے نیٹ لاگ (Netlog) پر اپنی دو شناختیں (Online Profiles) قائم کی ہوئی تھیں اور پولیس کی حراست میں آنے کے وقت تک اُس نے مزید سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر نو (9) مختلف قسم کی شناختیں رکھی ہوئی تھیں۔ برطانیہ کے روزنامہ The Telegraph کے نامہ نگار پال سٹوکس (Paul Stokes) کے مطابق ایک

---

1) Stokes, Paul (March 8th, 2010). "Peter Chapman targeted thousands of young girls". The Telegraph (London). http://www.telegraph.co.uk/news/uknews/crime/7397894/Peter-Chapman-targeted-thousands-of-young-girls.html.

سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹ "Faces.com" پر پیٹر چیپ مین کی پروفائل کو 3919 آن لائن مہمانوں نے "Visit" کیا۔ وہاں پر اپنی پروفائل میں اپنے بارے میں پیٹر چیپ مین نے لکھا ہوا تھا:

"Single, 5ft 10in tall, with blue eyes and a 'slim, toned' body, a window maker whose interests are 'cars, girls hehe."

''کنوارہ، 5 فٹ 10 انچ قد، نیلی آنکھیں اور دُبلا مگر مضبوط جسم، پیشہ: کھڑکیاں تیار کرنا، دلچسپیاں،: نئی گاڑیاں، لڑکیاں، ہنسی مذاق۔''

☆ .... انڈونیشیا کے شہر دیپوک کی لڑکی سائرہ کے واقعے میں ہم دیکھتے ہیں وہ ہر اُس شخص سے جس کے متعلق وہ سمجھتی تھی کہ اُس کا ہم عمر ہے اُس کی دوستی کی درخواست (Online Frendship request) کو بلاتکلف قبول کرلیا کرتی تھی۔ جب 17 سالہ سائرہ نے فیس بک پر 24 سالہ یوگی سے دوستی کی تو وہ شخص اپنے فیس بک کے تعارف کے لحاظ سے بہت پرکشش دکھائی دیتا تھا۔ فون پر اپنی خوشامدانہ گفتگو سے بھی بہت دلکش محسوس ہوتا تھا لیکن حقیقت میں اُس شخص نے دیپوک کی رہنے والی 17 سالہ سائرہ کی مسلسل 7 دن تک آبروریزی کی اور اُس پر کسی قسم کا رحم نہیں کھایا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ سائرہ نے یوگی کے فیس بک تعارف (Facebook Profile) پر اِس حد تک یقین کرلیا جس میں یوگی نے اپنے آپ کو ایک ''دوستانہ طبیعت'' کا مالک اور ''پُرکشش نوجوان'' شخص کے طور پر پیش کیا تھا؟ شاید فیس بک پر یوگی کے آن لائن تعارف میں اُس کا ''نوجوان'' ہونا جو بیان ہوا تھا اُس کا سحر اتنا شدید تھا کہ دیپوک کی رہنے والی سائرہ اُس شخص کا حقیقی چہرہ نہ دیکھ سکی کہ جو شخص اصل میں عادی مجرم، پیشہ ور زانی اور عورتوں کی خرید وفروخت کرنے والا تھا۔ یوگی کی اِس چال کو ایک آنکھ والے ایجنٹ نے ہی ممکن بنایا۔

☆ ..... برطانیہ کے ڈیوڈ رسل (David Rusell) کے کیس میں کو کہ آن لائن دوستی ہونے کے کچھ دنوں کے بعد مس بنی ڈکٹو (Miss Benedicto) کو علم ہو گیا تھا کہ ڈیوڈ نے اپنے فیس بک کے تعارف میں اپنے آپ کو یورپ کا مشہور پاپ سنگر آلیور سائکس (Online Sykes) کے طور پر جو بتایا تھا وہ جھوٹ تھا لیکن پھر بھی اُس ایک آنکھ والے میڈیم (One-Eyed Medium) کا جادو مس بنی ڈکٹو پر اتنا شدید تھا کہ یہ جاننے کے باوجود مس بنی ڈکٹو نے امریکہ سے برطانیہ جا کر ڈیوڈ سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ مس بنی ڈکٹو کو برطانیہ پہنچ کر شدید مایوسی ہوئی جب یہ حقیقت اُس پر کھلی کہ ڈیوڈ رسل اتنا ''پرکشش'' اور ''عاشقانہ مزاج'' نہ تھا جتنا کہ فیس بک کے تعارف میں اور سکائپ (Skype) کی آن لائن چیٹنگ میں نظر آتا تھا۔ ڈیوڈ کا حقیقی چہرہ تو اُس وقت سامنے آیا جب اُس نے مس بنی ڈکٹو کو جنگل میں لے جا کر قتل کرنے کی کوشش کی۔

☆ .... جرمنی کے کرسچن گروتھیئر (Christen Grothee) نے انٹرنیٹ پر اپنے آپ کو ایک ایسے شخص کے طور پر پیش کیا جو شعر و شاعری پسند کرتا تھا تا کہ لڑکیاں اور عورتیں اُس کے متعلق یہ تاثر قائم کریں کہ وہ ایک ''حساس'' اور ''نرم دل'' شخص ہے جیسا کہ انٹرنیٹ کی ایک آنکھ والی دنیا میں ہر دوسرا شخص اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ کرسچن گروتھیئر نے بھی آن لائن چیٹ رومز میں سب لوگوں کی توجہ کھینچنے والا سکرین نام (Screen Name) استعمال کیا۔ یعنی "Rosenboy" جس کا مطلب ہے ''گلاب کے پھولوں والا لڑکا''۔ یہ سکرین نام، انٹرنیٹ کی دنیا میں اُس کا ''ہینڈل'' تھا۔ کرسچن کا آن لائن تعارف بہت سی عورتوں کے لیے قابلِ کشش تھا یہاں تک کہ وہ 300 سے زیادہ عورتوں سے عشق رچانے میں کامیاب ہو گیا۔ اِس کیس میں بھی وہی ہوا کہ ایک آنکھ والے دجالی ایجنٹ میڈیا یعنی انٹرنیٹ کے جادو سے مسحور ہو کر بہت سی عورتوں نے اِس بات پر یقین

کرلیا کہ کرسچن گروتھیئر ایک ''نرم دل اور حساس'' جوان مرد ہے جو نہایت اخلاص کے ساتھ ایک شریکِ سفر عورت کا متلاشی ہے لیکن حقیقی دنیا میں کرسچن گروتھیئر اتنا ظالم تھا کہ اُس نے 3 چھوٹے بچوں کی ماں تک پر رحم نہیں کھایا، پہلے چند دنوں تک اُس عورت سے لُطف اندوز ہوتا رہا اور پھر اُس عورت کو چھری سے 26 وار کر کے قتل کر دیا۔

☆ ..... تھامس منٹگمری کے کیس میں اِس آن لائن معاشقے سے پہلے وہ ایک شفیق باپ اور محبت کرنے والا خاوند تھا۔ وہ اپنی بچیوں اور بیوی کو باقاعدگی سے شام کو سیر کروانے لے کر جاتا تھا، اپنی بچیوں کو سکول چھوڑتا اور واپس لاتا تھا لیکن وہ کمپیوٹر کے ایک بٹن کا دبانا تھا کہ وہ اُس معاشقے کی دلدل میں پھنستا چلا گیا۔ جس انٹرنیٹ چیٹ روم (chatroom) میں منٹگمری نے جانا شروع کیا اُسی روم میں اُس کی ملاقات "Jessi" نامی لڑکی سے ہوئی جس کا دعویٰ تھا کہ وہ 18 سالہ سفید نام لڑکی ہے۔ اُس کا دل جیتنے کے لیے منٹگمری نے بھی جھوٹ کہہ دیا کہ وہ ایک نوجوان امریکی فوجی ہے جسے عنقریب حکومت عراق بھیجنے لگی ہے۔ دونوں کا ایک دوسرے کے متعلق یہی یقین اور ایمان تھا کہ اُن کا محبوب ''جوان'' ہے لیکن حقیقت میں "Jessi" 18 سالہ لڑکی نہیں بلکہ 45 سالہ بھاری جسم کی (Plump) عورت تھی جو دو بچوں کی ماں بھی تھی اور منٹگمری 45 سالہ کا شخص تھا جو دو بچیوں کا باپ تھا۔ 22 سالہ برائن پیرٹ بھی "Jessi" کی محبت میں اسی لیے گرفتار ہوا کہ اُس نے یہ گمان کیا کہ "Jessi" شاید 18 سالہ لڑکی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اِس محبت کے تکون (Online Love Triangle) میں ہر کوئی ''جوانی'' کی تلاش میں تھا اور انھوں نے ایک دوسرے کی عمروں کا اندازہ کرنے میں صریح غلطی کی۔

ایسا گمان ہوتا ہے کہ انٹرنیٹ لوگوں کی ''جوان عمر کا فریب نظر'' (Illision of young age) دکھاتا ہے اور لوگ ایک دوسرے کی عمر کے بارے میں فوراً غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ دوسرے کو جوان اور نیک فطرت سمجھتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر شروع ہونے

والے تعلقات اور دوستیوں کے معاملے میں یا تو لوگ دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں یا پھر خود دھوکے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ چیٹنگ اور سوشل نیٹ ورکنگ کی دنیا میں لوگ بڑی آسانی سے جوان شخص کا بھیس دھار لیتے (Impersonate as young) ہیں۔ جب اُن کی جعلی آن لائن شخصیت کا بھانڈا پھوٹتا ہے اُس وقت تک اکثر بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے اور وہ اپنی واردات کر چکے ہوتے ہیں۔ اسی خصوصیت کو عربی زبان میں ''دجل'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ سب سے بڑے دھوکے باز یعنی دجال کے یہ الیکٹرانک ایجنٹ بھی لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ دراصل انسانوں کی یہ ایک بنیادی کمزوری ہے کہ وہ ہمیشہ جوان رہنا چاہتے ہیں۔ انسان، جوان عمر کی پسند کرتا ہے۔ شیطان، انسان کی اِس بنیادی کمزوری سے اول روز سے ہی بخوبی واقف تھا جیسا کہ قرآن میں بیان ہوا ہے:

فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ (سورہ طٰہٰ: 120)

''شیطان نے آدم کو پھسلایا اور اُس سے کہنے لگا: ''اے آدم! کیا میں تمہیں بتاؤں وہ درخت (جس کا پھل کھا کر) جس سے ہمیشہ کی زندگی (یعنی جوانی) اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے۔''

## مسلم خواتین، انٹرنیٹ گپ شپ اور فیس بک کے متعلق اسلامی حکم

انٹرنیٹ گپ شپ (Internet Chatting) ایک ایسا کام ہے کہ شراب کی طرح جس کے فائدے کم اور نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ آج ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے انٹرنیٹ چیٹنگ کی بہت سی اقسام معرضِ وجود میں آگئی ہیں۔ مثلاً لفظی گپ شپ (Text Chat) میں

سکرین پر الفاظ دکھائے جاتے ہیں۔ صوتی گپ شپ (Audio Chat) میں آوازوں اور نمونوں (Icons) کے ذریعے گفتگو ہوتی ہے۔ ٹیکسٹ مڈز اور موز (Text Muds and Moos) میں کمپیوٹر سکرین میں خیالی ماحول (Fantasy Environment) میں آپس میں رابطے ہوتے ہیں۔ اسی طرح کا حال باتصویر سوشل ماحول (Pictorial Social Environments) وغیرہ کا ہے۔ **(1)**

اب انٹرنیٹ کی خیالی دنیا میں سوشل نیٹ ورکنگ پیچیدہ سے پیچیدہ تر اور ہر قسم کی اخلاقیات سے آزاد ہوتی جا رہی ہے۔ مثلاً نئے سوشل نیٹ ورک سسٹم (Virtual Social Environments) میں اِس بات کی صلاحیت موجود ہیں کہ اُن میں ایک ہزار سے زیادہ صارفین (Users) آپس میں ایک ہی وقت میں رابطہ قائم کر سکیں۔ وہاں پر انٹرنیٹ استعمال کرنے والے نوجوان، اخلاقی لحاظ سے گری ہوئی حرکات کے مظاہرے بھی کرتے ہیں، مثلاً خیالی ماحول میں غنڈہ گردی (Virtual Street Gangsters)، لڑائیاں، گالم گلوچ اور جنسِ مخالف کے ساتھ شرمناک حرکات وغیرہ اور یہ سب کچھ تین جہتی (Three-dimensional) ماحول میں ہوتا ہے جہاں زیادہ سے زیادہ انسانی جسم کی نمائش کی جاتی ہے۔ **(2, 3)**

آیئے اب ہم انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے معاملے میں اسلامی نقطہ نظر دیکھتے ہیں بالخصوص یہ سوال کہ کیا لڑکیاں اور لڑکے، عورتیں اور مرد آپ میں کسی بھی قسم کی آن لائن چیٹنگ کر سکتے

---

1) Biocca, F. (2000). "New Media Technology and Youth: Trends in Evolution of New Media." Journal of Adolescent Health. 27S: 22-29.

2) Singhal Sandeep, Zyda Michael. (1999) Networked virtual environments: Design and implementation. New York: Addison-Wesley.

3) Benford S. Bowers J, Fahlen L, et al. (1995) "User embodiment in collaborative virtual environments". CHI'95 Proceedings. San Francisco: ACM.

ہیں؟ سعودی عرب کے عالم دین شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابن جبرینؒ (وفات 13 جولائی 2009ء) سے ایک مرتبہ یہ سوال کیا گیا کہ کیا نامحرم جوان مرد اور عورتیں آپس میں اُس صورت میں آن لائن چیٹنگ کرسکتے ہیں جبکہ اُن کی آپس کی آن لائن گپ شپ (Chatting) ہر قسم کی غیر اخلاقی گفتگو، گناہ اور محبت سے پاک ہو؟

اُس سوال کے جواب میں شیخ ابن جبرینؒ نے درج ذیل فتویٰ دیا تھا:

''اسلام میں کسی بھی مرد کے لیے یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی بھی نامحرم عورت سے آن لائن چیٹنگ کرے کیونکہ اِس میں فتنہ پوشیدہ ہے۔ انسان یہ سوچ سکتا ہے کہ اِس میں کوئی فتنہ نہیں لیکن شیطان مسلسل کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اُس شخص کو اپنے جال میں پھنسا دیتا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اگر وہ دجال کے متعلق سنیں تو اُس سے دور بھاگیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے: ''تم میں سے جو کوئی دجال کے آنے کی خبر سنے تو اُس سے دور بھاگ جائے۔ اللہ کی قسم! انسان دجال کے پاس جائے گا اور وہ انسان خود کو مومن سمجھے گا مگر (دجال کی مسلسل کوششوں اور فتنے کی وجہ سے) وہ اُس دجال کی پیروی کر بیٹھے گا۔ (ابو داؤد۔ طبرانی)

نامحرم جوان مردوں اور عورتوں کے درمیان خط و کتابت (آن لائن چیٹنگ وغیرہ) میں بہت سے فتنے اور خطرات چھپے ہوئے ہیں، اِس لیے ہمیں اِس سے بچ کر رہنا چاہیے، چاہے سوال کرنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ مرد اور عورت کی چیٹنگ ہر قسم کی غیر شرعی باتوں اور محبت سے پاک ہے۔'' (1)

1) (مرتب) محمد بن عبدالعزیز المسند "فتاویٰ المرأۃ" مطبوعہ ریاض، 1996ء، دارالسلام پبلشرز۔ صفحہ نمبر 96

اسی طرح نجد کے معروف عالم شیخ صالح المنجد سے ایک مسلمان بہن نے یہ

سوال پوچھا کہ وہ انٹرنیٹ کا استعمال کرتی ہیں اور ''اسلامی گپ شپ والے آن لائن کمروں'' (Islamic Chat Rooms) میں بھی جاتی ہیں، کبھی کبھار اُن کی کسی مسلمان مرد سے چیٹ روم میں ملاقات ہو جاتی ہے جو اُن بہن سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ بہن اُس شخص سے اکیلے میں آن لائن گفتگو (Private Written Chat) کریں تا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے متعلق کچھ جان سکیں۔ ایسے ''مسلمان بھائی'' کبھی اُس خاتون سے اُسی چیٹ روم میں ہی چیٹنگ شروع کر دیتے ہیں اور کبھی اُس خاتون سے اُس کے متعلق ذاتی سوالات بھی پوچھتے ہیں (مثلاً اُس مسلمان بہن کی عمر کتنی ہے، اُس مسلمان بہن کی پسند ناپسند کیا ہیں، اُس کے ذاتی مشاغل کیا ہیں وغیرہ)۔ اُس مسلمان بہن نے شیخ صالح المنجد سے اِس بارے میں فتویٰ مانگا کہ کیا یہ بات بھی گناہ ہے کہ میں کسی نامحرم مسلمان ''بھائی'' سے صرف لکھائی کی صورت میں گفتگو (Internet Chatting) کر رہی ہوں؟

شیخ صالح المنجد نے اُس بہن کے سوال کے جواب میں درج ذیل فتویٰ دیا:

''ایک مسلمان عورت کے انٹرنیٹ استعمال کرنے میں کوئی برائی نہیں اگر اُس کے استعمال کرنے کے نتیجے میں وہ مسلمان خاتون کسی حرام کام کا ارتکاب نہیں کرتی مثلاً نامحرم مردوں سے تنہائی میں آن لائن گفتگو۔ یہ اِس وجہ سے ہے کہ نامحرم مردوں سے آن لائن چیٹنگ کرنے کے نتیجے میں عورت گناہ اور فتنے کا شکار ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اللہ کی رضا کی خاطر اور اُس کے عذاب کے ڈر کی خاطر عورت کے لیے لازمی ہے کہ وہ ایسی باتوں سے اجتناب کرے۔

کتنی ہی دفعہ اس طرح کی نامحرم مردوں اور عورتوں میں گفتگوؤں (Chattings) کے برے نتائج نکلے ہیں اور کئی دفعہ وہ آپس میں محبت میں گرفتار ہو گئے اور کبھی تو اُس سے بھی زیادہ بری حرکات اُن سے سرزد ہو گئیں۔ شیطان، نامحرم مرد اور عورت میں سے ہر کسی کو دوسرے کی عادات و خصوصیات خوش نما بنا کر دکھاتا ہے

جس کے نتیجے میں مرد اور عورت کا ایک دوسرے سے قلبی تعلق قائم ہو جاتا ہے جو نا جائز محبت ہونے کی وجہ سے اُن کی روحانی ترقی اور دنیاوی معاملات دونوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ بے شک چیٹ رومز (Chat-Rooms) کے ذریعے آپس کی خط و کتاب، ڈاک کے ذریعے خط و کتابت سے زیادہ خطرناک ہے گو کہ دونوں ہی بری ہیں۔'' (1)

## مرد اور عورت اکیلے ہوں تو تیسرا شیطان ہوتا ہے

حدیث پاک بیان ہوا ہے:

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ.

(جامع الترمذی)

''جب بھی کوئی نامحرم مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

انٹرنیٹ پر لڑکوں لڑکیوں کی ملاقاتوں سے آہستہ آہستہ آپس کی ہچکچاہٹ اور درمیان میں حائل شرم و حیا ختم ہو جاتی ہے اور انسانوں کے اندر موجود جنسِ مخالف کے متعلق جذبات (carnal desire for opposite sex) اُن کے دل و دماغ پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ مزید برآں انٹرنیٹ پر لڑکوں کا چیٹنگ کے دوران لڑکیوں کو چھیڑ چھاڑ (یعنی Cyber-bullying) بھی لڑکیوں کے اندر سے شرم و حیا کو آہستہ آہستہ ختم کرتا چلا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے جنسِ مخالف کے ساتھ آن لائن چیٹنگ کی بیماری کا شکار صرف کنوارے مرد اور عورتیں یا نوجوان لڑکے لڑکیاں ہی نہیں ہوتے بلکہ

---

1) Al-Munajjid, Sheikh Mohammad Salih "Men and women talking in chat rooms" Islamic Q&A: Fatwa No. 34841. (http://islamqa.info/en/ref/34841. Retrieved: Oct. 15, 2012.)

2) جامع الترمذی 1171، اِس حدیث کو شیخ البانیؒ نے صحیح الترمذی میں صحیح قرار دیا ہے

بعض شادی شدہ مرد حضرات اور خواتین بھی اس بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حال ہی میں ایک مصری عالم نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ ''انٹرنیٹ سائٹ فیس بک کا استعمال حرام ہے''۔ جامعۃ الازہر کے سابق سربراہ اور مشہور مصری عالم دین شیخ عبدالحمید العطرش نے نیٹ ورکنگ انٹرنیٹ سائٹ فیس بک (Facebook) کیخلاف فتویٰ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اُس سے فائدہ اٹھانے والا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور اسکا استعمال حرام ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیس بک کی ایجاد کے بعد سے شرح طلاق میں اضافہ کیساتھ شادی شدہ افراد میں بے وفائی بڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیس بک سے خاندان تباہ ہو رہے ہیں کیونکہ یہ جوڑوں کی شادی سے ماورا دوسروں سے تعلقات قائم کرنیکی حوصلہ افزائی کرتی ہے جو کہ شریعت کیخلاف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فیس بک کیوجہ سے مسلم خاندانوں کو خطرات لاحق ہیں کیونکہ گھر کا ایک فرد (خاوند یا بیوی) باہر کمانے جاتا ہے تو پیچھے دوسرا آن لائن گپ شپ کر کے اور فیس بک پر جا کر نہ صرف شریعت کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ اپنا وقت بھی ضائع کرتا ہے۔
(*Urdu Link* USA, Friday Feb 19, 2010)

جب مسلمان لڑکیاں یا خواتین انٹرنیٹ پر اپنی کسی آن لائن سہیلی سے آن لائن چیٹنگ یا ویڈیو چیٹنگ کر رہی ہوتی ہیں تو اِس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی کہ دوسری طرف اُن سے چیٹنگ کرنے والا کوئی عورت ہے یا مرد۔ اکثر چیٹنگ کے کمروں (Chat Rooms) میں مرد کسی عورت کا بہروپ دھار کر عورتوں کو چیٹنگ کے ذریعے بہکانے اور پھانسنے کے لئے (Online Chat Seduction) موجود ہوتے ہیں۔ امریکی ماہر عمرانیات جان سولر (Sociologist John Suler) اپنے ایک تحقیق میں بیان کرتا ہے کہ انٹرنیٹ پر اپنی جنس بدلنا (Gender-switching) اتنا آسان ہوتا ہے کہ مرد حضرات بڑی آسانی سے کسی عورت کا روپ دھار لیتے ہیں۔ جان سولر لکھتا ہے:

"The beauty, and sometimes misfortune, of the internet is that it offers the opportunity for people to experiment with their

identity. One way to do that is to switch one's gender to see how the other half lives. In a text-only chat room the first step is simply to change one's online name." **(1)**

''انٹرنیٹ کا کمال بلکہ بدقسمتی یہ ہے کہ یہ لوگوں کو اِس بات کا موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنی شناخت کو بدل سکیں ۔ اِس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ انٹرنیٹ پر اپنی جنسی شناخت بدل دے تا کہ وہ دیکھ سکے کہ جنس مخالف کے کیا جذبات ہوتے ہیں ۔ بغیر تصویر والے چیٹنگ روم میں یہ کام کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنا آن لائن نام بدل دے۔'' (مثلاً مرد اپنا نام بدل کر کسی عورت والا نام رکھ لے اور بس)

سوشیالوجسٹ سولر کا یہ دعویٰ ہے کہ اپنی جنسی شناخت انٹرنیٹ پر بدلنے کی مردوں میں مختلف وجوہات ہوتی ہیں ۔ اِس کی ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ وہ مرد، کسی عورت کا روپ دھار کر کسی عورت سے دوستی، محبت یا انٹرنیٹ پر بدکاری کا مرتکب ہونا چاہتا ہے۔ ایسے مرد حضرات جو چیٹنگ کے کمروں اور انٹرنیٹ کی سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس پر اپنی جنسی شناخت بدلتے ہیں وہ اچھی خاصی تعداد میں ہیں ۔ زیادہ تر اپنی شناخت بدلنے کے پیچھے ناپاک ارادے کام کر رہے ہوتے ہیں ۔ سوشیالوجسٹ سولر کی تحقیق کے ایک نقاد نے اُس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"Let's face it, the majority of users of the internet are still male, and in such an ambiguous environment as the internet, the ability to lose one's inhibitions is quite strong.... I think some men pretend to be women … because they wish to perpetuate some form of cyber experience. It is as if they are an actor, manipulating

1) Suler, J.R. (2004). "Do boys and girls just wanna have fun?" In: Gender Communication ed. Adrianne Kunkel. Iowa, Kendall/Hunt Publishing.

the puppet of a woman (just as they might in their own mind, during a sexual fantasy) but in this case, they are sustaining the puppet for some other stranger at the end of another modem to play with." **(1)**

''ہمیں اِس حقیقت کا سامنا کرلینا چاہیے کہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی اکثریت آج بھی مردوں کی ہے( گو کہ عورتیں بہت تیزی سے انٹرنیٹ کی طرف آرہی ہیں )اور ایسے مشکوک ماحول میں انسان کا اپنے نفس پر کنٹرول قائم رکھنا آسان نہیں رہتا .....

میرے خیال میں بعض مرد اِس لیے انٹرنیٹ پر عورت کا روپ دھارتے ہیں تا کہ وہ کمپیوٹر پر اپنے بعض جذبات کی تسکین کرسکیں ۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ مرد فنکار ہیں جو کسی عورت کی کٹھ پتلی کا تماشا رچا رہے ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ کے دوسرے کونے پر کسی اجنبی (عورت ) کو اِس کٹھ پتلی (یعنی ایک عورت کے بہروپ میں ) سے کھیلنے کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں ۔''

---

1) Suler, J.R. (April 1999). "Do Boys (and Girls) just wanna have Fun? :Gender-switching in Cyberspace" John Suler's The Psychology of Cyberspace http://users.rider.edu/~suler/psycyber/genderswap.htmlRetrieved:Oct. 15, 2012.

باب نمبر 4

# ایک آنکھ والے میڈیا کے فتنوں سے کیسے بچا جائے ؟

آج کے دجالی دور میں ایک آنکھ والے میڈیا کا معاشرتی زہر ہماری اسلامی سوسائٹی کے اندر بڑی تیزی کے ساتھ پھیلایا جا رہا ہے۔ موجودہ دور کے مسلمانوں کے مسئلے کا حل سورہ کہف میں پوشیدہ ہے۔ سورہ کہف اور دجالی دور کا آپس میں کیا ربط ہے، اِس ربط پر اگلی سطور پر یہاں قدرے اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی جائے گی:

## سورہ الکہف کا پیغام اور فتنۂ دجال

ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ سورہ الکہف میں وہ کیا پیغام ہے جس سے ہم فتنہ دجال سے بچ سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں بیان فرمایا کہ جو شخص سورہ کہف

پڑھے گا وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا (ترمذی، احمد، نسائی)۔ حدیث میں آتا ہے:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْف كَمَا نَزَلَتْ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ اِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ (ارواء الغليل) (1)

''جس شخص نے پوری کی پوری سورہ الکھف کی تلاوت کی تو یہ سورت قیامت کے روز اُس کے لیے اُس کے گھر سے لے کر مکہ مکرمہ تک روشنی کی صورت میں ہوگی اور جس نے اِس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی اور اُس کے بعد دجال دنیا میں ظاہر ہوگیا تو دجال اُس شخص پر قابو نہیں پا سکے گا۔''

ایک دوسری حدیث جسے ابو درداء نے روایت کیا ہے، اُس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْف عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ

(صحیح مسلم)

''جس کسی نے سورہ الکھف کی پہلی دس آیات کو زبانی یاد کرلیا تو وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔''

مسلمانوں کے لیے سورہ الکھف میں بہت سے سبق پوشیدہ ہیں جن سے سیکھ کر وہ دجالی دور اور ایک آنکھ والے میڈیا کے فتنے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سورہ الکھف میں چار

---

1) یہ حدیث ابو سعید الخدریؓ نے روایت کی ہے اور شیخ ناصر الدین الالبانی نے ارواء الغلیل (3/94) میں اِس حدیث کی سند کو صحیح کا درجہ دیا ہے۔

قصے بیان کئے گئے ہیں:

1۔غار والے نوجوانوں کا قصہ

2۔دو باغوں کے مالک کا قصہ

3۔موسیٰ اور خضرؑ کا قصہ

4۔ذوالقرنین کا قصہ

مزید برآں، سورہ الکھف میں بیان کئے گئے چار قصوں میں چار مختلف قسم کی آزمائشوں اور فتنوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن کی جھانسا دیکر دجال انسانوں کو گمراہ کریگا۔وہ چار مختلف قسم کے فتنے درج ذیل ہیں:

1۔مذہب پر عمل کرنے کی آزمائش اور فتنہ

2۔مال اور اولاد کا فتنہ

3۔علم کی آزمائش اور فتنہ

4۔حکومت اور اقتدار کی آزمائش اور فتنہ

## 1- اصحابِ کہف کا قصہ

اِس سورت میں چند مومنین کا قصہ بیان کیا گیا ہے جو ایک بے دین اور غیر اسلامی ماحول میں دین دار زندگی گزارنا چاہتے تھے۔اُنھوں نے وہاں کے لوگوں کو دعوت اور تبلیغ کی لیکن اُس کے باوجود کوئی فائدہ نہ ہوا۔چنانچہ اُن نوجوانوں نے اُن لوگوں کی بُری صحبت اور اپنے اردگرد کے برے ماحول سے بچنے کے لیے وہاں سے ہجرت کی اور ایک غار میں جا کر پناہ لی۔اللہ تعالیٰ نے اُن پر نیند طاری کردی اور غار میں سورج کی شعاعوں سے اور سردی گرمی سے اُن کی حفاظت فرمائی۔جب 300 سال کے بعد یہ

نوجوان نیند سے بیدار ہوئے تو اُنھیں پتہ چلا کہ اب اُن کی بستی کے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اصحاب کہف پر مذہب کی آزمائش آئی جس پر وہ پورے اُترے۔ اِس قصے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہمیں حق کے راستے میں چاہے کتنی ہی مخالفتیں آئیں، ہمیں اُن سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

اِس سورت میں مسلم نوجوانوں کے لئے یہ خاص پیغام ہے کہ اُنھیں دجال کے باطل نظام کے خلاف آواز اُٹھانی چاہئے۔ اصحاب کہف کا ذکر کرتے ہوئے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ نوجوان تھے جو مشرک بادشاہ سے چھٹکارا چاہتے تھے:

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿ (سورہ الکھف:10)

''جب وہ چند نوجوان غار میں پناہ گزین ہوئے اور انہوں نے کہا کہ 'اے پروردگار ہم کو اپنی رحمتِ خاص سے نواز اور ہمارا معاملہ درست کر دے۔''

اصحاب کہف کے اِس قصے میں یہ سبق بھی پوشیدہ ہے کہ اگر خارج میں بدترین ماحول ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے اور اُس میں اللہ کی ذات اسباب کی پابند نہیں ہوتی۔ وہ ماورائے اسباب بھی اپنے بندوں کی مدد کر سکتا ہے کیونکہ اللہ نے یہ دنیا اسباب کے اصول پر بنائی تو ضرور لے مگر وہ اُس کا پابند نہیں۔ مزید برآں، اصحاب کہف کے اِس قصے میں اِس سے بھی زیادہ بڑا سبق یہ پوشیدہ ہے کہ یہ دنیا کی زندگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل زندگی نہیں بلکہ وہ زندگی موت کے بعد شروع ہوگئی جب سارے مردے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اصحاب کہف کا واقعہ اس بات پر یقین کا ایک زندہ ثبوت ہے کہ کس طرح ایک عام انسان کی زندگی تو صرف ساٹھ ستر سال کی ہوتی ہے لیکن اللہ نے اُن نوجوانوں کو تین سو سال تک نیند میں رکھنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔ اسی طرح قیامت

کے روز مردے اپنے قبروں سے دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور وہ کہیں گے:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ○
قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ○ (سورہ یٰس: 51,52)

پھر ایک صور پھونکا جائیگا تو یکا یک یہ قبروں سے نکل کر اپنے رب کے حضور میں پیش ہونے کے لیے چل پڑیں گے۔ وہ گھبرا کر بولیں گے: ''ہائے ہماری کم بختی! یہ کس نے ہمیں ہماری قبروں سے اُٹھا کھڑا کیا؟ یہ تو وہی چیز (قیامت) ہے جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں کی بات سچ نکلی۔''

## 2 - دو باغوں کے مالک کا قصہ

اِس واقعے میں دو افراد کا ذکر ہے جو ہمارے معاشرے میں دو قسم کے گروہوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایک شخص وہ تھا جو دنیا کی زندگی اور دولت سے محبت کرتا تھا اور خدا نے اُس کو مال و دولت عطا بھی بہت کیا تھا۔ دوسرا شخص غریب ضرور تھا لیکن اللہ کا تقویٰ رکھنے والا تھا۔ اس واقعے میں بیان ہوا پہلا شخص سرسبز و شاداب انگور اور دیگر پھلوں کے دو باغوں کا مالک ہے۔ باغ بھی اتنے اعلیٰ کہ اُن کے تمام درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے اور دونوں باغوں کے بیچ میں کھیتی جسے سیراب کرنے کے لیے اُن کے درمیان بہتے ہوئے پانی کی قدرتی نہر موجود تھی۔ ایک روز جبکہ اُس کے باغ خوب پھل پھول رہے اور پیداوار سے لدے ہوئے تھے، اُس کی ملاقات اپنے ایک غریب دوست سے ہوئی۔ قرآن نے یہ بیان تو نہیں کیا مگر سیاق و سباق سے پتہ چلتا ہے کہ اُس غریب نے اُسے آخرت کی زندگی پر ایمان کی دعوت دی۔ جواب میں اُس امیر شخص نے تکبر (arrogance) اور شیخی (showoff)

کے ساتھ اُس غریب دوست پر اپنے مال و دولت، معاشرے میں اونچے مقام (high status) اور اس پر اپنی برتری کا اظہار کیا۔ پھر وہ اُسے لے کر اپنے باغ میں گیا اور بڑے فخر و اعتماد سے بولا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی ویران بھی ہوگا یا کبھی قیامت آئے گی۔ اگر کبھی ایسا ہوا بھی تو اُسے اپنے رب کی طرف سے وہاں بھی بہتر مقام ہی ملے گا۔ ہم نشین نے اُسے اُس کے کفر و غرور پر تنبیہ کی اور سمجھایا۔ اُسے بتایا کہ صحیح رویہ یہ ہے کہ انسان نعمت و انعام کی حالت کو اللہ کی عنایت سمجھ کر اُس کا شکر گزار رہنے نہ کہ اسے اپنی قوت و صلاحیت کا نتیجہ سمجھ کر تکبیر میں مبتلا ہو جائے۔ مگر اُس نے نہ سنا نہ سمجھا۔ آخر ایک روز اُس کا باغ کسی آندھی اور بگولے سے تباہ و برباد ہو گیا۔ یوں اُس کے حصے میں پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں آیا۔

اِس قصے میں بتانا یہ مقصود ہے کہ دنیا کی کامیابی کوئی کامیابی نہیں۔ یہ کسی لمحے بھی خاک میں مل سکتی ہے۔ یہ نہ بھی ہو تو آخر کار موت نے خود انسان کو خاک میں ملا ہی دینا ہے۔ اِس کے دھوکے میں آ کر خدا کی یاد اور اُس کی ملاقات کو فراموش کر دینا اور دنیا کی حقیر پونجی پر تکبر کرنا سراسر بے وقوفی ہے۔ اسی حقیقت کو اِس تمثیل کے فوراً بعد اِن الفاظ میں کھول کر بیان کیا گیا ہے:

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝

(سورہ الکہف، آیت 45,46)

''اِن سے دنیا کی زندگی کی حقیقت اِس مثال سے سمجھاؤ کہ جیسے آج ہم نے آسمان سے پانی برسایا تو زمین کی پودا خوب گھنی ہوگئی، اور کل وہی نباتات بھُس بن کر چوراچورا ہوگئیں کہ ہوائیں اُس بھُس اڑاتی پھرتی ہیں۔اور اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔یہ مال اور دولت اور یہ اولاد محض دُنیاوی زندگی کی ہنگامی رونق و زینت ہیں۔اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور اُنہی سے اچھی اُمیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔''

## 3 - موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا قصہ

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کے کسی فرد نے پوچھا کہ اِس دنیا میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا :''میں''۔اِس جواب پر اللہ نے اُن پر وحی فرمائی کہ روئے زمین پر اللہ کا ایک بندہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی زیادہ علم رکھتا ہے۔یہ علم کی آزمائش تھی لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عاجزی اختیار کر کے اُس میں کامیابی حاصل کی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک سفر پر بھیجا۔اُن کے ساتھ اُن کے ایک نائب یوشع بن نون علیہ السلام بھی تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اُن کے خلیفہ اور پیغمبر بنے۔پانی کے قریب اُن دونوں کی ملاقات اللہ کے ایک خصوصی بندے سے ہوئی جن کا نام خضر علیہ السلام بیان کیا جاتا ہے۔خضر علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سفر شروع ہوا تو تین واقعات پے در پے ایسے پیش آئے جن کی کوئی توجیہ ممکن نہیں تھی۔پہلا واقعہ یہ ہوا کہ حضرت خضر اُنھیں لے کر ایک کشتی پر سوار ہوئے اور اُس کشتی میں بلاوجہ سوراخ کر دیا۔کسی کو یوں مالی نقصان پہنچانا ایک بڑی معیوب حرکت تھی جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر کے سامنے احتجاج کیا۔اُس سے زیادہ معیوب حرکت اُنھوں نے آگے

چل کر یوں کی کہ ایک لڑکے کو بلاوجہ مار ڈالا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر کے سامنے پھر احتجاج کیا۔ اچھوں کے ساتھ برا کرنے کے بعد انھوں نے تیسرا کام یہ کیا کہ بروں کے ساتھ بڑی بھلائی کردی، وہ اِس طرح کہ ایک بستی والوں نے اُنھیں کھانا کھلانے سے انکار کر دیا جو کہ انتہائی معیوب بات تھی ،مگر خضر علیہ السلام نے اُن لوگوں کے ایک مکان کی گرتی ہوئی دیوار کو بغیر کسی معاوضے کے ٹھیک کر دیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر صبر نہ ہو سکا اور اُنھوں نے حضرت خضر کے اِس عمل پر پھر اعتراض کیا۔

بعد میں حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوا۔معاملے کی اصل حقیقت یہ تھی کہ کشتی کچھ انتہائی غریب لوگوں کی تھی آگے ایک ظالم بادشاہ تمام لوگوں کی کشتیاں چھین رہا تھا مگر اُن کی کشتی میں ایک عیب دیکھ کر اُس نے ان غریب لوگوں کی کشتی کو چھوڑ دیا۔یوں یہ چھوٹی تکلیف بہت بڑی محرومی سے بچنے کا سبب بن گئی۔وہ بچہ جو قتل کیا گیا اُس کے آثار یہ تھے کہ اس نے بڑا ہو کر خود بھی کفر و سرکشی میں مبتلا ہوتا تھا اور اپنے والدین کو بھی مبتلا کر دینا تھا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُس برے بچے کے بدلے میں اُن والدین کو ایک بہتر، نیک اور صالح بیٹا دینے کا فیصلہ کیا۔

جہاں تک اُس بستی کا معاملہ تھا تو خضر علیہ السلام نے احسان اُس بستی والوں پر نہیں بلکہ اُس نیک شخص کے یتیم بچوں پر کیا گیا کہ وہ صالح شخص فوت ہو چکا تھا اور اُس کے بچے ابھی چھوٹے تھے جو اپنا تحفظ خود نہیں کر سکتے تھے۔اُن یتیم بچوں کے گھر میں ایک خزانہ تھا جو دیوار گرنے کی صورت میں ظاہر ہو جاتا اور دوسرے لوگ اُسے لے اُڑتے۔مگر اللہ تعالیٰ نے غیب سے یہ اہتمام فرما دیا کہ اُن یتیم بچوں کی جوانی تک یہ خزانہ محفوظ کر دیا گیا۔

اِس قصے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر کام میں اللہ کی بڑی گہری حکمتیں ہوتی ہیں۔ وہ علیم اور خبیر ہے۔ اگر کسی اچھے شخص کے ساتھ کوئی برائی کا معاملہ کسی ناگہانی کی شکل میں پیش آئے تو اُسے یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بہتری ہوگی۔ اور اسی طرح اگر وہ کسی برے کے ساتھ اچھا ہوتا ہوا دیکھے تب بھی یہ اعتماد رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھلائی اصل میں کسی نیک بندے کے لیے ہی ہے۔ مومن کا توکل ہمیشہ اللہ پر ہی رہتا ہے چنانچہ وہ ہر چیز کے پیچھے خیر ہی دیکھتا ہے چاہے بظاہر اُسے اُس معاملے میں کوئی چیز بری نظر آ رہی ہو۔ چنانچہ خدا پر توکل، بھروسہ، اُس سے حسن ظن اور ہر حال میں خدا کی بندگی اور عبادت بندہ مومن کی زندگی کا مرکز و محور رہنا چاہیے کیونکہ چاہے بظاہر معاملات کتنے ہی برے ہوں، خدا صالحین کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ غیب میں رہتے ہوئے بھی اپنے صالح بندوں کا ساتھ دیتا ہے۔

## 4 - ذوالقرنین بادشاہ کا قصہ

یہ واقعہ قدیم فارس کے حکمران سائرس اعظم کا ہے جسے قرآن مجید میں ذوالقرنین کہا گیا ہے۔ قرآن مجید بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے نہ صرف بادشاہی دی تھی بلکہ اُس کے زمانے میں جو کچھ بھی قوت و طاقت کے اسباب موجود تھے، سب اُسے عطا کیے گئے تھے۔ اِس واقعے میں اُس کی تین عظیم فوجی مہموں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں وہ مشرق، مغرب اور شمال میں متمدن دنیا کی آخری سمت تک فتوحات کرتا چلا گیا تھا۔ ہر مہم کے آغاز پر بطور خاص اِس چیز کا ذکر ہے کہ اُس نے اُس مہم کے اسباب مہیا کیے۔ قرآن مجید واضح کرتا ہے کہ ذوالقرنین نے اُن اسباب و قوت کا وہ استعمال کیا جو اللہ تعالیٰ کو عین مطلوب تھا۔ پھر خاص طور پر اُس کی تیسری مہم کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یاجوج و ماجوج کے ستائے ہوئے لوگوں نے جب اُس سے درخواست کی کہ ہم سے کچھ ٹیکس لے

لواور ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان ایک رکاوٹ تعمیر کردو تو اُس نے ایک فاتح ہونے کے باوجود کسی قسم کا ٹیکس نہیں لیا بلکہ اپنے خزانے سے خرچ کر کے اُن لوگوں کے لیے ایک زبردست دیوار بنا دی۔ یہ ایک پہاڑی درہ تھا جس کو اُس نے لوہے کے تختوں سے پہاڑ کی بلندی تک بند کر دیا۔ پھر اُسے مضبوط کرنے کے لیے لوہے کو آگ میں دہکا کر پگھلا ہوا تانبا اُس پر انڈیل دیا گیا تا کہ نہ یاجوج ماجوج اُسے چڑھ کر عبور کر سکیں نہ اُس میں نقب لگا سکیں۔ مگر اُس مردِ صالح کے ایمان کا عالم یہ تھا کہ یہ اہتمام کر کے بھی اُس نے کہا کہ یہ میرے رب کی مہربانی سے ہوا ہے۔ گویا اُس نے کام کا کوئی کریڈٹ خود نہیں لیا۔

اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین بادشاہ کی اقتدار اور حکومت کے ذریعے آزمائش کی مگر وہ مردِ مومن اُس میں ایسا کامیاب رہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن میں ذوالقرنین کا ذکر قیامت تک کے لیے کر دیا ہے۔ ذوالقرنین کے قصے میں آج کے مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں لیے بڑی نصیحت ہے کہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اقتدار عطا کیا ہے لیکن اُن میں سے اکثر حکمران بجائے اس کے کہ صلیبی اور نیٹو افواج کے حملوں سے مسلم عوام کو بچانے کے لیے ملک وقوم کی دولت کو دفاع کی دیوار بنانے میں لگائیں، یہ حکمران سوئیٹزرلینڈ کے بینکوں میں مسلم عوام کے خون کو نچوڑ کر یا مسلمانوں کو غیر مسلموں کے آگے بیچ کر حاصل کیا ہوا پیسہ ٹرانسفر کرتے ہیں تا کہ اُن کے بچے اِس پیسے سے مستقبل میں فائدہ اٹھائیں اور یاجوج ماجوج کی طرح مسلمان ملک کے شہریوں کو تنگ کریں۔

## سورہ الکھف اور دجال کی مناسبت

احادیث میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کے قریب دجال اِس دنیا میں ظاہر ہوگا اور

اُس کا فتنہ بنی آدم کے لئے سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔ دجال، دنیا کے لوگوں کی چار فتنوں کے ذریعے آزمائش کرے گا۔ دجال لوگوں کو کہے گا کہ اللہ کو چھوڑ کر وہ اُس کی پرستش کریں اور یہ مذہب کا فتنہ ہوگا۔ دجال کے ہاتھ میں روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور اگر وہ آسمان کو حکم دیگا تو وہ بارش برسائے گا اور دجال اپنے ماننے والوں کو مالا مال کردیگا۔ یہ مال و دولت کا فتنہ ہوگا۔ دجال لوگوں کو جھوٹی خبریں پہنچا کر علم کے فتنے میں مبتلا کرے گا (جیسا کہ آج دجالی میڈیا کررہا ہے) ۔ دیگر فتنوں کے علاوہ دجال دنیا کے بڑے حصے پر کنٹرول بھی حاصل کرلیگا اور یہ اقتدار کا فتنہ ہوگا۔ سورہ الکھف میں بیان کئے گئے چار قصوں کے پیرائے میں اِنہی چار فتنوں کی نوعیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مزید برآں، سورہ الکھف کے تقریباً درمیان میں (آیت 50) ابلیس کے قصے کا ذکر ہے کیونکہ یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہوں پر انسان کا بدترین دشمن قرار دیا ہے اور یہی ہے جو پسِ پردہ بیٹھا فتنوں کو ہوا دے رہا ہوتا ہے۔ یہی ابلیس انسان کو جھوٹی امیدیں دلا کر اور انسان کو اُس کے بُرے اعمال خوشنما بنا کر اِس دنیا کی آزمائشوں میں ناکام بنا دیتا ہے۔ اِس ابلیس کے متعلق سورہ الکھف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً ○ (سورہ الکھف: 50)

''یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو اُنہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا اِس لیے اپنے رب کے حکم کی

اطاعت سے نکل گیا۔ اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اُس کو اور اُس کی ذُریت کو اپنا سرپرست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں، بڑا ہی بُرا بدل ہے جسے ظالم لوگ اختیار کر رہے ہیں۔''

## دجالی دور میں کامیابی کا راستہ

قرآن میں سورہ الکھف میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ دجالی دور میں نجات کی راہ یہ ہے کہ انسان نیک لوگوں کی صحبت میں رہے اور دنیا داروں سے دور بھاگے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ○ (سورہ الکھف: 28)

''اور اپنے دل کو اُن لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح و شام اُسے پکارتے ہیں، اور اُن سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے اور جس کا طریق کار افراط و تفریط پر مبنی ہے۔''

سورہ الکھف میں ہمیں یہ درس بھی دیا گیا ہے کہ ہمیں دنیا کی اصلیت اور حقیقت کو ہمیشہ اپنی نگاہ میں رکھنا چاہئے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ

فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيماً تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ○ (سورہ الکھف:45)

''اِن سے دنیا کی زندگی کی حقیقت اِس مثال سے سمجھاؤ کہ جیسے آج ہم نے آسمان سے پانی برسایا تو زمین کی پودوں سے گھنی ہوگئی، اور کل وہی نباتات بھُس بن کر چوراچورا ہوگئیں کہ ہوائیں اُس بھُس اڑاتی پھرتی ہیں۔ اور اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

مزید یہ کہ ہر حال میں اللہ کے حضور عاجزی اختیار کرنی چاہئے، تب ہی ہمیں توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے علم حاصل کرنے کے لیے عاجزی اختیار فرمائی تھی:

قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِراً وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْراً ○

(سورہ الکھف:69)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا ''ان شاء اللہ: آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔''

المختصر یہ کہ ہمیں اپنی عبادات اور اسلام پر عمل کے معاملے میں اخلاص اختیار کرنا چاہیے اور رجوع اِلی اللہ کرنا چاہیے:

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً ○ (سورہ الکھف:110)

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف

وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے ،پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔''

اصحاب کہف نے اپنے دور کے دجالی فتنہ اور مادیت پرستی کا مقابلہ غار میں محصور ہو کر کیا۔ آج ہم بھی دجالی فتنہ کا مقابلہ اصحاب کہف والے طریقے سے کر سکتے ہیں۔ہماری غار( کہف ) دراصل ہمارا گھر ہے۔ہمیں یہ چاہیے کہ ہر فتنہ والی جگہ جہاں اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو، وہاں جانے سے اجتناب کریں اور اپنے گھر میں دجال کے ایجنٹوں کو داخل نہ ہونے دیں۔ جو دجالی ایجنٹ شدید ضرورت کی وجہ سے ہمارے استعمال میں اور ہمارے بچوں کے استعمال میں ہیں، اُن پر کڑی نظر رکھیں۔ساتھ ساتھ قرآن کی تفسیر اور احادیث نبوی کے ترجمے اپنی پوری فیملی کے ساتھ پڑھیں۔قرآن اور سنت، دجال کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔قرآن اور احادیث نبوی میں ہمیں زندگی گزارنے کی ایک ایک قدم پر رہنمائی ملتی ہے اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دجال کے لیے موت ہے۔اگر ہم ''ایک آنکھ والے'' دجالی ایجنٹوں سے اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو بچائے رکھیں اور خود اپنی ''دونوں آنکھیں'' کھلی رکھیں گے تو کوئی ہمیں زبردستی باطل کے راستے پر نہیں چلا سکتا اور کوئی ''ایک آنکھ والا'' دجالی ایجنٹ ہمارے گھر میں معاشرتی زہر نہیں پھیلا سکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆